حالم
وقت مہربان
حالم:نمرہ احمد
قسط 22
نمرہ احمد
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

حالم (نمرہ احمد)

بائیسواں باب:

”وقت مہربان“

اس کی بند آنکھوں کے پار صرف اندھیرا تھا۔ ذہن کا پردہ کسی بھی خواب سے خالی تھا۔

کھڑکی کے باہر کسی کار کا ہارن سنائی دیا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھی۔ پھر ارد گرد دیکھا۔

وہ قدیم ملاکہ میں نہیں تھی۔ وہ کے ایل کے ایک موٹل روم میں نیند سے جاگی تھی۔ اور نیند بھی ایسی جو خوابوں سے خالی تھی۔

وہ گزشتہ رات جونکر اسٹریٹ کے ایک مین ہول سے واپس اپنی دنیا میں آئی تھی۔ اور یہاں آ کے معلوم ہوا تھا کہ باقی ساری دنیا آگے بڑھ چکی تھی۔ وہ پیچھے رہ گئی تھی۔ ایسے جنگجو کی مانند جو میدان جنگ میں پیچھے دیکھنے کی غلطی کی پاداش میں نمک کا مجسمہ بنا دیا جاتا ہے۔ دوست اور دشمن.... ہارتے جیتتے..... جھنڈے گاڑتے آگے بڑھتے جاتے ہیں.... اور وہ نمک کا مجسمہ وہیں کھڑا رہ جاتا ہے۔ زمان و مکان کی قید سے آزاد۔

”چھ سال۔ وقت نے میرے چھ سال چھین لیے۔“ اس نے تنفر سے کھڑکی کے پار دیکھا جہاں نئے دن کا سورج طلوع ہو رہا تھا۔

لوگ کہتے تھے وقت سب سے بڑا مسیحا ہوتا ہے۔ وقت زخم مندمل کر دیتا ہے۔ وقت یہ۔ وقت وہ۔ لیکن کوئی تالیہ بنت مراد سے پوچھتا تو وہ کہتی' کہ وقت قطعاً مہربان نہیں تھا بلکہ وقت سے زیادہ ظالم کوئی نہیں تھا۔

وہ قدیم ملاکہ سے جدید دنیا میں صرف ایک پوٹلی کے ساتھ آئی تھی جس میں چند زیورات تھے یا سونے کے سکے۔ جدید زمانے کی کرنسی اس کے پاس نہ تھی لیکن اسے اپنے چند کریڈٹ کارڈز کے نمبرز یاد تھے۔ رات جب اس نے انہیں استعمال کرنا چاہا تو وہ کام نہیں کر رہے تھے۔ شاید ایکسپائر ہو گئے تھے۔

پھر اس نے وہی کیا جو اسے کرنا آتا تھا۔ بس اسٹیشن پہ کسی کے پرس میں ہاتھ ڈالا.... تو کسی کا بٹوہ ڈھیرے سے نکالا۔ آج

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official	#TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM	ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN	PAKSOCIETY1	PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

کوئی اس کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتا تھا۔آج اسے کسی نہ کسی طرح سروائیو کرنا تھا۔

رات کے تیسرے پہر وہ کے ایل پہنچی۔شہر کی فصیل ہو یا بس اسٹاپ.....کہیں کوئی تالیہ مراد کی تاک میں نہ بیٹھا تھا۔پچھلے سال بعد نہ اس کے "پولیس کو مطلوب" والے پوسٹرز وہاں تھے نہ کسی کو وہ یاد تھی۔

پچھلی دفعہ فاتح اسے بھولا تھا۔اس دفعہ ساری دنیا اسے بھول گئی تھی۔

کے ایل پہنچ کے وہ اپنی اسٹریٹ میں پہنچی تو اسے دھکا سا لگا۔حالم کا بنگلہ وہاں نہیں تھا۔اس کی گرفتاری کے وقت حکومت نے اس کے اثاثے ضبط کر لیے تھے۔بعد میں قانونی یا غیر قانونی طور پہ اس کے گھر کو غالباً سرکاری املاک شمار کر کے اس کو منہدم کر دیا گیا تھا۔کیونکہ اب وہاں ایک سرکاری دفتر بنا تھا۔اس کا گھر اس کا نہیں رہا تھا۔وقت.....وقت نے اس کے ساتھ بہت ناانصافی کی تھی۔

پہلی رات ایک فرضی نام کے ساتھ موٹل میں گزار دی۔صبح میں وہ نیچے ریسپشن پہ آئی تو ریسپشنسٹ نے مسکرا کے اسے سلام کیا۔وہ بھی مسکرا دی۔سیاہ بالوں کو پونی میں باندھے' آنکھوں پہ چشمہ لگائے' وہ سفید ٹراؤزرز پہ گھٹنوں تک آتا سیاہ کوٹ پہنے ہوئے تھی۔وہ ریسپشنسٹ سے آنکھ نہیں ملا رہی تھی مگر تھوڑی دیر بعد اسے احساس ہوا کہ کوئی اسے نہیں پہچانتا تھا۔کسی کو اس میں دلچسپی نہ تھی۔

تالیہ موٹل سے باہر نکلی اور ٹیکسی میں بیٹھی۔اسے آج شہر میں مختلف جگہوں پہ چھپائے اپنے "گو بیگز" ڈھونڈنے تھے۔کرنسی' پاسپورٹ' چند ضروری چیزیں جو برے وقت میں کام آتی تھیں۔اور برا وقت آن پہنچا تھا۔

سڑک پہ بھاگتی ٹریفک.....گاڑیوں کا شور.....بہت تیزی سے چلتی دنیا.....ہر شے اس کے اندر عجیب سا خوف پیدا کر رہی تھی۔

ریلوے اسٹیشن کا لاکر خالی تھا۔اتنے برس گزرنے کے بعد اس کا گو بیگ وہاں کیسے موجود ہو سکتا تھا؟ ہونہہ۔دوسری منزل ایک بینک اکاؤنٹ کا سیف تھا۔جس آئی ڈی کارڈ پہ اس نے یہ بینک میں یہ سیف لیا تھا' وہ آئی ڈی کارڈ ایک پوسٹ آفس کے لاکر میں چھپا کے رکھا تھا۔مگر وہ وہاں گئی تو وہ کارڈ بھی وہاں موجود نہیں تھا۔انسانوں نے چھپے خزینے کب چھوڑے ہیں؟ جس کو جہاں موقع ملا' ہاتھ صاف کر لیا۔

اور اب اسے اپنا آخری گو بیگ ڈھونڈنا تھا اور وہ جانتی تھی' وہ وہیں ہو گا جہاں اس نے اسے چھپایا تھا۔

جب رات گہری ہو گئی تو وہ اس قبرستان گئی جہاں اس نے اپنا سب سے قیمتی گو بیگ چھپایا تھا۔وہ قبر اب بھی ویسی تھی۔اس پہ نصب صلیب اسی طرح کھڑا تھا۔سیاہ ہڈی میں ملبوس تالیہ نے کدال سے قبر کھودنی شروع کی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

اندر ایک لکڑی کا تابوت تھا جس کے اوپر ہر جگہ مٹی لگی تھی۔تالیہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ ڈھکن ہٹایا۔

اس کا گو بیگ اندر موجود تھا۔اس نے تیزی سے زپ کھولی۔

پاسپورٹ' آئی ڈی' نوٹوں کے بنڈل' اور چند سفری دستاویزات۔سب کچھ پلاسٹک کی تہوں میں محفوظ تھا۔تالیہ نے ایک تھکی ہوئی سانس خارج کی اور اندھیر آسمان کو دیکھا۔

اس رات اپنے موٹل روم میں بیٹھے اس نے سوچا....اسے فاتح سے بات کرنی تھی۔ایڈم سے بات کرنی تھی۔داتن سے بات کرنی تھی۔انسان بات کیے بغیر چوبیس گھنٹے نہیں گزار سکتا....اور اس کو کسی سے ڈھنگ سے بات کیے بنا تیں گھنٹے ہونے کو آئے تھے۔

فاتح' ایڈم' داتن....کسی کا پرانا نمبر اب استعمال میں نہ تھا۔فاتح کے ای میل ایڈریس پہ ای میل جا کے پلٹ آئی کیونکہ وہ ایڈریس اب بلاک ہو چکا تھا۔سکیورٹی پروٹوکول شاید۔اُف۔ایڈم کا ای میل اسے یاد نہ تھا۔داتن کو اس نے ایک میسج بورڈ پہ پیغام چھوڑا اور پھر پوری رات بار بار اس میسج بورڈ کو چیک کرتی رہی۔کوئی ردعمل' کوئی جواب' کچھ بھی اس کی طرف نہ آیا۔

رات کے تیسرے پہر تالیہ نے ایک دفعہ پھر وان فاتح کو گوگل کرنا شروع کیا۔وہ اس کی ہر ویڈیو' ہر تصویر میں اس کے چہرے پہ بے قراری سے کوئی تاثر ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی۔کہیں اس نے تالیہ کا نام لیا ہو....کہیں اس نے کہا ہو کہ وہ اس کو یاد کرتا ہے....لیکن ایسا کچھ نہ تھا۔پرائم منسٹر بننے کے بعد اس نے انٹرویوز دینے چھوڑ دیے تھے۔پچھلے سالوں میں درجن بھر سے زائد انٹرویوز اسے نہیں ملے تھے۔البتہ تقاریر بہت تھیں۔ان کا وہ کیا کرتی؟

وہ وزیراعظم تھا۔ملک کا سب سے طاقتور آدمی۔اس تک رسائی ناممکن تھی۔ایک عام لڑکی بھلا کیسے اس تک کوئی پیغام پہنچا سکتی تھی؟

اس نے ایڈم بن محمد کو سرچ کیا۔وہ سلیبریٹی والی زندگی گزار رہا تھا۔ایوارڈ شوز' انٹرویوز' بک سائننگ تقاریب....وہ اپنی دنیا میں گم تھا۔البتہ اس نے شادی نہیں کی تھی۔ایک انٹرویو میں اینکر نے اس وجہ پوچھی تو وہ اس بات پہ اداسی سے مسکرا دیا۔بیڈ پہ بیٹھی' موبائل پہ انٹرویو دیکھتی تالیہ دم سادھ کے اس کا جواب سننے لگی۔

اسکرین پہ ایڈم ایک آرام دہ صوفے پہ بیٹھا نظر آ رہا تھا۔اس نے نیلی جینز پہ سفید ہائی نیک پہن رکھی تھی اور ٹانگ پہ ٹانگ جمائے' بازو صوفے کی پشت پہ پھیلا رکھا تھا۔ایڈم کی پشت پہ دیوار میں کتابوں سے سجے شیلف بنے تھے۔یہ اس کی اسٹڈی تھی جس کے وسط میں رکھے صوفوں پہ ایڈم اور خاتون اینکر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

جب کیمرہ خاتون اینکر کو دکھاتا (جو ایڈم سے شادی کے متعلق سوال پوچھ رہی تھی) تو اس کے پیچھے اسٹڈی کا وہ حصہ نظر

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آتا جہاں اسٹڈی ٹیبل اور اونچی کرسی رکھی تھی۔ میز پہ ٹیبل لیمپ رکھا تھا۔ پین ہولڈر۔ چند ترتیب سے رکھی کتابیں اور لیپ ٹاپ۔ یہاں بیٹھ کے وہ کتابیں لکھتا ہوگا۔ اور کتابیں پڑھتا ہوگا۔

ساری دنیا سے ہٹ کے وہ اس میز پہ بیٹھا' کتابوں میں پناہ ڈھونڈتا ہوگا۔ اوہ پیارا ایڈم بن محمد۔ وہ اس سے کیسے رابطہ کرے۔

اینکر کی آواز پہ اس کا ارتکاز ٹوٹا۔

''آپ نے شادی کیوں نہیں کی؟ یا پھر.... کب کرنے کا ارادہ ہے؟''

وہ مسکرایا اور ہلکے سے شانے اچکائے۔ ''کوئی ملا ہی نہیں جس کے بارے میں سوچتا۔ شاید مجھے ابھی تک یہ بھی نہیں معلوم کہ میں لائف پارٹنر میں کیا تلاش کر رہا ہوں۔''

گفتگو کا رخ وان فاتح اور موجودہ حکومت کی طرف مڑ گیا تو ایڈم نے ہلکے سے شانے اچکائے۔

''پردھان منتری اس سے اچھا پرفارم کر سکتے تھے۔ اس سے بہتر پالیسیز بنا سکتے تھے۔ لیکن پانچ سالوں میں انہوں نے ڈھنگ سے ایک بل پاس نہیں کروایا۔''

''کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان کے پاس پچھلی حکومت میں واضح اکثریت نہیں تھی؟''

''چلیں اس دفعہ تو ہے۔ میرے جیسے لوگ اب دیکھنا چاہیں گے کہ اس دفعہ وان فاتح کیا کرتے ہیں۔'' اس کے انداز میں اجنبیت اور بے گانگی تھی۔ تالیہ کو عجیب سا احساس ہوا۔ کیا وہ دونوں اب دوست نہیں رہے تھے؟ کیا ایڈم نے فاتح کی مخالفت شروع کر دی تھی؟ ظالم وقت نے ان دونوں کی دوستی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ وہ الجھ کے رہ گئی تھی۔

اس نے ایڈم اور فاتح کا نام لکھ کے گوگل کیا تو سامنے ایڈم کے کئی آرٹیکلز کھل گئے جن کی شہ سرخیاں وان فاتح پہ کھلم کھلا تنقید کرتی نظر آتی تھیں۔ اس نے موبائل بے دلی سے سائیڈ ٹیبل پہ ڈال دیا۔

وہ کس سے بات کرے؟ داتن' فاتح اور ایڈم کے علاوہ صرف ذوالکفلی تھا لیکن جس طرح تالیہ نے اسے دھوکہ دیا تھا' وہ اس کے پاس نہیں جا سکتی تھی۔ اس سارے شہر میں اور کون تھا جس سے وہ بات کر سکتی تھی؟

صرف ایک نام تھا جو ذہن میں آتا تھا۔ اسے اس ایک شخص کا پتہ تلاش کرنا تھا۔ کم از کم یہ کام تھا جو وہ چھ سال بعد بھی کر سکتی تھی۔

☆☆==========☆☆

کے ایل کے ایک پوش علاقے میں بنے اس گھر کی چھت مخروطی تھی۔ آج صبح کاذب کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی تیز

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بارش ہوئی تھی۔اس لیے مخروطی چھت کے کناروں سے پانی کے قطرے ہنوز ٹپک رہے تھے۔سامنے پھیلا چھوٹا سا لان بھی ابھی تک گیلا تھا۔

تالیہ نے دروازے پہ لگی بیل بجائی اور پھر جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑی انتظار کرنے لگی۔اس نے لمبے ڈین کوٹ کی ہڈ سر پہ ڈال رکھی تھی اور احتیاط سے ادھر ادھر بھی دیکھتی تھی۔دفعتاً دروازہ کھلا اور گھر کا مالک باہر نکلا۔

"یس؟" انہوں نے رسمی انداز میں سامنے کھڑی لڑکی سے پوچھا۔پھر ٹھٹک کے رکے۔آنکھوں کی پتلیاں سکوڑیں۔ بمشکل دو سیکنڈ لگے تھے انہیں تالیہ مراد کو پہچاننے میں۔وہ چند لمحے کچھ بول نہ سکے۔

"تالیہ مراد؟"

"جی پراسیکیوٹر احمد نظام۔میں تالیہ ہوں۔لانگ ٹائم' ہاں؟" وہ آزردگی سے مسکرائی۔

احمد نظام پہلے سے زیادہ بوڑھے اور دبلے ہو گئے تھے۔کتنی ہی دیر تحیر سے اسے دیکھتے رہے۔پھر سر جھٹکا۔

"میں اب پراسیکیوٹر نہیں ہوں۔"

"جانتی ہوں۔آپ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ایک پرائیوٹ وکیل کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔اور ان چھ سالوں میں آپ نے تین گھر بدلے ہیں اس لیے پتہ معلوم کرنے میں مجھے پورا دن لگا۔اندر آ سکتی ہوں؟" انہوں نے بنا پلکیں جھپکے اسے دیکھتے ہوئے راستہ چھوڑ دیا۔کیا یہ لڑکی واقعی وہی تالیہ تھی؟ آج بھی ویسی ہی تھی۔نہ اس کی صورت بدلی تھی نہ انداز۔

مگر نہیں۔وہ خوفزدہ تھی۔اس کو اپنے سٹنگ روم میں بٹھا کے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے احمد نظام نے سوچا۔وہ چونکی سی بار بار اطراف میں دیکھتی تھی۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔احمد نظام نے جالی دار پردے ہٹائے تو سبزہ لان دکھائی دینے لگا۔ وہ کھڑکی کے مقابل صوفے پہ بیٹھی تھی۔اس کی نظر بیک وقت کھڑکی اور داخلی دروازے دونوں پہ تھی۔

"اتنے سال بعد....کیسے آئیں آپ' تالیہ؟"

"بس یوں سمجھیں کہ وقت میرے لیے بہت سفاک ثابت ہوا ہے۔" تالیہ نے بھیگی ہوئی ہڈ پیچھے ڈالی۔اور چہرے پہ آتی لٹیں کان کے پیچھے اڑسیں۔وہ اداس اور مضطرب لگتی تھی۔

"اتنے سال کہاں رہیں آپ؟"

"جانتی تھی آپ کا پہلا سوال یہی ہوگا۔ہر اس شخص کا پہلا سوال یہی ہوگا جس سے میں آج کے بعد ملوں گی۔اس لیے اس کا جواب گھڑ لیا ہے میں نے۔یوں سمجھیں کہ ایک دوسرے ملک میں پھنس گئی تھی جہاں سے اتنے برس تک میں نکل ہی نہ پائی۔اب بالآخر نکلی ہوں تو فوراً کے ایل کا رخ کیا۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''اور کیا یہ سچ ہے؟'' اپنی ابتدائی حیرت پہ قابو پا کے اب وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔

''یہ سچ کے قریب ترین ہے۔ سچ پہ آپ یقین نہیں کریں گے۔''

تالیہ نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

سادہ شرٹ اور پینٹ میں ملبوس وہ اسے بہت مختلف لگے تھے۔ بالوں کی سفیدی بڑھ گئی تھی اور چہرے کی جھریاں بھی۔ یعنی یہ طے تھا کہ ہر شخص اسے مختلف لگے گا لیکن وہ سب کو پہلے جیسی لگے گی۔

''اتنے برس بعد آپ میرے پاس کیوں آئی ہیں؟''

''کوئی اور تھا نہیں جو میری بات سنتا۔ میں اپنے اوپر بنے کیس کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔ اور میں....'' اس کا گلا رندھا۔ ''میں خود کو اس الزام سے پاک کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے عصرہ محمود کا قتل نہیں کیا تھا۔''

''اگر آپ اس وقت فرار نہ ہوتیں تو یہ ثابت کرنا آسان ہوتا۔ آپ کے فرار نے آپ کو مجرم بنا دیا ہے' تالیہ۔'' وہ افسوس سے اسے دیکھ رہے تھے۔

''مگر کوئی تو راستہ ہوگا۔'' وہ بے چین ہوئی۔ یوں لگتا تھا وہ بغیر پلان کے یہاں آ گئی تھی۔

''آپ اتنے سال تک چھپی کیوں رہیں۔ پہلے کیوں نہیں آئیں؟''

''وقت نے میرا ساتھ نہیں دیا' نظام صاحب۔ مگر آپ بتائیں.... کیا آپ کو لگتا ہے میں عصرہ کی قاتل ہوں؟''

''تالیہ....'' انہوں نے گہری سانس اندر کھینچی۔ ''جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے..... آپ کے خلاف بہت سے شواہد موجود تھے۔ میرے پاس اس کیس کی فائل اب تک پڑی ہے۔ میں لاتا ہوں۔''

وہ اٹھے تو وہ ان کے ساتھ کھڑی ہوئی۔ ''کیا آپ اندر جا کے پولیس کو کال کریں گے؟ آپ جانتے ہیں میں پولیس کے آنے سے پہلے غائب ہو چکی ہوں گی۔''

''اگر آپ اتنے عرصے بعد آ گئی ہیں تو اس کا مطلب ہے آپ خود کو قانون کے حوالے کرنے کے لیے تیار ہیں۔ میں فائل لے کر آتا ہوں۔''

''میں چاہتی ہوں پولیس کے پاس جانے سے پہلے آپ میری بات سنیں۔ اگر میں آپ کو اپنی بے گناہی کا یقین نہ دلا سکی تو کسی کو نہیں دلا سکوں گی۔''

''اس کے لیے ہمیں آپ پہ لگے الزامات اور موجودہ شواہد کا جائزہ لینا ہوگا۔ مجھے فائل تلاش کرنے میں دیر لگے گی کیونکہ سینکڑوں کی تعداد میں کیس فائلز میرے اسٹور میں رکھی ہیں۔ آپ خود میرے ساتھ آ سکتی ہیں۔'' ان کے انداز سے لگتا تھا وہ

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سچ کہہ رہے ہیں۔ مگر وہ مطمئن نہیں تھی۔ وہ ان کے پیچھے چلی آئی۔

احمد نظام کا اسٹور روم کافی کشادہ تھا۔ وہاں شیلف در شیلف بنے تھے اور ان میں رکھے باکسز میں فائلز پڑی تھیں۔ ہر باکس کو حروف تہجی اور سن کے اعتبار سے لیبل کیا گیا تھا۔

''ہم نے شفٹنگ کے بعد سے ان کو نہیں کھولا۔ مگر انہی میں ہو گی فائل۔ میں نے ایک زمانے میں آپ کے کیس پہ اپنے تئیں لمبی تحقیق کی تھی۔ پھر آپ منظر عام سے غائب ہو گئیں تو آہستہ آہستہ میری تفتیش ٹھنڈی پڑ گئی اور.....''

''اور تالیہ مراد صرف ایک فائل بن کے رہ گئی۔'' اس نے ایک شیلف کے اوپر سے ایک باکس اٹھایا اور پھونک مار کے گرد اڑائی۔ اس باکس پہ صرف ایک نام لکھا تھا۔

تالیہ مراد ۲۰۱۶ء تا ۲۰۱۷ء

تالیہ باکس اٹھائے سٹنگ روم میں واپس آئی۔ کھلی کھڑکی سے نظر آتے لان کی گھاس پہ ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔ تالیہ نے باکس میز پہ رکھا اور ڈھکن کھولا۔ اندر کاغذات ہی کاغذات تھے۔

احمد نظام اس کے سامنے بیٹھے اور ایک ایک تراشے کو نکالنے لگے۔ وہ بے یقینی سے اپنا اعمال نامہ کھلتے ہوئے دیکھنے لگی۔

''قتل کے کیس میں تین چیزیں اہم ہوتی ہیں' بے تالیہ۔'' وہ عینک لگائے' کاغذات الٹ پلٹ کرتے ہوئے بتانے لگے۔ ''ثبوت۔ آلہ قتل۔ اور قتل کی وجہ۔ آپ کے کیس میں تینوں آپ کے خلاف جاتے تھے۔''

''او کے۔ ثبوت کیا تھے؟''

''آپ فاتح صاحب کے گھر چاکلیٹ کیک بھیجتی تھیں۔ ان کیکس کا آرڈر آپ کے کریڈٹ کارڈ سے کیا گیا تھا۔ بہت سے گواہوں کے مطابق عصرہ محمود نے انہیں خود کہا تھا کہ وہ کیک آپ کی طرف سے آتے تھے اور عصرہ ان کو کھا لیتی تھیں۔ عصرہ کی شہادت بھی اہم ہے۔ انہوں نے....'' احمد نظام عینک لگائے ایک نام پڑھ کے بتانے لگے.... ''انہوں نے دولت امان نامی آفیسر سے اپنی موت والے دن کہا تھا کہ انہیں شک ہے تالیہ مراد انہیں مروانا چاہتی ہے۔ یہ گواہی بہت اہم ہے۔ اسی دن آپ کا اور عصرہ کا جھگڑا بھی ہوا تھا۔ ملازم اس کے گواہ تھے۔'' انہوں نے عینک اتاری اور تالیہ کو دیکھا تو وہ تیزی سے بولی۔

''میرا سوال اب بھی وہیں ہے۔ آپ کو کیا لگتا ہے؟''

''مجھے تب بھی معلوم تھا۔ اب بھی معلوم ہے۔ آپ نے عصرہ کا قتل نہیں کیا۔''

وہ اس جواب کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ چند لمحے کے لیے کچھ بول نہیں سکی۔

''کیوں؟ کیا یہ ثبوت کمزور ہیں؟''

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"نہیں۔ کیونکہ یہ ثبوت "پرفیکٹ" ہیں۔ یہ آپ کو مجرم ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں۔ جبکہ جتنی ذہین آپ ہیں.... آپ اتنے بڑے بڑے ثبوت نہیں چھوڑ سکتیں۔ آپ کے پاس تو درجنوں شناختیں تھیں۔ پھر آپ نے اپنے ہی کریڈٹ کارڈ سے کیک کیوں آرڈر کیے؟ آپ کو عصرہ کو مارنا ہوتا تو کسی اور طریقے سے بھی مار سکتی تھیں۔ ساری دنیا کے سامنے ان سے جھگڑا نہ کرتیں۔ آپ عصرہ کی قاتل نہیں ہو سکتیں۔ اور میں جانتا ہوں ان دنوں آپ مصر میں تھیں۔ آپ کو صوفیہ رحمن سے معافی نامہ چاہیے تھا۔ ایسے میں آپ ایک قتل کیسے پلاٹ کر سکتی ہیں؟"

بارش کی بوندیں اب کھڑکی کے شیشے پہ ٹپکتی نیچے کولڑھک رہی تھیں۔ سبزہ زار دھندلا گیا تھا۔

"درست۔ دوسری چیز..... آلۂ قتل؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیک کا آخری ٹکڑا جو پولیس کو ملا تھا۔ اس پہ آرسینک چھڑکی ہوئی تھی۔ آلۂ قتل آپ کے کارڈ سے آرڈر ہوا تھا تو اس کا کھرا بھی آپ تک جاتا تھا۔"

"یعنی ہر چیز میرے خلاف جاتی ہے۔ لیکن میرے پاس ایلی بائی تھی۔ جس وقت کیک آنے شروع ہوئے میں مصر میں تھی۔"

"جس دن عصرہ کی ڈیتھ ہوئی' اس دن آپ کے ایل میں تھیں۔ اس دن آپ کا ان سے جھگڑا بھی ہوا تھا۔ مسئلہ یہ ہے چے تالیہ کہ عام دنیا کی پولیس فلموں والی پولیس سے مختلف ہوتی ہے۔ عام دنیا میں جس کے کارڈ سے آلۂ قتل آرڈر کیا جاتا ہے' وہی قاتل نکلتا ہے۔ ۹۹ فیصد کیسز میں ظاہری شواہد جس کی طرف اشارہ کرتے ہیں وہی قاتل ہوتا ہے۔ پولیس ہمیشہ ظاہری شواہد کا پیچھا کرتی ہے۔"

"اور مرڈر مسٹریز کا کیا؟"

"مرڈر مسٹریز اور فلمیں صرف اس ایک فیصد کے لیے لکھی جاتی ہیں جہاں قاتل ہشیار ہوتا ہے اور اپنا سراغ مٹا لیتا ہے۔ ورنہ ۹۹ فیصد قاتل اتنے ہشیار نہیں ہوتے۔ یہاں کوئی یہ نہیں سوچے گا کہ تالیہ اتنی ذہین تھی تو ثبوت کیوں چھوڑا؟ پولیس یہ سوچے گی کہ چونکہ ہم بہت ذہین ہیں' اس لیے ہم نے کیک آرڈر کرنے والے کا کارڈ نمبر حاصل کیا اور بینک سے اس کا نام معلوم کیا تو وہ تالیہ مراد نکلی۔ وہ اس کو اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔"

"یعنی مجھے اپنا نام کلیئر کروانے کے بجائے ملک سے فرار ہو جانا چاہیے؟ کیونکہ یہاں کوئی میرا یقین نہیں کرے گا۔" وہ تلخی سے بولی۔ اس کے انداز میں واضح بے بسی تھی۔

"یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ میں آپ کی رپورٹ نہیں کروں گا کیونکہ آپ اس کیس میں بے قصور ہیں۔" انہوں نے فائل

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

بند کی اور عینک اتار کے رکھی۔ چند لمحے کے لیے اس روشن سٹنگ روم میں خاموشی چھائی رہی۔

''وان فاتح کے یہ پچھلے سال کیسے گزرے؟'' اس نے کھڑکی سے باہر دھندلے لان کو دیکھتے ہوئے سوال پوچھا تو احمد نظام چونکے۔

''کیا آپ ان سے رابطے میں نہیں ہیں؟''

تالیہ نے گردن دائیں سے بائیں ہلائی۔ ''میں نے کہا نا' وقت نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ میں صرف یہ جانتی ہوں کہ وہ دو دفعہ وزیراعظم بن چکے ہیں۔ اور کچھ نہیں۔''

''تو کیا اتنے برس آپ نے نیوز یا ان کا سوشل میڈیا کچھ نہیں دیکھا؟''

''آپ تو دیکھتے رہے ہوں گے۔ آپ بتائیں۔ جب وہ جونکر اسٹریٹ پہ زخمی حالت میں ملے تھے.... اس کے بعد..... انہوں نے کیا کیا؟'' وہ اب احمد نظام کو دیکھ کے پوچھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔

''انہوں نے کچھ عرصے کے لیے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ غالباً عصرہ بیگم کے انتقال کے باعث۔'' وہ یاد کر کے بتانے لگے۔ ''پھر سننے میں آیا کہ وہ دوستوں' رشتے داروں سب سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔ وہ زیادہ وقت اپنے ملاکہ والے گھر میں گزارنے لگے تھے۔ میڈیا پہ آنا چھوڑ دیا۔ کوئی پاپارازی ان تک پہنچ کے تصویر اتار لاتا تو لوگوں کو معلوم ہوتا کہ وان فاتح بھی وجود رکھتے ہیں ورنہ نہیں۔ مجھے یاد ہے وہ کثرت سے سگریٹ نوشی کرنے لگے تھے۔ ان کی سمندر کنارے تصاویر منظر عام پہ آئی تھیں جن میں وہ بیمار چہرے کے ساتھ سگریٹ پیتے دکھائی دے رہے تھے۔ لوگ کہتے تھے وہ ڈرگز کا استعمال بھی کرنے لگے ہیں۔ دواؤں کا بھی شاید۔ لیکن کچھ عرصہ وہ بالکل دنیا سے کنارہ کش ہو چکے تھے۔''

اس کی آنکھوں کی نمی آنسو بن کے بہنے لگی۔

''پھر معلوم نہیں کیا ہوا..... وہ سنبھل گئے۔ دوبارہ سے خبروں میں آنے لگے۔ صحت بھی بحال ہو گئی۔ الیکشن قریب آئے تو وہ واپس اپنی پارٹی کو سنبھالنے لگے۔ عصرہ کی موت اور وان فاتح کے اس غمگین فیز نے ان کو بہت کثیر تعداد میں ہمدردی کے ووٹ سے بھی نوازا۔ لوگوں کو ان کی آف شور کمپنی بھول گئی۔ یاد رہی تو وہ سمندر کنارے کھینچی گئی' اداس آنکھوں اور لبوں میں دبے سگریٹ والی تصویر۔ لوگوں نے دیکھا کہ یہ آدمی ایک بہت بڑے غم سے نکلا ہے۔ لوگوں نے اس آدمی کو اپنا غم گسار سمجھا اور اسے ووٹ دیا۔''

''تو کیا انہوں نے لوگوں کے لیے کام کیا؟''

''انہوں نے اچھے کام بھی کیے۔ اور بہت سے اچھے کام نہیں بھی کیے۔ میں ذاتی طور پہ کبھی بھی وان فاتح کا فین نہیں

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

رہا۔اپوزیشن ان سے ناخوش ہے اور ان کے ووٹرز خوش ہیں۔لیکن یہ تو ہر وزیر اعظم کے ساتھ ہوتا ہے۔اس سے سب خوش کبھی نہیں ہوتے۔مگر ان کی تعلیمی پالیسیاں جو اس وقت تنقید کا نشانہ بنتی تھیں' پانچ سال بعد ان کا پھل لوگوں کو نظر آنے لگا۔ تبھی وہ آج دوبارہ اقتدار میں ہیں۔"

"اور ان کے بچے؟"

"وہ ماں کے انتقال کے بعد امریکہ میں کچھ عرصہ رہے لیکن جب وان فاتح زندگی کی طرف لوٹ آئے تو انہوں نے بچوں کو بھی واپس بلا لیا۔ان کے بچے اب ان کے ساتھ ہی قیام پذیر ہیں۔"

تالیہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"فاتح اب بھی ویسے ہوں گے۔اپنے کام سے کام رکھنے والے۔ضرورت کے تحت چند فقرے بولنے والے۔ڈائننگ ٹیبل پہ خاموشی سے ناشتہ کر کے' بے نیازی سے اٹھ جانے والے۔اپنے ہر عمل سے اپنے ووٹرز اور فینز کی خوشی چاہنے والے۔ اور...." اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔"خوبصورت سوشلائیٹس کو ناپسند کرنے والے اور بورنگ پریٹی ویمن کی باتوں کو نظرانداز کرنے والے...."

☆☆==========☆☆

پتراجایا ملائیشیاء کا دارالحکومت ہے۔یہ کے ایل کے پڑوس میں واقع ہے۔

وزیراعظم ہاؤس اسی شہر میں تھا اور اسے سری پردھانہ کہتے تھے۔سری پردھانہ کسی محل سے کم نہ تھا۔عالیشان' اونچا' خوبصورت۔لیکن گزشتہ کافی عرصے سے وزرائے اعظم نے سری پردھانہ میں رہائش ترک کر رکھی تھی۔اس میں غیر ملکی حکمرانوں کی مہمان نوازی ضرور کی جاتی تھی اور وزیراعظم اور کابینہ ممبران کے دفاتر بھی یہیں تھے' لیکن اب وزرائے اعظم یہاں رہا نہیں کرتے تھے۔

وان فاتح اور اس سے پہلے صوفیہ رحمٰن.... سب نے اپنی رہائش الگ رکھی تھی کہ اب اپنے حقوق سے آگاہ Millennials اور جنریشن زی کا دور آچکا تھا جن کے لیے دکھاوے کی چیزیں بہت اہمیت رکھتی تھیں۔سری پردھانہ کو عوام کے لیے کھول دیا گیا تھا۔عید اور دوسری سرکاری چھٹیوں میں لوگ سیر و تفریح کے لیے اس محل کے ایک حصے کا دورہ کر سکتے تھے۔

وان فاتح کی اپنی رہائش گاہ پتراجایا میں واقع تھی۔وہ دومنزلہ بنگلہ تھا جس کے چاروں طرف سبزہ زار تھا۔اس کی فصیل اونچی چاردیواری کی شکل بنائی گئی تھی جہاں سیکیورٹی سخت نظر آتی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

اس صبح گیٹ سے ایک کار داخل ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔سفید کار کی کھڑکی سے ایک نسوانی ہاتھ آئی ڈی کارڈ سیکیورٹی آفیسر کو دکھا رہا تھا۔آفیسر نے رسماً آئی ڈی دیکھی اور مسکرا کے سر کو خم دیا۔پھر ایک ڈیوائس سامنے کی تو نسوانی ہاتھ نے ایک انگلی اس پہ رکھ دی۔ہرا سگنل بجا تو آفیسر نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔وہ اس مہمان سے واقف تھا۔کار آگے بڑھ گئی تو افسر ہاتھ میں پکڑے آلے میں بولا۔

''مسز زیشا تاج آچکی ہیں۔''

کار بنگلے کے داخلی حصے کے عین سامنے آرکی۔پھر دروازہ کھلا اور ایک عورت باہر نکلی۔اس نے لمبی اسکرٹ پہ سفید کوٹ پہن رکھا تھا۔گردن میں پھولدار رومال لپیٹا تھا۔شہد رنگ بال کندھوں تک آتے تھے۔وہ صاف رنگت کی دراز قد اور خوبصورت عورت تھی۔کہنی پہ بیگ اور ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔کار سے نکلتے ہوئے اس نے سن گلاسز اوپر ماتھے پہ ٹکائیں اور دروازے پہ کھڑے گارڈ کو مسکرا کے سلام کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

بنگلے کے اندر ایک خوبصورتی سے آراستہ ڈائیننگ ہال تھا۔طویل میز کی سربراہی کرسی پہ فاتح بیٹھا' چائے پی رہا تھا۔ساتھ ہی موبائل دیکھ رہا تھا۔وہ سیاہ سوٹ اور ٹائی کے ساتھ سفید شرٹ پہنے ہوئے تھا۔چہرہ ہمیشہ کی طرح تروتازہ تھا اور گیلے بال دائیں جانب موڑ رکھے تھے۔فاتح کے دائیں ہاتھ اشعر کرسی کھینچ رہا تھا۔باقی تمام کرسیاں خالی تھیں۔

''بچے کہاں ہیں؟'' اس نے خالی کرسیوں کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

''سکندر صبح جلدی چلا گیا تھا۔جولیانہ کا اسکول ٹرپ تھا۔وہ شام کو واپس آئے گی۔'' فاتح موبائل دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اشعر نے جھرجھری سی لیتے ہوئے پلیٹ اپنی طرف کی۔

''آپ نے کل انٹرویو میں تھوڑی سخت باتیں کہہ دی ہیں۔مجھے رات سے ناراض اراکین کے فون آرہے ہیں۔''

''میں نے عرصہ ہوا لوگوں کی پرواہ کرنی چھوڑ دی ہے۔نہ ووٹرز کی' نہ اپنے اراکین کی۔میں پردھان منتری ہوں' اور وہ نہیں ہیں۔ملک مجھے چلانا ہے' انہیں نہیں۔'' وہ بے نیازی سے ناشتہ کر رہا تھا۔

اشعر نے شانے اچکا دیے۔''خیر میں نے فون آف کر دیا ہے۔شاید چند سال بعد لوگ احساس کر لیں کہ ہم ان کے لیے کتنی جان مارتے ہیں۔''

وان فاتح نے صرف شانے اچکا دیے۔''نہ بھی کریں تو کیا۔''

ہیل کی ٹک ٹک سنائی دی تو فاتح نے چہرہ اٹھایا۔دربان نے دروازہ کھول دیا تھا اور باہر سے کوئی اندر داخل ہوا تھا۔اس نے چہرہ واپس نہیں جھکایا۔وہ راہداری کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ آواز قریب آئی اور وہ بالآخر نظر آئی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"السلام علیکم' داتو سری۔ سلام اشعر صاحب۔" وہ مسکراتی ہوئی ان کے سامنے آرکی۔ اس کے سیاہ جوتے اتنے چمکدار تھے کہ چھت کا عکس نظر آتا تھا۔ وہ یوں رکے تھے جیسے دوبارہ چلنے کو بے تاب ہوں۔

"وعلیکم السلام ئیشا۔ کیسی ہیں آپ؟" فاتح نے مسکرا کے جواب دیا۔ اشعر نے بھی اسی کے انداز میں مسکرا کے جواب دیا۔

"میں ٹھیک ہوں' داتو سری۔" سر کو تعظیماً جھکا کے وہ بولی اور پھر مسکرا کے مڑی۔ "ایکسکیوزمی۔"

"جولیانہ گھر پہ نہیں ہے ئیشا۔"

سیاہ جوتے واپس گھومے۔ ئیشا کے چہرے پہ الجھن در آئی۔ "جولیانہ نہیں ہے؟"

"نہیں۔ آج اس کا اسکول ٹرپ تھا۔ اس نے آپ کو انفارم نہیں کیا؟" اس نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے نرمی سے دریافت کیا۔

"نہیں۔ حیرت ہے۔" ئیشا نے فون نکالا۔ اسکرین پہ انگلی پھیری۔ پھر چونک کے سر اٹھا کے دیکھا۔ میز پہ موجود دونوں افراد اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ وہ جھینپ گئی۔

"سوری میں نے آپ لوگوں کو ڈسٹرب کر دیا۔" لب دانت سے کاٹتے ہوئے اس نے اسکرین دیکھی۔ پھر اس کے گال سرخ ہوئے۔ "جولیانہ نے لیٹ نائٹ میسج کیا تھا۔ میں نے نہیں دیکھا۔ مائی فالٹ۔"

"جولیانہ کو کال کر کے بتانا چاہیے تھا۔ غلطی اس کی ہے۔" فاتح نیپکن سے ہاتھ پونچھتے ہوئے بولا۔ وہ ایک دفعہ پھر سے معذرت کر کے ایڑیوں پہ الٹی گھومی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ راہداری عبور کی اور مرکزی دروازے تک آئی اور دربان کے پاس رکی۔

"اف.... وانش.... اف.... آپ نے مجھے دروازے پہ ہی کیوں نہیں بتا دیا کہ جولیانہ کو آج نہیں پڑھانا؟" ماتھے کو چھوتی وہ خفت سے کہہ رہی تھی۔

"میں نے سوچا تھا لیکن دخل دینا مناسب نہیں سمجھا۔" وہ سادگی سے مسکرا دیا۔

"یا اللہ۔ مجھے داتو سری کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا۔ حد ہے ئیشا۔" ماتھے کو پھر سے چھوا اور اسے خدا حافظ کہتی باہر نکل گئی۔ باہر کھڑے دوسرے دربان کو بھی اسی پریشان چہرے کے ساتھ ہاتھ ہلایا۔ اس نے بھی مسکرا کے سر کو خم دیا۔

وہ سب ئیشا کے عادی تھے۔ ئیشا کی باتوں ئیشا کی عادتوں سے واقف تھے۔

"یہ جولیانہ کی ہوم ٹیوٹر ئیشا.... یہ اچھی عورت ہے۔ ہے نا؟" اشعر نے پھل کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے بظاہر سرسری سا کہا اور غور سے فاتح کو دیکھا۔ وہ اب چائے کے آخری گھونٹ بھر رہا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"ہاں۔ بہت قابل ہے۔ دو سال سے جولیانہ کو پڑھا رہی ہے۔ اس کی وجہ سے جولیانہ کا اعتماد بحال ہوا ہے۔ ورنہ تم تو جانتے ہو' اس نے چھوٹی عمر سے اسکول چھوڑ دیا تھا۔"

"ہوم اسکولنگ راس آ گئی ہماری جولیانہ کو۔ شکر ہے۔" اشعر نے گہری سانس لی۔ "وہ اسکندر جیسی نہیں تھی۔ ہر طرح کے بچوں کے ساتھ گھل مل کے نہیں پڑھ سکتی تھی۔ پھر کاکا کی موت نے بھی شاید اسے ایسا کر دیا تھا۔ مگر یہ ٹیوٹر.... یہ مجھے بہت پسند ہے۔ اس کی وجہ سے گھر میں رونق لگ جاتی ہے۔"

"ہاں۔ یہ اچھی لڑکی ہے۔ سادہ اور خوش اخلاق۔ اس کی بیٹی جولیانہ کی کلاس فیلو ہے۔"

"سب اس کو مسز کہتے ہیں۔ مگر میں نے کبھی اس کا شوہر نہیں دیکھا۔"

"غالباً اس کی شادی ختم ہو گئی تھی۔ جولیانہ نے بتایا تھا۔ تم اتنے متجسس کیوں ہو؟" فاتح نے مسکرا کے اسے دیکھا۔ "کیا دوسری شادی کا ارادہ ہے؟"

اشعر نے ابرو اکٹھے کر لیے۔ "کیا میں ایک تجربہ کر کے بھگت نہیں رہا۔ میری ایکس وائف میرے بیٹے سے مجھے ملنے تک نہیں دیتی۔ وزٹنگ آورز مائی فٹ۔" اس نے نیپکن گول مول کر کے پرے پھینکا۔ "کل اس کی سالگرہ ہے۔ جانتے ہیں کتنی مشکل سے ہم دونوں نے ایک میز پہ اکٹھے بیٹھ کے پارٹی پلانرز کے ساتھ کام کیا ہے؟"

"ریلیکس۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تمہارا بیٹا بڑا ہو گا تو اس سے ملنا آسان ہو جائے گا۔" وہ کرسی دھکیل کے کھڑا ہوا اور کوٹ کا بٹن بند کیا تو اشعر بھی ساتھ ہی اٹھا اور گہری سانس لے کر سنجیدگی سے فاتح کو دیکھا۔

"میں آپ کے لیے کہہ رہا تھا' آبنگ۔ اب تو آپ کے بچے بھی بڑے ہو چکے ہیں۔ آپ کو کسی نہ کسی عورت کے بارے میں سوچنا چاہیے۔"

"یہ طے ہے کہ ہر دوسرے تیسرے ماہ بعد تم اس ٹاپک کو ضرور چھیڑو گے۔" وہ مسکرا کے بولا تو اشعر بھی مسکرا دیا۔

"آبنگ۔ ہم نے اتنے برسوں سے ایک ساتھ کتنے کٹھن دریا عبور کیے ہیں۔ اب ہم ہموار زمین پہ آ چکے ہیں۔ آپ کو اب ایک بیوی کی ضرورت ہے۔ کب تک کام میں خود کو مصروف رکھیں گے۔" پھر اشعر نے راہداری کی طرف دیکھا جہاں سے وہ گئی تھی۔ "اگر کوئی سادہ' نیچرل اور اچھی سی عورت ملے تو اس کے بارے میں سوچیے گا ضرور۔" اس نے خلوص سے کہا تھا۔ فاتح نے مسکرا کے سر ہلا دیا۔

"میں سوچوں گا۔" اس کے چہرے پہ کوئی سایہ' کوئی یاد' کچھ نہ تھا۔ وہ بالکل مطمئن اور اپنی زندگی سے قانع لگتا تھا۔ اشعر کے لیے اس کی یقین دہانی نئی تھی۔ وہ مسکرا دیا اور پھر دونوں ایک ساتھ دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لاؤنج عبور کرتے ہوئے فاتح نے کھڑکی کے باہر بھیگتے منظر نامے کو دیکھا اور سوچا.....آج پترا جایا میں ہر دوسرے روز کی طرح بارش شروع ہو چکی تھی۔اور یقیناً کے ایل میں بھی۔

☆☆==========☆☆

احمد نظام کے مہمان خانے کی کھڑکی سے نظر آتا سبزہ زار ہنوز بارش میں بھیگ رہا تھا۔پانی نے کھڑکی کے شیشے کو دھندلا دیا تھا۔وہ ابھی تک باہر دیکھ رہی تھی اور روہا سے۔

"کیا انہوں نے دوبارہ شادی نہیں کی؟یا ان کی زندگی میں کوئی اور عورت نہیں آئی؟"وہ باہر دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔

"نہیں۔اشعر کی بیوی واحد عورت تھی جو فیملی فوٹوز میں نظر آنے لگی تھی لیکن اشعر اور اس کی علیحدگی کے بعد وہ بھی منظر سے ہٹ گئی۔وان فاتح اپنے بچوں اور اشعر کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔"انہوں نے موبائل نکال کے چند بٹن دبائے پھر اسکرین کا رخ اس کی طرف کیا۔وہ جھک کے دیکھنے لگی۔فاتح کے کسی فین پیج کی تصاویر سامنے کھلی تھیں۔یہ پچھلے برس کی تھیں۔جولیانہ کی سالگرہ کا کیک کاٹا جا رہا تھا۔فاتح' سکندر اور اشعر کے علاوہ وہاں صرف کم عمر لڑکیاں تھیں جو یقیناً جولیانہ کی سہیلیاں تھیں۔

البتہ ایک عورت ان سب میں نمایاں تھی۔اس نے سر پہ ترچھا ہیٹ پہن رکھا تھا اور مسکرا کے تالی بجا رہی تھی۔

"یہ عورت کون ہے؟"اس نے انگلی سے اسکرین کی طرف اشارہ کیا تو احمد نظام نے موبائل اپنی طرف موڑا۔

"میشا تاج۔یہ جولیانہ فاتح کی ہوم ٹیوٹر ہے۔چند سالوں سے ان کی فیملی کا حصہ ہے۔اس کو دو چار دفعہ میں نے ان کی فیملی فوٹوز میں ہی دیکھا ہے۔"

تالیہ پتلیاں سکوڑے غور سے اس عورت کا خوبصورت چہرہ دیکھ رہی تھی۔اس کے بال بہت خوبصورتی سے اسٹائل کیے گئے تھے۔کندھوں تک آتے شہد رنگ کے بال...کانوں میں ننھے ہیرے....سفید اسکرٹ کے اوپر نیلا منی کوٹ....اور مسکراتے ہوئے گال میں پڑنے والا معصوم سا ڈمپل.....

"یہ کیا کرتی ہے؟ٹیوٹر ہونے کے علاوہ؟"پھر نظریں اٹھا کے انہیں دیکھا۔"ایک منٹ....یہ آرٹسٹ ہے نا؟"

"اس کی لنکڈ ان پروفائل چیک کر لیں۔" کہنے کے ساتھ انہوں نے موبائل پہ چند بٹن دبائے۔پھر پڑھ کے بتانے لگے"جی۔یہ ایک آرٹسٹ ہے۔پینٹ بھی کرتی ہے اور فوٹوگرافی بھی۔اس کی ایک دو نمائشیں بھی ہو چکی ہیں۔کیا آپ اسے جانتی ہیں؟"

"ہوں۔میں اسے پہچانتی ہوں۔معروف سوشلائیٹ۔آرٹسٹ۔خوش اخلاق۔ذہین۔غیر شادی شدہ۔" پھر رکی

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اور جیسے تصحیح کی۔ ”نہیں۔ اس کی شادی ہو چکی ہے۔ بلکہ علیشہ کی بھی ہو چکی ہے۔“

”اگر آپ اس کو جانتی ہیں تو اس کے توسط سے وان فاتح سے ملاقات کر سکتی ہیں۔“

”میرا خیال تھا آپ بھی اس کو جانتے ہوں گے۔“ وہ جیسے حیران ہوئی تھی۔

”نہیں۔ میں نے اس کو سوشل میڈیا پہ ہی تھوڑا بہت دیکھا ہے۔ میں اسے کیسے جانوں گا؟ میں ٹھہرا مڈل کلاس آدمی اور یہ خاتون ایلیٹ کلاس سے تعلق رکھتی ہیں۔“ وہ اس کی حیرت پہ حیران ہوئے تھے۔ ”لیکن آپ چھ سال کے لیے اس ملک سے دور تھیں۔ آپ ان کو چھ سال پہلے سے جانتی ہیں کیا؟“ وہ متجسس ہوئے۔

”ایڈم کیسا ہے؟ ایڈم بن محمد؟“ وہ اس کا سوال نظر انداز کر گئی۔

”وہ اینکر؟“

”جی۔ وہ میرا بہت اچھا دوست تھا۔“ وہ مسکرا کے بولی تو احمد نظام چند لمحے اسے دیکھتے رہے۔ ان کی نظروں میں کچھ تھا جو اس کا ماتھا ٹھنکا۔

”ایڈم کے بارے میں کیا جانتے ہیں آپ؟“

”آپ نے پھر کبھی اس سے رابطے کی کوشش نہیں کی؟“

”نہیں۔ کیوں؟“

”میں اس سے عصرہ محمود کی موت کے بعد ایک دو دفعہ ملا تھا جب میں اپنے تئیں اس کیس کی تحقیق کر رہا تھا۔ اور تب ہی مجھے معلوم ہوا تھا اس کے حادثے کا۔“

”کیسا حادثہ؟“ وہ سیدھی ہو کے بیٹھی۔

”جب وان فاتح زخمی حالت میں ملے تھے جونکر اسٹریٹ پہ.... اس کے آس پاس کی بات ہے.... ایڈم ملاکہ کے ایک ہسپتال میں داخل رہا تھا۔ کچھ لوگ اسے نیم بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال لے کر آئے تھے۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ نہیں جانتا وہ جونکر اسٹریٹ تک کیسے پہنچا۔ اس کی یادداشت متاثر ہوئی تھی۔“

”یادداشت؟“ وہ پلک جھپکنا تک بھول گئی۔ اس کا سانس رک گیا۔

”جی۔ اس کو پچھلے چند ماہ کے واقعات بھول چکے تھے۔ کوئی ذہنی صدمہ تھا یا کیا۔ اس کو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ ایک سلیبریٹی رپورٹر بن چکا ہے۔ اسے بس اتنا یاد تھا کہ وہ وان فاتح کے گھر باڈی مین بن کے گیا تھا۔ اس کے بعد کے تمام واقعات ذہن سے محو ہو چکے تھے۔ عجیب بات ہے۔“

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اسے....اسے سب بھول گیا تھا؟" وہ ٹکر ٹکر ان کو دیکھ رہی تھی۔

"اس نے اپنے بیان میں یہی کہا تھا۔ ہانگ کانگ پیپرز اس کو کیسے ملے اسے یہ تک معلوم نہ تھا۔ میں اس سے آپ کے سلسلے میں ملا تھا۔ پولیس نے بھی بارہا اس سے آپ کے لیے رابطہ کیا تھا لیکن اس کا کہنا تھا کہ وہ کسی تالیہ مراد کو نہیں جانتا۔ البتہ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ تالیہ مراد کون تھی جس کے بارے میں ہر کوئی اس سے سوال کرتا تھا۔ وہ کافی عرصے تک تھیراپی کرواتا رہا تھا۔ پھر بالآخر وہ تندرست ہوا اور واپس رپورٹنگ کی طرف آ گیا۔"

"کیا اس کی یادداشت واپس آئی؟" اس نے بے قراری سے پوچھا۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے' نہیں آئی۔ جب وہ واپس رپورٹنگ کی طرف آیا تو بہت ڈسٹرب لگتا تھا۔ وہ کسی کو نہیں پہچانتا تھا۔ ہانگ کانگ پیپرز کی شہرت' کامیابی' دو کتابوں کی تصنیف سب ختم ہو گئی۔ اس زمانے میں اس نے کئی انٹرویوز میں یہ بات کہی تھی۔ وہ ایک رات ہاڈی مین تھا اور اگلی صبح وہ جاگا تو لوگوں نے کہا وہ رپورٹر ہے۔ لیکن چونکہ ذہین لڑکا تھا۔ کام اور ماحول کے ساتھ ایڈاپٹ کر گیا اور آج دیکھو وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔"

وہ گم صم سی ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ "ہو سکتا ہے وہ جھوٹ بول رہا ہو۔ اداکاری کر رہا ہو۔"

"جب اس نے آپ کو پہچاننے سے انکار کر دیا تو میں نے بھی یہی سمجھا۔ پولیس نے بھی یہی سمجھا۔ لیکن ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ اس کے کئی ٹیسٹ ہوئے تھے۔ پولیس کا خیال تھا کہ شاید یہ آپ کے کیس سے پیچھا چھڑانے کے لیے ایسا کہہ رہا ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔ وہ واقعی سچ کہہ رہا تھا۔"

"نہیں۔ وہ مذاق کر رہا ہو گا۔" وہ زرد پڑتے چہرے کے ساتھ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔ "وہ مجھے نہیں بھول سکتا۔ وہ....وہ تمام دن....نہیں بھول سکتا۔"

احمد نظام نے افسوس سے اسے دیکھا۔ "یا شاید آپ یہ ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ وقت آگے بڑھ گیا ہے اور لوگ بھی۔"

تالیہ نے کنپٹی کو انگلی سے مسلتے ہوئے چہرہ کھڑکی کی طرف موڑ لیا۔ ساتھ ہی مسلسل نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔

"میں نے کہا نا....وہ اداکاری کر رہا ہو گا۔ وہ مجھے نہیں بھول سکتا۔ نہ وہ بدل سکتا ہے۔" اس کی نظریں باہر اگے گھاس پہ جمی تھیں۔ "وہ اب بھی ویسا ہی ہو گا۔ کتابیں پڑھنے والا۔ کتابیں اس کی بہترین دوست ہوں گی۔ وہ ان میں پناہ ڈھونڈتا ہو گا۔ ان سے سارے مسئلوں کے حل مانگتا ہو گا....وہ اب بھی ویسا ہی ہو گا...."

☆☆==========☆☆

ایڈم بن محمد کا اپارٹمنٹ ایک شیشوں سے ڈھکی طویل قامت عمارت کی بالائی منزلوں میں سے ایک میں تھا۔ لاؤنج کی شیشے

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کی دیوار سے دور تک شہر صاف دکھائی دیتا تھا۔ اسٹڈی روم میں اس کی کرسی کے پیچھے بھی شیشے کی دیوار تھی۔ کرسی پہ ایڈم بیٹھا تھا اور کی بورڈ کو دیکھے بغیر' اسکرین پہ نگاہیں مرکوز کیے ٹائپ کر رہا تھا۔

ایڈم کے دائیں بائیں دونوں اطراف میں کتابوں کے ریکس رکھے تھے۔ کچھ ریکس اونچے تھے۔ کچھ نیچے تھے۔ کچھ سیڑھیوں کی مانند ایک طرف سے چھوٹے ایک طرف سے اونچے تھے۔ اس ڈیزائن کے باعث اسٹڈی کے وسط میں کھڑے ہو کے تمام ریکس نظر آتے تھے۔

سامنے کاؤچ رکھے تھے جن پہ مہمان بیٹھ سکتے تھے۔ وہیں دروازہ بھی تھا۔ وہ گاہے بگاہے نگاہ اٹھا کے دروازے کو دیکھ لیتا پھر واپس کام کرنے لگ جاتا۔ سیاہ ہائی نیک شرٹ پہنے' ماتھے پہ بال بکھیرے' ہلکی بڑھی شیو والا ایڈم بن محمد پہلے سے زیادہ پرکشش ہو چکا تھا۔

''باس۔'' دروازہ کھلا اور ایک چینی نقوش کی حامل لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کا قد درمیانے سے ذرا چھوٹا تھا اور بالوں کا بوائے کٹ تھا۔ کانوں میں گول سلور بالیاں تھیں۔ اس نے ٹھک ٹھک دروازہ کھٹکھٹایا' مسکرائی اور بیک وقت بہت سی چیزیں سنبھالتی تیزی سے اندر آئی۔

''فلائیٹ کیسی رہی تمہاری' صوفی؟'' وہ ٹائپ کرتے ہوئے خوشگوار انداز میں بولا۔ لڑکی افسوس سے سر جھٹکتی آگے آئی اور جلدی سے کپ اس کے سامنے رکھا۔

''آپ کی آئسڈ امیریکانو۔'' اس نے لمبا سا کپ ایڈم کے سامنے رکھا جس پہ سیاہ قلم سے ''رائٹر'' لکھا تھا۔

''تھینک یو۔ اور کیسے تھے افریقہ کے جنگلات جہاں سے تم کافی لانے گئی تھیں۔''

''اگر آپ مجھے ایک ساتھ بہت سے کام نہ تھمایا کریں تو مجھے اتنی دیر نہ لگا کرے۔'' بوائے کٹ والی لڑکی اس کے طنز کو نظر انداز کر کے تحمل سے بولی۔ ''یہ رہے آپ کے پرنٹ آؤٹس۔ یہ آپ کا ریسرچ ڈیٹا۔ یہ نئے وزیٹنگ کارڈز کا سیمپل۔'' اس نے باری باری کاغذوں کے چند پلندے سامنے رکھے۔ اب بغل میں صرف ایک پھولا ہوا پیکٹ دبا رکھا تھا۔ پھر سیدھی ہوئی اور گہری سانس لی۔ ''آپ کو آفس جانے سے پہلے کچھ اور چاہیے؟''

ایڈم نے ٹائپنگ روک کے چھت کو دیکھا۔ ''دو تین چیزیں چاہیے ہیں لیکن سوچ رہا ہوں کہ وہ قریبی ممالک سے مل سکیں گی یا نہیں۔'' اور پھر آنکھیں گھما کے ایک ناراض نظر اس پہ ڈالی اور واپس ٹائپ کرنے لگ گیا۔

''گڈ۔ اگر ملائیشیا سے کچھ نہیں لانا تو مجھے آج آف دے دیں۔''

ایڈم نے آنکھیں گھما کے اسے دیکھا تو اس نے دو تین دفعہ پلکیں جھپکائیں۔ ''باس آج میری فرینڈ کی برتھ ڈے ہے۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

میں آپ کے ساتھ آفس نہیں جا سکوں گی۔"

"کون اتنی صبح برتھ ڈے مناتا ہے؟"

"اور آپ اتنی صبح کب سے آفس جانے لگے؟ دوپہر میں ہی جائیں گے۔ اتنا فاصلہ ہے ریستوران تک۔ اور مجھے لنچ پہ پہنچنا ہے وہاں۔"

ایڈم نے افسوس سے سر جھٹکا اور واپس اسکرین کی طرف متوجہ ہوا۔ "تم ہر ہفتے کسی نہ کسی بہانے سے چھٹی لے ہی لیتی ہو۔"

"میرے نہ ہونے سے زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ آپ کو بار بار چائے کافی نہیں ملے گی۔ اور آپ لکھ نہیں سکیں گے۔ تو خیر ہے۔ ویسے ہی آپ رائٹرز بلاک کی وجہ سے کتنے ہی ہفتے سے نہیں لکھ رہے۔" وہ مسکراہٹ دبائے بک ریک کی طرف بڑھ گئی تو ایڈم بن محمد نے تلملا کے اسے دیکھا۔

"رائٹرز بلاک کے بارے میں ایک لفظ نہیں' صوفی۔ جس کو لکھنا نہیں آتا وہ اس بارے میں کوئی رائے نہ دے تو اچھا ہے۔"

"مجھے معلوم ہے آپ کتنے دنوں سے نئی کتاب نہیں لکھ رہے۔ بس یہ چھوٹے موٹے آرٹیکلز لکھتے رہتے ہیں۔ مگر خیر.... چھپالیں۔ بے شک چھپالیں۔" ریک کے ساتھ کھڑی صوفی اس کی طرف پشت کیے پیکٹ کھولنے لگی۔

"آپ نے جو کتابیں آرڈر کی تھیں' وہ آگئی ہیں۔" ریپر اتارتے ہوئے اطلاع دی۔

"میں نے کی تھیں؟" وہ ہنوز ٹائپ کر رہا تھا۔

"یعنی کہ میں نے آپ کے ایمزون اکاؤنٹ سے کی تھیں آرڈر' باس۔ یہ اس سال کی مین بکرز پرائز کی شارٹ لسٹ کردہ پانچ کتابیں ہیں۔ اور بطور رائٹر آپ کے لیے مہینے میں دس نئی کتابیں پڑھنا ضروری ہے۔" اس نے ریپر ڈسٹ بن میں اچھالا اور نئی نکور پانچ دبلی پتلی کتابیں الٹ پلٹ کے دیکھیں۔ پھر ناک کے قریب لے جا کے آنکھیں بند کیے انہیں سونگھا۔

نئی کتاب کی مہک اندر تک روح کو سرشار کر گئی۔

"اچھا۔ رکھ دو۔ تھینکس۔" وہ کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔

"رکھ دوں گی۔ ہر ہفتے ان کی ڈسٹنگ بھی کر دوں گی۔ لیکن نہ کبھی یہ جگہ سے ہلیں گی۔ نہ ان کے کونے مڑیں گے۔ جب کتاب کا مالک کتاب کو پڑھے ہی نہ تو یہ سب کیسے ہوگا۔" ان کو ریک میں سجاتے ہوئے شکایتی انداز میں بولی۔

"اب تک مجھے تمہاری تقریریں یاد ہو چکی ہیں جو تم نیا بک آرڈر موصول ہونے پہ کرتی ہو صوفی۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official
#TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

صوفی نے ٹھک سے کتابیں اندر گھسائیں اور اس کی طرف گھومی۔ اس کی بالیاں بھی ساتھ ہی گھومیں۔

"کتابیں پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں باس۔ اتنی بڑی لائبریری میں سجا کے انٹرویوز پہ دکھاوے کے لیے نہیں۔"

"میں کیا کروں صوفی۔ مجھے وقت نہیں ملتا" اس نے لکھتے ہوئے شانے اچکائے۔

"مگر آپ کو سوشل میڈیا اسکرول کرنے کے لیے وقت مل جاتا ہے۔ آپ کو ویڈیو گیمز کھیلنے کے لیے وقت مل جاتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ باربی کیو کرنے اور پارٹیز اٹینڈ کرنے کے لیے وقت مل جاتا ہے۔ ٹھیک۔ ٹھیک۔"

"لے لو بھئی تم چھٹی۔ جاؤ پلیز۔ مجھے کام کرنے دو۔" وہ ناک سکوڑ کے بولا اور سر جھٹک کے تیز تیز ٹائپ کرنے لگا۔

"جا رہی ہوں۔ لیکن ویک اینڈ پہ ان کو پڑھیے گا ضرور۔ رات میں سونے سے پہلے بے شک ایک صفحہ۔۔۔۔"

"تمہیں اگلے دو دن کی چھٹی بھی چاہیے؟" نظریں اٹھا کے گھورا۔ اسی وقت صوفی کا فون بجنے لگا۔

"جا رہی ہوں" بوائے کٹ والی اسسٹنٹ سر جھٹک کے باہر نکل گئی۔ اس نے کافی کا کپ لبوں سے لگایا' گھونٹ بھرا اور مسکرا کے دوبارہ سے لکھنے لگ گیا۔

کتابیں خاموشی سے اسے کام کرتے دیکھتی رہیں۔

☆☆=========☆☆

وہ اب بھی باہر لان کے نم گھاس کو دیکھ رہی تھی۔ یا شاید آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پہ جمی تھیں۔ بارش تھم چکی تھی لیکن تاریک بادل ہنوز چھائے تھے۔

"ایڈم۔۔۔ وہ اب بھی ویسا ہوگا۔ شاید" چند ثانیے خاموشی سے بیت گئے۔ پھر اس نے چہرہ ان کی طرف موڑا۔

"کیا میں کسی طرح وان فاتح سے مل سکتی ہوں؟ کیا آپ کوشش کر سکتے ہیں؟"

سامنے بیٹھے احمد نظام نے کندھے ہلکے سے اچکائے۔ "پردھان منتری سے ملنا اس ملک میں سب سے مشکل کام ہے۔ اپائنٹمنٹ کے لیے مہینوں کا پراسیس ہے اور پھر درخواست ریجیکٹ ہو جاتی ہے۔ پی ایم کے گرد سیکیورٹی اور پروٹوکول کی بہت سی دیواریں ہیں۔ جن کو پھلانگنا میرے قد سے اوپر کی بات ہے۔"

"میں سمجھ سکتی ہوں۔ لیکن کیا آپ مجھے ایڈم بن محمد سے ملوا سکتے ہیں۔"

"وہ بھی ایک سیلیبریٹی ہے۔ عام جگہوں پہ نہیں جاتا۔ کافی شاپس' ریستورانوں تک میں اسے ڈھونڈنا ناممکن ہے۔ لیکن میں اس سے اپائنٹمنٹ لینے کی کوشش کر سکتا ہوں کیونکہ میں اس کی سیکرٹری کو جانتا ہوں۔ وہ میری بھانجی کے ساتھ پڑھتی تھی۔" انہوں نے موبائل پہ ایک نمبر ملایا اور فون کان سے لگایا۔ "امید ہے وہ میرا فون اٹھا لے گی۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Paksociety.com

''واؤ۔اب مجھے ایڈم سے ملنے کے لیے اپائمنٹ لینی پڑے گی۔'' اس نے دل میں سوچا لیکن بولی کچھ نہیں۔منتظر نظروں سے انہیں دیکھتی رہی۔

''صوفی....کیسی ہیں آپ؟میں احمد نظام بات کر رہا ہوں۔''

''میں ٹھیک ہوں۔جی میں نے آپ کا نمبر پہچان لیا تھا۔'' اسپیکر آن تھا اس لیے وہ سن سکتی تھی۔

''صوفی....مجھے ایڈم بن محمد سے ملنے کا وقت چاہیے۔دراصل....'' انہوں نے تالیہ کو دیکھا جو سانس روکے بیٹھی تھی۔'' ان سے کہہ دیں کہ تالیہ مراد ان سے ملنا چاہتی ہیں۔''

''اوہو۔میں تو ابھی ان کے گھر سے نکل رہی ہوں۔ایک منٹ۔میں واپس جاتی ہوں۔'' گہری سانس لے کر بولی۔''صرف آپ کے لیے۔یاد رکھیے گا۔اور تالیہ مراد کون ہیں؟''

''وہ پہچان جائیں گے۔میں ہولڈ پہ ہوں۔بہت شکریہ۔'' انہوں نے حوصلہ افزا مسکراہٹ سے تالیہ کو دیکھا لیکن وہ بالکل دم سادھے بیٹھی رہی۔

تھوڑی دیر بعد صوفی کی ہانپتی ہوئی آواز اسپیکر میں گونجی۔''وہ پوچھ رہے ہیں کہ عصرہ محمود کے قتل کیس والی تالیہ مراد؟''

تالیہ کا دل ڈوب کے ابھرا۔کیا اب یہی تعارف رہ گیا تھا دونوں کے درمیان؟

''جی وہی۔''

''اوکے اور ان کو کس سلسلے میں ملنا ہے؟''

تالیہ بالکل چپ بیٹھی رہی۔اس کا چہرہ تاریک ہو رہا تھا۔پھر اس نے فون ان کے ہاتھ سے لیا۔

''دیکھیے مس صوفی....میرا کیس نئے سرے سے کھلنے جا رہا ہے۔میڈیا اس کو کور کرے گا۔لیکن میں اپنی اسٹوری صرف ایڈم بن محمد کو بتانا چاہتی ہوں۔Exclusive scoop۔پی ایم کی بیوی کا قتل کیس ہے یہ۔آپ سوچ لیں۔اگر آپ کے باس میری کہانی لکھنا چاہیں تو مجھے ملاقات کا وقت دے دیں ورنہ میں کسی اور سے رابطہ کر لوں گی۔''

''اوکے ویٹ ویٹ۔'' وہ خالصتاً کسی اینکر کی سیکرٹری کی طرح جلدی سے بولی۔پھر خاموشی چھا گئی۔غالباً وہ فون میوٹ کیے پیچھے اپنے باس سے بات کر رہی تھی۔پھر اس کی آواز گونجی۔

''آج تو ایڈم صاحب مصروف ہیں۔لیکن کل شام میں ہم مل سکتے ہیں۔میں جگہ آپ کو ٹیکسٹ کر رہی ہوں۔لیکن مجھے گارنٹی چاہیے کہ تالیہ مراد سب سے پہلے ہمیں انٹرویو دیں گی۔کہیں ایسا نہ ہو کہ....'' صوفی کے ساتھ معاملات طے کرنے میں چند منٹ لگے۔فون بند ہوا تو وہ پھر سے کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی۔اسے جیسے چپ لگ گئی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"میں نے کہا تھا نا۔ وہ آپ کو نہیں پہچانتا۔ اگر وہ اداکاری کر رہا ہوتا تو کہتا' کون تالیہ مراد۔ لیکن اس کو یاد تھا کہ اس کی یادداشت کھونے کے بعد اس سے آپ کے بارے میں پوچھا جاتا تھا۔ اس لیے اس نے اتنا کہا جتنا اس کو یاد تھا۔"

"یعنی اب میری پہچان صرف عصرہ محمود کی قاتل کی حیثیت سے کروائی جائے گی۔ واہ۔" وہ طنز سے کہتی اٹھی۔ "وہ قتل جس کے لیے میرے پاس کوئی وجہ نہیں تھی۔"

اور پھر وہ اپنے الفاظ پہ خود ہی چونکی۔

"آپ نے کہا تین چیزیں اہم ہوتی ہیں۔ ثبوت۔ آلۂ قتل۔ اور motive (قتل کا سبب)۔ ثبوت اور آلۂ قتل پولیس کے پاس ہیں لیکن "وجہ" کوئی نہیں ثابت کر سکا۔ میں آخر عصرہ محمود کا قتل کیوں کروں گی؟"

احمد نظام نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ تیزی سے بولی۔ "عصرہ کو مار کے میں پارٹی کی چیئر پرسن نہیں بن سکتی تھی۔ نہ ہی میرے عصرہ اور فاتح کے درمیان کوئی لو ٹرائینگل تھی۔"

"تالیہ.... آپ...." لیکن وہ سنے بغیر بولتے ہوئے کمرے میں دائیں سے بائیں چکر کاٹ رہی تھی۔

"اگر لو ٹرائینگل ہوتی تو عصرہ مجھے مارتیں۔ نہ کہ میں عصرہ کو۔ اور کون سا عصرہ کو مار کے ان کی جائیداد میں سے مجھے کچھ ملنا تھا۔ پھر میں کیوں ماروں گی انہیں؟" اس نے بیگ اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔

"کیا آپ کو عصرہ محمود کی وصیت کے بارے میں نہیں معلوم؟" احمد نظام نے تعجب سے اس لڑکی کو دیکھا جو کندھے پہ بیگ اٹھائے ڈرائینگ روم کے وسط میں کھڑی تھی۔ وصیت کے ذکر پہ اس کی آنکھیں پھیلیں۔

"کیسی وصیت؟" وہ دھپ سے صوفے کے اس کونے پہ بیٹھی جو ان کے قریب ترین تھا اور بے یقینی سے پوچھا۔ "میرے ہوتے ہوئے کسی وصیت کا تذکرہ نہیں ہوا تھا۔"

"لیکن آپ نے آن لائن یا اخبارات میں کہیں تو پڑھا ہوگا کہ...."

"سمجھیں میں مر گئی تھی پچھلے سال کے لیے۔ مجھے کچھ نہیں معلوم تھا کہ دنیا میں کیا ہو رہا تھا۔ ٹھیک؟ اب بتائیں.... کون سی وصیت؟ کیسی وصیت؟"

اس کے پریشان چہرے کے دونوں اطراف میں سیاہ لٹیں گر رہی تھیں۔ وہ ان کو کان کے پیچھے اڑسنا بھی بھول گئی تھی۔

"واؤ۔ خیر آپ کو یاد ہوگا کہ اپنی موت والے دن عصرہ محمود نے دولت صاحب کو گھر بلایا تھا جب آپ ان سے جھگڑا کر کے گئی تھیں؟" انہوں نے عینک ناک پہ پیچھے دھکیلتے ہوئے باکس سے ایک کاغذ نکال کے سامنے رکھا۔ "دولت امان نے پولیس کو بتایا تھا کہ...."

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''کیا وہ وصیت لکھوانا چاہتی تھیں؟''

''نہیں۔وصیت وہ اس واقعے سے دس دن پہلے لکھوا چکی تھیں۔وان فاتح اور دولت امان کو انہوں نے ایگزیکیوٹر مقرر کیا تھا۔دولت امان کے مطابق 'وہ آخری روز وصیت میں تبدیلی کروانا چاہتی تھیں۔''

''نو....نو...'' وہ کانوں پہ ہاتھ رکھنا چاہتی تھی لیکن ہاتھ گود میں دھرے کے دھرے رہ گئے۔''پلیز یہ مت کہیے گا کہ عصرہ نے میرے نام وصیت میں کچھ لکھ دیا تھا جو ان کے مرنے پہ میرا ہو سکتا تھا۔'' وہ جانتی تھی اس بات کا کیا مطلب تھا۔قتل کا اس سے بہتر سبب عصرہ تالیہ کے اوپر نہیں ڈال سکتی تھی۔اوہ نو۔

احمد نظام نے اثبات میں سر ہلایا۔''وہ اپنی آرٹ کلیکشن سے کچھ نوادرات آپ کے نام چھوڑ گئی تھیں۔ان کی موت کے چند دن بعد ان کی وصیت کھول کے سنائی گئی تھی۔وہ نوادرات اسی وقت آپ کے نام کر دیے گئے تھے اور وصیت پہ عمل درآمد مکمل کر دیا گیا تھا۔یہ کام وان فاتح نے کروایا تھا کیونکہ عصرہ ان کو ایگزیکیوٹر بنا کے گئی تھیں۔وہ اس وصیت سے ناواقف تھے لیکن اپنا فرض انہوں نے پورا کیا۔''

''یعنی عصرہ اس بات کا انتظام کر گئی تھیں کہ پولیس کو میرے خلاف قتل کا سبب بھی مل جائے گا۔'' اس نے سر ہاتھوں میں گرا لیا اور آنکھیں موند لیں۔

''عصرہ بیگم کی وصیت آپ کے خلاف سب سے بڑا ثبوت ہے۔لوگ ایک پینٹنگ کے لیے قتل کر دیتے ہیں یہاں تو وہ سات آٹھ نوادرات آپ کے لیے چھوڑ گئی تھیں۔لیکن انہوں نے آخری دن دولت امان سے کہا تھا کہ انہیں شک ہے تالیہ ان کو مروانا چاہتی ہے اس لیے وہ اگلی صبح جا کے وصیت میں تبدیلی کروائیں گی۔دولت نے کہا تھا کہ وہ پیپرز تیار کروا دے گا۔لیکن جب وہ گھر پہنچا تو دیر ہو چکی تھی۔ان کی وصیت ان کے جنازے اور سوگ کے ایام گزر جانے کے بعد مورخہ تئیس جنوری ۲۰۱۷ کو نوٹری پبلک میں پڑھ کے سنائی گئی تھی۔'' وہ ایک کاغذ سے پڑھ کے بتا رہے تھے۔

(پہلا ورکنگ ڈے۔پہلا سوموار۔اور وہ اتوار کو غائب ہوئی تھی۔اور وہ اسی ایک اتوار میں کھو گئی تھی۔)

''وصیت منظرِ عام پہ آنے کے بعد میرے خلاف کیس مزید مضبوط ہو گیا ہو گا۔'' اس نے زرد چہرہ اٹھا کے انہیں دیکھا۔

''بالکل۔اور دولت امان کا یہ بیان کہ عصرہ وصیت کو بدلوانا چاہتی تھیں کیونکہ ان کی دوست ویسی نہ تھی جیسا وہ اس کو سمجھتی تھیں آپ کا سارا کیس خراب کرنے کے لیے کافی تھا۔''

''اور وہ وصیت؟ اس کا کیا ہوا؟''

''اشعر محمود نے ان نوادرات کے لیے اخبار میں اشتہار دیا۔اور ایسے حربے آزمائے جن کے ذریعے نوادرات کو مہنگا بنا کے

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پیش کیا گیا تا کہ آپ ان کے لالچ میں واپس آجائیں۔حالانکہ وہ نوادرات کسی خاص قدر و قیمت کے حامل نہ تھے۔زیادہ سے زیادہ دو چار لاکھ میں بک جاتے۔اور بس۔جب آپ کو ان کا لالچ واپس نہ لا سکا تو وہ اشعر نے کسی میوزیم میں عارضی طور پہ رکھوا دیے۔"

"میں ان نوادرات کا کیا کروں گی؟"

"وہ آپ کو کبھی مل بھی نہیں سکتے" پچ تالیہ۔"کیونکہ اشعر محمود کو معلوم تھا عصرہ کی وصیت اس وقت بے کار ہو جائے گی جب وہ کورٹ میں اپیل دائر کر کے کہے گا کہ یہ وصیت عصرہ سے زبردستی لکھوائی گئی تھی۔"

"اور میرے اوپر قتل کا الزام دیکھتے ہوئے کورٹ ایک پیشی میں اشعر کے حق میں فیصلہ دے دے گا اور وہ بے کار نوادرات مجھے کبھی نہیں ملیں گے۔عصرہ بھی یہی چاہتی تھیں کہ وہ مجھے نہ ملیں۔انہوں نے جان بوجھ کے دولت کو ایسا بیان لکھوایا جو وصیت کو مشکوک بنا دے۔"

"آپ مسلسل مسز عصرہ کو مورد الزام ٹھہرا رہی ہیں۔حالانکہ وہ مقتولہ ہیں۔"

"آپ نہیں یقین کریں گے۔کوئی بھی نہیں کرے گا۔" اس نے سر جھٹکا۔"یقیناً اب تک اشعر اس وصیت کو منسوخ کرا چکا ہو گا۔"

"بالکل۔اس نے ایسا ہی کیا ہو گا۔"

"واؤ۔میں ان چند نوادرات کے لیے عصرہ محمود کا قتل کروں گی۔جن میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور جو کسی میوزیم میں سجے پڑے ہیں؟ واؤ۔" وہ بیگ اٹھاتے ہوئے کھڑی ہوئی تو اس کے چہرے پہ جھنجلاہٹ اور غصہ نظر آ رہا تھا۔

"اس وصیت کے ہوتے ہوئے میں اپنی بے گناہی کبھی ثابت نہیں کر سکتی۔مجھے اس ملک سے دور چلے جانا چاہیے۔آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟"

وہ اسے خاموشی سے دیکھتے ہوئے کھڑے ہوئے تو تالیہ نے گویا چڑ کے پوچھا۔ان کی نظروں میں کچھ تھا۔

"میں سوچ رہا ہوں، کہیں آپ نے واقعی یہ قتل تو نہیں کیا؟ کیونکہ چھے سال بعد آپ منظر عام پہ آئی ہیں۔چھے سال ایک مشکوک عرصہ ہوتا ہے" پچ تالیہ۔"

"کیوں؟ کیا ہو جاتا ہے چھے سال میں؟ کیا قتل کے الزامات مٹ جاتے ہیں؟ کیا پولیس کیس بند ہو جاتے ہیں؟ کیا چھے سال کسی کو بھلا دینے کے لیے کافی ہوتے ہیں؟ کیا چھے سالوں میں کسی کو unlove کیا جا سکتا ہے؟ کچھ بھی نہیں بدلتا چھے سال میں۔وقت نے میرے ساتھ بہت ظلم کیا ہے۔" تلخی سے کہہ کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"ایک بات۔" ان کی آواز پہ وہ بادل نخواستہ رکی۔

☆☆==========☆☆

اب آسمان صاف ہو چکا تھا۔بارش رکے بیس منٹ ہوئے تھے لیکن سورج جانے کہاں سے نکل آیا تھا اور احمد نظام کا لان چمکیلی دھوپ سے منور ہو گیا تھا۔

وہ لان کے دہانے پہ احمد نظام کے ساتھ کھڑی ان کو خدا حافظ کہہ رہی تھی۔اس نے ہڈ سر پہ لے رکھی تھی اور جیبوں میں ہاتھ ڈال رکھے تھے۔

"کیا آپ میرا کیس لیں گے؟" اس نے انہیں امید سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"انتہائی پروفائل کیس میں ضرور لوں گا 'جے تالیہ۔میں نے آپ کو پچھلے دو گھنٹے یہ فیصلہ کر کے ہی دیے تھے۔"

وہ مسکرادی۔"میں اور آپ مل کے کورٹ میں میری بے گناہی ثابت کریں گے۔کیونکہ وقت کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرتا اور میرے ساتھ وقت بہت مہربان رہا ہے۔"

"کچھ دیر پہلے آپ کچھ اور کہہ رہی تھیں۔"

تالیہ نے مسکرا کے روشنی سے منور لان کو دیکھا۔"مجھیں ایک لمحے میں میرا دل بدل گیا ہے۔"

وہ بھی دھیرے سے مسکرا دیے۔"اب آپ کہاں جائیں گی؟"

"پارلیمان ہاؤس۔وہاں پر دھان منتری اپنے منسٹرز کے ساتھ آج اجلاس میں شرکت کرنے آئیں گے۔میں نے صبح نیوز میں دیکھا تھا۔"

"اتنے رش میں وہ آپ کو دیکھ بھی نہیں پائیں گے۔لیکن اگر کسی اور نے دیکھ لیا تو آپ گرفتار ہو سکتی ہیں۔"

"تو آپ ہیں نا میرے وکیل۔میری ضمانت کے کاغذات تیار رکھیے گا۔" معنی خیز نظروں سے ان کو دیکھتی وہ آگے بڑھ گئی۔

☆☆==========☆☆

پارلیمان کی عمارت میں کافی تبدیلیاں آ گئی تھیں۔یا شاید وقت بدل گیا تھا۔یہی لفٹ تھی' یہی در و دیوار تھے جہاں وہ وان فاتح کی کافی پکڑے اس کے پیچھے تیز تیز چلا کرتی تھی۔فاتح' تالیہ' باڈی مین' گارڈ' سب ایک ساتھ لفٹ میں داخل ہوتے تھے۔ایک ساتھ نکلتے تھے۔راستے میں وہ ان کو مختلف کاموں سے آگاہ کرتی جاتی تھی۔

مگر تب فاتح کے ارد گرد اتنا رش نہیں ہوتا تھا جتنا آج تھا۔لفٹ کے دروازوں کے سامنے ہجوم اکٹھا تھا۔صحافی' کیمرہ مین'

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سیکیورٹی کا عملہ.... سب تیار بیٹھے تھے کہ ادھر پردھان منتری لفٹ سے نکلیں اور ادھر وہ ان پہ ٹوٹ پڑیں۔

وہ کاریڈور کے دوسرے سرے پہ کھڑی تھی۔ سر پہ ہڈ ڈالے سینے پہ بازو لپیٹے وہ خاموشی سے لفٹ کے بند دروازوں کو دیکھ رہی تھی۔ وہ لفٹ سے نکلے گا' راہداری پار کرے گا اور سامنے والے دروازوں کے پار گم ہو جائے گا۔ ایک راہداری پار کرنے میں اسے چھ سیکنڈ لگنے تھے۔ تالیہ کو چھ سال لگے تھے۔ لیکن وقت وقت کی بات تھی۔

لفٹ کے دروازے کھلے۔ وہ چونک کے سیدھی ہوئی۔ اندر سے وان فاتح چار پانچ افراد کے ہمراہ نکلا۔ وہ نکلتے ہی مسکرا کے رپورٹرز کے سوالوں کا جواب دینے لگا۔ اس کے قدم راہداری پہ آگے بڑھ رہے تھے۔ رپورٹرز مائیک اس کی طرف بڑھائے الٹے قدموں پیچھے کو ہٹ رہے تھے۔

ایک سیکنڈ.... دو سیکنڈ.... پانچ سیکنڈ.... اور وہ دروازے کے پار گم ہو گیا۔ اس نے تالیہ کو نہیں دیکھا۔

فاتح کے پیچھے چلتے اشعر کو رپورٹرز نے گھیر لیا۔ وہ مسکرا کے ان سے بات کرتا آگے بڑھنے لگا۔ وہ راہداری کے وسط میں تھا جب رپورٹرز کے ہجوم سے دور کونے میں کھڑی لڑکی پہ اس کی نظر پڑی۔ سیاہ ہڈ کے ہالے میں دمکتا چہرہ۔ وہ اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اشعر نے ایک نظر اسے دیکھا' پھر مسکرا کے رپورٹرز کو ہاتھ ہلاتا آگے بڑھ گیا۔

وہ تین قدم چلا۔ پھر رکا۔ ذہن نے اس چہرے کو پراسیس کرنے میں چند لمحے لیے تھے۔

وہ ایک دم چونک کے مڑا۔

وہ ابھی تک اسے دیکھ رہی تھی۔ دونوں کی نظریں ملیں۔ پھر لڑکی گویا کرنٹ کھا کے گھوم گئی۔ رپورٹرز کا ہجوم راستے میں آ گیا۔ اشعر نے گردن اونچی کر کے اسے تلاشنا چاہا۔ رپورٹرز سامنے سے ذرا ہٹے تو اس نے دیکھا.... وہ لڑکی اب وہاں نہیں تھی۔

وہ زیادہ دیر وہاں نہیں کھڑا ہو سکتا تھا کہ رپورٹرز پھر سے سوالات اس کی جانب پھینکنے لگے تھے۔ وہ سر جھٹک کے آگے بڑھ گیا۔ البتہ اس کا سارا وجود گہرے تعجب کے زیرِ اثر تھا۔ کیا اس نے واقعی تالیہ مراد کو دیکھا تھا یا یہ اس کا گمان تھا؟

☆☆=========☆☆

ڈائننگ ہال میں ناشتہ چنا تھا اور ہر روز کی طرح سربراہی کرسی پہ وان فاتح بیٹھا چائے پینے کے ساتھ موبائل پہ مصروف نظر آتا تھا۔ اشعر اور جولیانہ اس کے دائیں اور بائیں ہاتھ بیٹھے تھے۔ اشعر کافی کے مگ میں چمچ ہلا رہا تھا اور جولیانہ تیز تیز دلیہ کھا رہی تھی۔ وہ سیاہ لمبے بالوں اور اداس آنکھوں والی ٹین ایج لڑکی تھی جس کا سر عموماً جھکا رہتا تھا۔ اس میں عصرہ کی شباہت واضح محسوس ہوتی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دروازہ دستک کے ساتھ کھلا۔ تینوں نے چہرے اٹھا کے دیکھا تو سامنے ییشا کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا۔

"سوری میں آپ کو ڈسٹرب کر رہی ہوں۔" اس نے ہونٹ باہم ملا کے خفت سے کندھے اچکائے۔ گرے منی کوٹ پہ شہد رنگ بالوں کو دونوں طرف سے ٹوئسٹ میں باندھے' اس نے کانوں میں موٹے موٹے سفید موتی پہن رکھے تھے۔ چمکدار سیاہ جوتوں سے چلتی وہ ان کے قریب آئی اور معذرت چاہی تو جولیانہ مسکرا دی۔

"نو پرابلم میم۔ میں بس ناشتہ ختم کرنے والی ہوں۔" ساتھ ہی جولیانہ نے وال کلاک کو دیکھا۔

"نہیں۔ تم آرام سے ناشتہ کرو۔ میں خود ہی جلدی آئی تھی۔ مجھے دا تو سری سے بات کرنی تھی۔" وہ لب کاٹتی' شرمندگی اور جوش کے ملے جلے تاثر کے ساتھ فاتح کو مخاطب کر کے بولی تو اس نے نظر اٹھا کے دیکھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے عام حالات میں بے حد پراعتماد سی ییشا پردھان منتری کے سامنے اپنا اعتماد کھو دیتی تھی۔ شاید بہت سے لوگ کھو دیتے تھے۔

"شیور۔ سب خیریت ہے مسز ییشا؟" اس نے چائے گھونٹ بھرتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

"آپ ادھر آ جائیں۔" جولیانہ اپنی کرسی سے اٹھی اور ادب و اپنائیت سے ییشا کو جگہ پیش کی۔ فاتح نے مسکرا کے جولی کے انداز کو دیکھا۔ جب سے ییشا اس کی ٹیوٹر بنی تھی' جولیانہ کے انداز میں بہت رکھ رکھاؤ آ گیا تھا۔ تمیز' تہذیب' آداب۔ وہ عام ٹین ایجر کی طرح slang نہیں بولتی تھی۔ ٹیکسٹ لکھتی تو پورے الفاظ لکھتی۔ بولتی تو گاڑھی زبان بولتی۔ اب بھی فاتح نے دیکھا کہ ییشا جولیانہ کا شکریہ ادا کر کے کرسی پہ بیٹھی اور جس نفاست سے اپنا ہیٹ ایک طرف رکھا اور پرس دوسری طرف' جولیانہ اس کا انداز کسی مشاق طالب علم کی طرح نوٹ کیے جا رہی تھی۔

"میں دراصل ایک درخواست کرنا چاہتی تھی۔"

"جی بتائیے۔" فاتح نے کپ نیچے رکھا اور سنجیدگی سے پوچھا۔

اشعر نے مسکرا کے جولیانہ کو دیکھا جو مسکراہٹ دبائے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ دونوں نے معنی خیز نگاہوں کا تبادلہ کیا اور سر جھکا لیا۔ ادھر ییشا کہہ رہی تھی۔

"اور آپ بغیر کسی مروت کے انکار کر سکتے ہیں۔"

"ظاہر ہے میں انکار کر سکتا ہوں۔" وہ مسکرایا۔ ییشا کے گال سرخ ہوئے۔ اس کا رہا سہا اعتماد بھی متزلزل ہونے لگا۔

"جیسا کہ آپ کو معلوم ہے.... میں ایک فوٹوگرافر بھی ہوں۔ میں اپنی ایک ایگزیبیشن منعقد کر رہی ہوں۔ اگلے ہفتے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ اس میں شرکت کریں۔" اس نے بیگ سے ایک کارڈ نکال کے سامنے رکھا۔ فاتح نے کارڈ تھاما اور کھول کے سرسری سا دیکھا۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اتوار کو؟"

"جی۔ اتوار کو۔ کیا آپ وقت نکال سکیں گے؟" وہ امید سے پوچھ رہی تھی۔ انکار کا خوف بھی تھا۔

فاتح نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے تو اشعر تیزی سے بولا۔ "اتوار کو بیس پچیس منٹ کے لیے کسی ایگزیبشن میں شرکت کرنا اتنا مشکل تو نہیں ہے' آبنگ۔ آپ آسانی سے وقت نکال لیں گے۔"

جولیانہ نے مسکرا کے سر مزید جھکا دیا۔ فاتح نے البتہ صرف ایک گہری نظر اشعر پہ ڈالی اور واپس ییشا کو دیکھا۔

"نمائش کس بارے میں ہے؟"

"میری فوٹو گراف کلیکشن کے بارے میں۔"

"آپ کیا فوٹو گراف کرتی ہیں؟"

"قدرتی مناظر میں نظر آتے جانور۔"

"کون سے جانور؟"

"گھوڑے۔ دراصل... نمائش گھوڑوں کی تصاویر کے بارے میں ہے۔ سیاہ اور سفید گھوڑے۔ زیادہ سیاہ۔" وہ جلدی جلدی بتانے لگی۔ اب وہ پرجوش نظر آنے لگی تھی۔ وہ مسکرا دیا۔

"سیاہ گھوڑے کیوں؟ لڑکیاں تو سفید گھوڑے زیادہ پسند کرتی ہیں۔ فیری ٹیلو کے جیسے۔" اس نے کپ سے آخری گھونٹ بھرا اور ساتھ ہی کلائی کی گھڑی دیکھی۔ اسے اب جانا تھا۔

"جس زمانے میں فیری ٹیلو لکھی گئی تھیں' تب شاید انسانوں کو ان کی سفیدی کی وجہ سے پسند کیا جاتا تھا۔ اب ہم مختلف زمانے میں رہ رہے ہیں' داتو سری۔ ہم بطور انسان ڈارک ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمیں اپنی سیاہی کو قبول کر لینا چاہیے۔" (توقف سے بولی) "کیا میں توقع رکھوں کہ آپ میری نمائش کا فیتا کاٹیں گے؟" پھر جلدی سے اضافہ کیا۔ "اور میں آپ کے عہدے سے فائدہ نہیں اٹھا رہی۔ نہ ہی آپ کو بطور پردھان منتری بلا کے اپنی نمائش کو مشہور کروانا چاہتی ہوں۔ میں نے بہت کم لوگوں کو مدعو کیا ہے۔ زیادہ تر میرے اسٹوڈنٹس کے پیرنٹس ہیں۔"

"پھر تو ربن کوئی دوسرا پیرنٹ بھی کاٹ سکتا ہے۔"

"کوئی دوسرا پیرنٹ پردھان منتری ہے کیا؟" وہ ترکی بہ ترکی بولی۔ اب کے مسکرا بھی رہی تھی۔

"اوکے۔ آپ یہ کارڈ میرے پروٹوکول آفیسر کو دے دیں۔" وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا۔

"تھینک یو۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"آپ کو معلوم ہے میرا پروٹوکول آفیسر کون ہے؟"

"نہیں۔" ییشا نے شرمندگی سے دائیں بائیں گردن ہلائی۔ دانتوں سے لب بھی کاٹے۔ فاتح نے گہری سانس لی۔

"آپ جب گھر میں داخل ہوئی ہوں گی تو سامنے....."

"آپ رہنے دیں۔ میں دے دوں گا۔ میں پی ایم کا چیف آف اسٹاف ہوں۔ یہ کام بھی میری جاب ڈسکرپشن میں آتے ہیں۔" اشعر نے جلدی سے کارڈ پکڑ لیا اور شائستگی سے بولا تو ییشا مسکرا دی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تھینک یو۔ آپ آئیں گے نا؟" وہ کسی فین گرل کی سی ایکسائٹمنٹ سے پوچھ رہی تھی۔ انگلیاں باہم ملا رکھی تھیں۔

"میں کوشش کروں گا۔" وہ رسماً اتنا بولا۔ جولیانہ ناشتہ ختم کر چکی تھی۔ وہ ییشا کو لیے وہاں سے رخصت ہو گئی تو اشعر کھنکھارا۔

"آپ کو اس لڑکی کے لیے ٹائم نکالنا چاہیے' آہنگ۔"

"میں سمجھ رہا ہوں' جو تم کر رہے ہو۔" وہ کوٹ کا بٹن بند کرتے ہوئے سر جھٹک کے اٹھا تو اشعر بھی ساتھ ہی کھڑا ہوا۔

"لیکن آپ مجھے روک نہیں رہے۔ میں بھی سمجھ رہا ہوں۔"

فاتح بس مسکرا کے آگے بڑھا جب اشعر کو یاد آیا۔

"سچ.... مجھے یاد آیا.... پتہ ہے کل میں نے پارلیمان میں کس کو دیکھا؟"

فاتح نے مڑ کے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ "تمہاری ایکس وائف؟"

"نہیں۔" اس نے برا منہ بنایا۔ پھر سر جھٹکا اور دبے دبے جوش سے بولا۔

"میں نے کل تالیہ مراد کو دیکھا۔"

وہ کرسی کی پشت پہ ہاتھ رکھے کھڑا' آدھا مڑ کے اشعر کو دیکھ رہا تھا۔ ان الفاظ پہ اسی طرح کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ بنا پلک جھپکے۔ بنا اگلا سانس لیے۔

وقت جیسے تھم گیا تھا۔ گھڑی کی سوئی رک گئی تھی۔ ساری دنیا دم سادھے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

پھر فاتح کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑیں۔ اس نے تعجب سے دہرایا۔ "تم نے.... تالیہ مراد کو دیکھا؟ تالیہ؟ ہماری تالیہ؟"

"جی۔ پارلیمان ہاؤس میں۔ آئی مین...." اشعر اسے اتنا سنجیدہ دیکھ کے ہکلایا۔ "مجھے ایک لڑکی کو دیکھ کے لگا کہ وہ تالیہ مراد ہے۔"

فاتح نے میز پہ ہتھیلیاں رکھیں اور اس کے سامنے جھکا۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اشعر محمود...تم نے تالیہ کو دیکھا .....یا نہیں؟" اس کی آواز' انداز' آنکھیں...ان سب میں اتنی سنجیدگی تھی کہ اشعر کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑتی محسوس ہوئی۔

"مجھے ....گمان گزرا...کہ وہ تالیہ تھی۔ایک سیکنڈ کے لیے اسے دیکھا لیکن پھر وہ مڑ گئی۔آئی ڈونٹ نو۔شاید وہ تالیہ نہیں تھی۔" اس نے لہجے کو عام سا تاثر دینے کی کوشش کی۔فاتح سیدھا ہو گیا۔اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ ڈسٹرب ہو گیا ہے۔اتنا ڈسٹرب کہ اشعر متعجب رہ گیا تھا۔

وان فاتح خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔جیسے وہ ابھی تک اشعر کی بات پہ یقین نہ کر پا رہا ہو۔

اس کے جانے کے بعد اشعر نے تیزی سے فون نکالا اور ایک نمبر ملایا۔

"فوراً میرے پاس آؤ۔مجھے پارلیمان جانا ہے۔ہاں سب خیریت ہے۔بس ایک اشتہاری مجرم کو میں نے کل وہاں دیکھا تھا۔اس کی گرفتاری کے لیے کچھ اقدامات کرنے ہیں۔جلدی آؤ۔"

فون رکھ کے اس نے نمائش کا دعوت نامہ اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈائننگ ہال کے بغلی دروازے سے باہر نکلو تو راہداری بنی تھی۔اس کے آگے ایک روشن کھڑکیوں والا کمرہ تھا جہاں ایک پیانو رکھا تھا۔دوسری جانب میز کرسیاں بچھی تھیں۔ یشا ایک کرسی پہ بیٹھی کتاب کے صفحے پلٹ رہی تھی جب جولیانہ اندر داخل ہوئی۔پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں تھا۔اسے میز پہ رکھا اور خاموشی سے بیٹھ گئی۔ یشا نے نظر اٹھائی تو اس کا سفید چہرہ دیکھ کے چونکی۔

"جولی....تم پانی لینے گئی تھیں۔اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو؟" نرمی سے استفسار کیا۔

جولیانہ نے بے چینی سے لب کاٹے۔"اشعر انکل ڈیڈ سے کہہ رہے تھے کہ انہوں نے تالیہ مراد کو دیکھا۔"

"تالیہ مراد کون؟" یشا نے الجھ کے اسے دیکھتے ہوئے کتاب بند کی۔

"جس پہ میری ماما کے قتل کا الزام تھا۔وہ کئی سال پہلے یہاں سے چلی گئی تھی۔شاید ملک سے بھاگ گئی تھی۔"

"اچھا ہاں۔میں نے اس کے بارے میں پڑھا تھا ایک دفعہ۔وہ داتو سری کی چیف آف اسٹاف ہوتی تھی۔"

"اب کیا وہ ہماری زندگیوں میں واپس آ جائے گی؟" وہ اضطرابی انداز میں انگلیاں مروڑ رہی تھی۔

"جولیانہ" یشا نے نرمی سے اس کے یخ ہوتے ہاتھ تھامے اور اس کی طرف جھکی۔"کوئی آئے یا جائے' اس سے تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیے۔کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ہم سب تمہاری حفاظت کے لیے موجود ہیں۔"

"اس پہ میری ماما کا قتل ثابت نہیں ہوا تھا۔آپ کو کیا لگتا ہے اس نے ماما کا قتل کیا ہوگا؟" جولیانہ عجیب سے انداز میں پوچھ

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

رہی تھی۔

"دیکھو بچے.... بغیر ثبوت کے کسی پہ الزام لگانا گناہ ہوتا ہے۔ ہمیں کیا معلوم اس نے قتل کیا تھا یا نہیں؟ یہ ثابت کرنا عدالت کا کام ہے۔ تم نے ان باتوں کا اثر خود پہ نہیں لینا۔ یہ دا تو سری کا مسئلہ ہے۔ وہ ہینڈل کرلیں گے۔ تم نے ٹیسٹ تیار کرنا ہے ابھی۔ ٹھیک؟" وہ نرمی سے اسے سمجھا رہی تھی۔ جولیانہ نے سر جھکا کے گردن ہلائی۔

☆☆=========☆☆

لفٹ کے دروازے کھلے تو تالیہ نے قدم باہر رکھا۔ جیبوں میں ہاتھ ڈالے' سر پہ ہڈ پہنے' وہ گہری نظروں سے اطراف کا جائزہ لیتی باہر نکلی۔ سامنے دو طرف مڑتی راہداریاں تھیں جن میں اپارٹمنٹس کے دروازے کھلتے تھے۔

ایڈم کا دروازہ بالکل سیدھ میں تھا۔ وہ وہیں کھڑی کچھ دیر اس کو دیکھتی رہی۔ اس دروازے کی گھنٹی پہ ہاتھ رکھنے کے لیے بہت ہمت چاہیے تھی۔ یونہی پیچھے مڑ کے دیکھا تو لفٹ جو نیچے جاچکی تھی اب واپس اوپر آرہی تھی۔ چار منزلوں کا فرق رہ گیا تھا۔ سرخ ہندسہ ہر سیکنڈ تبدیل ہورہا تھا۔ وہ تیزی سے دوسری راہداری کی اوٹ میں ہوگئی۔ جانے کون اندر سے نکلے۔

دروازے کھلے اور صوفی باہر نکلی۔ چھوٹے بالوں اور گول بالیوں والی صوفی فائلز کا پلندہ اٹھائے' جھنجلاتی ہوئی ہینڈ بیگ بھی سنبھال رہی تھی۔ اس کا اسٹریپ بار بار کہنی سے لٹک جاتا۔ تالیہ نے اوٹ سے دیکھا' وہ ایڈم کے دروازے کی سمت میں جا رہی تھی۔ یکا یک بیچ راہداری کے اس کا بیگ پھسلا۔ اس کو سنبھالتے سنبھالتے ساری فائلز نیچے جاگریں۔

"یا اللہ۔" وہ پہلوؤں پہ ہاتھ رکھے سر جھکائے غصے سے بولی۔ دفعتاً ایڈم کے دروازے کا لاک کھلنے کی آواز آئی۔ اوٹ سے دیکھتی تالیہ فوراً پیچھے ہوگئی۔ دل بری طرح دھڑکا۔

"اوہ۔ میں تمہیں بلانے نیچے آنے لگا تھا۔ کب سے انتظار...." ایڈم کی آواز ٹوٹ گئی۔ "یہ کیا کیا ہے تم نے؟ کافی تو نہیں گرادی میرے پیپرز پہ؟ یا اللہ صوفی...."

"کافی لائی ہی نہیں۔ سوچا پیپرز پکڑا آؤں پھر لاتی ہوں۔ آپ کی مہمان آگئی؟"

"نہیں۔ اب تک تو آجانا چاہیے تھا۔" آوازوں سے محسوس ہوتا تھا دونوں نیچے بیٹھے ایک ساتھ پیپرز چن رہے ہیں۔ "تم نے ساری ترتیب ہی بگاڑ دی۔ ان کو اسٹیپل تو کرلینا تھا۔"

"سوری باس۔" پھر وہ توقف سے بولی۔ "میں نے تالیہ مراد کی جو فائل بنائی تھی وہ پڑھ لی آپ نے؟"

"ہاں پڑھ لی۔ کیا یہ واقعی سچ ہے کہ وہ کون آرٹسٹ تھی؟" آوازیں سرگوشیوں میں بدل گئیں۔ تالیہ دیوار سے کان لگائے سانس روکے سنے گئی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''جی ہاں۔اس نے صوفیہ رحمٰن سے سرکاری معافی نامہ لیا تھا عصرہ کو قتل کرنے سے پہلے۔''

''یعنی عصرہ کا قتل اس نے معافی نامے کے بعد کیا۔ چچ چچ۔'' وہ ایک اجنبی سا تبصرہ تھا۔

''مگر سوال یہ ہے صوفی کہ وہ مجھے اپنی کہانی کیوں بتانا چاہتی ہے؟ وہ کسی بھی اینکر کے پاس جا سکتی تھی۔ میں ہی کیوں؟''

''کیونکہ آپ مس مراد کو جانتے تھے۔ آپ کی مختلف پارٹیز میں اکٹھی تصاویر بھی ہیں چھ سال پہلے کی۔''

''وہی تو مسئلہ ہے۔ جب عورتوں نے سنا کہ ایڈم کی یادداشت کھو گئی ہے' تب سے اتنی عورتیں آ کے دعویٰ کرنے لگیں کہ میں ان کو جانتا ہوں۔ کسی کو میں نے ادھار دیا تھا' کسی کو میں نے پرپوز کیا تھا' اور پتہ نہیں کیا کیا۔'' وہ ناخوشی سے کہہ رہا تھا۔'' اتنی مشکل سے یہ سلسلہ رکا تھا۔ اب معلوم نہیں مس مراد کو میں کیوں جانتا تھا اور اس کے ساتھ میں نے کیوں پارٹیز اٹینڈ کی تھیں۔''

''آپ نے اپنی والدہ سے پوچھا؟''

''ہاں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب میں وان فاتح کا باڈی مین تھا' تب وہ ان کے امیر فیملی فرینڈز میں سے ایک تھی اور کبھی کبھی مجھ سے ملنے گھر بھی آتی تھی۔ اب پتہ نہیں اس کا بیان کیا ہوگا۔'' وہ چڑچڑا لگتا تھا۔

''ریلیکس ہاں۔ اگر جھوٹ بول رہی ہوگی تو معلوم ہو جائے گا۔''

''پھر بھی اس کی مزید چھان بین کرو۔ وہ کرمنل رہ چکی ہے۔ اس کا کوئی خفیہ ایجنڈا بھی ہو سکتا ہے۔'' وہ دونوں اب اندر جا رہے تھے۔ دروازہ بند ہوا تو تالیہ نے آنکھیں کرب سے بند کیں۔ ''اوہ ایڈم....!''

ایڈم کی ڈور بیل بجانے کا وقت آ گیا تھا۔

صوفی اسے خوش اخلاقی سے خوش آمدید کہتی اندر لے آئی۔ تالیہ نے ہڈ پیچھے گرا دی تھی اور سیاہ کھلے بال کانوں کے پیچھے اڑس رکھے تھے۔ طائرانہ نگاہوں سے اس پرتعیش اپارٹمنٹ کا جائزہ لیتی وہ صوفی کے پیچھے اسٹڈی میں آ گئی۔ وہاں اجلے سفید صوفے رکھے تھے جن پہ سیاہ اور پیلے کشن رکھے تھے۔ کتابوں کے شیلف دونوں اطراف میں سجے تھے۔

ایڈم ایک صوفے پہ بیٹھا موبائل دیکھ رہا تھا۔ اسے صوفی کے پیچھے آتے دیکھ کے اٹھ کھڑا ہوا اور رسمی مسکرایا۔

''خوش آمدید' مس مراد۔'' اس کا چہرہ اجنبی تھا۔ وہاں شناسائی کی کوئی رمق نہ تھی۔

''وقت دینے کا شکریہ ایڈم صاحب۔'' تالیہ اسے گہری نظروں سے دیکھتی سامنے بیٹھی۔ ہلکی بڑھی شیو' آنکھوں پہ چشمہ' اور نیلی جینز کے اوپر پورے آستین کی سبز ہائی نیک شرٹ اسے بہت سوبر بنا رہی تھی۔ البتہ چہرے کی سادگی آج بھی ویسی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"مس مراد۔ میں کافی لینے جا رہی ہوں۔" صوفی نے ایک اچھے میزبان کی طرح اسے مخاطب کیا۔ "آپ کس قسم کی کافی پسند کریں گی؟"

"جس کو لانے میں آپ کو کافی دیر لگے۔" اس نے صوفی کو دیکھتے ہوئے سپاٹ سے انداز میں کہا۔ لڑکی کے ابرو استعجاب میں اٹھے۔ پھر اس نے ایڈم کو دیکھا۔ اس نے آنکھوں سے اشارہ کیا۔ وہ سر ہلا کے زبردستی مسکرائی۔

"اسپریسو کے ڈبل شاٹ ٹھیک رہیں گے۔" اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

وہ دونوں اب اسٹڈی روم میں اکیلے بیٹھے تھے۔ آمنے سامنے۔ درمیان میں میز حائل تھی۔ تالیہ کی نظریں ایک لمحے کے لیے بھی اس سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔ ایڈم کی سادہ نظریں بھی اس پہ جمی تھیں۔

"آپ نے اپنی ضمانت قبل از گرفتاری کروا رکھی ہے' مس مراد؟" وہ ریکارڈر کا بٹن دباتے ہوئے بولا۔

"چھ سال پہلے آپ مجھے ہے تالیہ کہتے تھے۔ مس مراد قدرے مغربی طرز تخاطب ہے۔ لیکن خیر... ملائیشیاء کافی مغربی ہوتا جا رہا ہے۔" اس نے شانے اچکا دیے۔ ایڈم نے پتلیاں سکوڑ کے بغور اسے دیکھا۔

"آپ کے انداز سے لگتا ہے کہ آپ کافی عرصے بعد ملائیشیا آئی ہیں۔ کیا آپ نے ضمانت کروا رکھی ہے' مس مراد؟"

"آپ پوچھیں گے نہیں کہ چھ سال پہلے آپ مجھے کیسے جانتے تھے؟"

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ پلک جھپکے بنا۔ کتابیں سانس روکے ان کو دیکھ رہی تھیں۔

"میں آپ کو جانتا ہوں۔ آپ ایک معروف سوشلائیٹ تھیں۔" اس نے انداز کو سرسری بنایا۔ "آپ کے فرار کے بعد پولیس نے مجھ سے بھی کئی ایک بار آپ کے متعلق پوچھا تھا۔"

"آپ جانتے ہیں یا آپ کو 'یاد' ہے؟" وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کے مسکرائی۔

ایڈم کے چہرے پہ بیزاری سی ابھری۔ اس نے پہلو بدلا۔ "او کے فائن۔ میری یادداشت ایک حادثے میں متاثر ہوئی تھی۔ اس لیے اگر میں نے ان چھ ماہ میں آپ سے کوئی معاہدہ کیا تھا تو آپ مجھے ابھی بتا دیں۔ میں پہیلیوں کا شوقین نہیں ہوں۔ لیکن ہاں... آپ کو کسی بھی معاہدے کا تحریری ثبوت دینا ہوگا۔"

وہ اداسی سے مسکرائی۔ "نہیں۔ آپ کا میرے اوپر کوئی ادھار نہیں ہے۔ ہمارے درمیان کبھی کوئی معاہدہ' کوئی وعدہ نہیں ہوا تھا۔ بس چند ایک دفعہ پارٹیز میں ملاقات ہوئی تھی۔ ویٹس اِٹ۔" اس نے بھی انداز کو اجنبی بنا لیا۔

ایڈم نے گہری سانس لی۔ اسے جیسے ڈھیروں اطمینان ملا تھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ آپ میری اسٹوری کو کور کریں اور حقائق عوام کے سامنے لائیں۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

"سچ کیا ہے اس کا فیصلہ عوام کرتی ہے۔ میرا کام دونوں اطراف کی کہانی کو عام کے سامنے لانا ہے۔ اگر آپ کا کیس چلتا ہے تو میں پراسیکیوشن کا بیانیہ سامنے لانے کا بھی پابند ہوں۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" وہ مسلسل اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ اسٹڈی روم میں خاموشی چھا گئی۔

"او کے۔ آپ بتائیں۔ آپ کا سچ کیا ہے۔" ایڈم ٹانگ پہ ٹانگ جما کے ٹیک لگا کے بیٹھا اور گھٹنے پہ نوٹ بک رکھ کے قلم کھول لیا۔

"آپ کو میں واقعی یاد نہیں ہوں؟" پتہ نہیں اس نے کس آس کے تحت پوچھا۔

ایڈم نے گہری سانس بھری۔ "نہیں۔ آئی ایم سوری۔ لیکن مجھے اردگرد کے لوگوں نے آپ کے بارے میں بتایا تھا۔ میں وان فاتح کا باڈی مین تھا ایک زمانے میں۔"

"ایک زمانے میں۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔

"وہیں میری آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور ایک پارٹی میں آپ نے وان فاتح کے بااثر مہمانوں کے سامنے میری حمایت کی تھی۔ یاد نہیں کس بات پہ۔" سادگی سے شانے اچکا دیے۔

"یہ آپ کو آپ کی والدہ نے بتایا ہوگا یقیناً۔" وہ زخمی سا مسکرائی۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا ہمارے درمیان اس سے زیادہ بھی کچھ تھا؟" اس کی آنکھوں میں تجسس کی چمک در آئی۔ جیسے وہ اس لڑکی کو جاننے کا خواہشمند ہو۔

"نہیں۔ بس ایک اچھی شناسائی تھی۔ اور ایک سفر ہم نے اکٹھا کیا تھا۔"

"جنگل کا؟" وہ چونک کے بولا تو وہ ٹھہر کے اسے دیکھنے لگی۔

"آپ کو یاد ہے وہ سفر؟" الجھ کے پوچھا۔

ایڈم کھنکھارا، اور پھر الفاظ ڈھونڈنے چاہے۔ "مس مراد میں آپ سے ملنے پہ اس لیے راضی ہوا ہوں کیونکہ میں نے ایک عرصہ اپنے اردگرد آپ کا ذکر سنا ہے اور میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرے اور آپ کے درمیان کس قسم کا تعلق تھا۔ کیونکہ میری یادداشت کے متاثر ہونے کے بعد میں نے چند ایک دفعہ آپ کو خواب میں دیکھا تھا۔ عجیب سی بات ہے لیکن ہم دونوں ہمیشہ ایک نہ ختم ہونے والے جنگل میں سفر کر رہے ہوتے تھے۔"

"صرف ہم دونوں؟"

"جی۔ صرف ہم دونوں۔ کیوں؟ کیا کوئی اور بھی تھا؟" وہ آگے کو ہوا۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"میں آپ کے سارے سوالات کے جوابات دے دوں گی لیکن پہلے آپ کو میری کہانی لوگوں کو بتانی ہو گی۔ڈیل؟"

ایڈم بن محمد کی آنکھوں میں چمک در آئی۔وہ جیسے پر جوش نظر آنے لگا تھا۔

"ڈیل۔" پھر توقف سے بولا۔"یعنی آپ جانتی ہیں کہ میرے ساتھ چھے سال پہلے کیا ہوا تھا؟میری یادداشت کیوں کھوئی تھی؟"

"جی۔میں آپ کو تھوڑا بہت بتائے دیتی ہوں۔ہم ایک سفر پہ گئے تھے۔اور آپ کو جنگلی جڑی بوٹیوں کے علم پہ عبور حاصل تھا۔سفر کے آخر میں آپ نے مجھے کچھ بتانا تھا۔آپ نے کہا تھا کہ ہم جنگل کے اس پار جا کے اس بارے میں بات کریں گے۔ایک بات کا ادھار تھا آپ کے اوپر بس۔لیکن میرا خیال ہے کہ آپ اس لمحے کے آنے سے ڈرتے تھے۔آپ کا دل اتنی بری طرح ٹوٹا تھا کہ آپ نے ایسی دوا بنا کے کھائی تھی جس سے آپ کی مخصوص وقت کے لیے یادداشت کھو گئی تھی۔آپ نے اپنی یادداشت کو خود کھویا ہے۔جان بوجھ کے۔"

"یہ نا ممکن ہے۔کوئی دوا ایک مخصوص وقت کی یادداشتیں کیسے ختم کر سکتی ہے؟"وہ حیران ہوا تھا۔

"تو پھر آپ کی یاداشت کیسے کھوئی؟آپ نے یہ اپنے ساتھ خود کیا تھا۔آپ ایسے تجربے کرتے رہتے تھے دواؤں کے ساتھ۔یادیں تکلیف دیتی ہیں ایڈم صاحب۔اس لیے دیکھیں....آج آپ کتنے خوش اور مطمئن ہیں۔ایک شخص کو ذہن سے مٹا دینے سے کتنے مسئلے حل ہو جاتے ہیں۔"

ایڈم کی آنکھوں کی پتلیاں مشکوک انداز میں سکڑیں۔"او کے۔مجھے اس بات پہ یقین نہیں آیا لیکن وقت کم ہے اس لیے آپ کے کیس کے بارے میں بات کرتے ہیں۔"اس نے گھڑی دیکھ کے سوالات کا آغاز کیا۔"آپ اپنے دفاع میں کیا کہیں گی؟"

"عصرہ محمود نے خودکشی کی تھی۔"صوفے پہ ٹیک لگائے بیٹھی لڑکی اطمینان سے بولی۔"وہ اپنی زندگی سے مایوس تھیں۔اور انہوں نے اپنے ساتھ مجھے بھی پھنسانے کا بندوبست کیا تھا۔"

وہ لمحے بھر کو ششدر رہ گیا۔قلم رکھ دیا۔پھر ریکارڈر کا بٹن بند کیا۔

"مس مراد....آپ کو معلوم ہے آپ کیا کہہ رہی ہیں؟کوئی بھی اس بات پہ یقین نہیں کرے گا۔"

"اور عصرہ کو یہ معلوم تھا۔وہی اصل قاتل ہیں۔میں مشکل میں اس لیے ہوں کہ کوئی اس بات پہ یقین نہیں کرے گا۔"

اسٹڈی روم کی فضا میں تناؤ سا در آیا۔ایڈم کے چہرے پہ اکتاہٹ پھیلنے لگی۔

"آپ میرا وقت تو نہیں ضائع کر رہیں؟"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تالیہ نے ٹانگ سے ٹانگ ہٹائی اور آگے کو ہو کے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"جس لمحے میڈیا کو معلوم ہوگا کہ پردھان منتری کی بیوی کی قاتل تالیہ مراد ملائیشیا واپس آ چکی ہے....اور میرے اوپر مقدمہ چلے گا....اس وقت سارے چینلز میرا چہرہ دکھائیں گے۔ سارے رپورٹرز مجھ سے بات کرنا چاہیں گے۔ لیکن میں صرف ایک اینکر سے بات کروں گی۔ اگر آپ وہ ایک رہنا چاہتے ہیں اور اپنے کیریئر کی سب سے سنسنی خیز اسٹوری کور کرنا چاہتے ہیں' تو آپ کو اپنا وقت مجھ پہ صرف کرنا پڑے گا۔" اس کا لہجہ ٹھنڈا اور سپاٹ تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ ایڈم کے انداز میں واضح تبدیلی آئی۔ اس نے پہلو بدلا اور جلدی سے بولا۔

"ظاہر ہے میں آپ کی اسٹوری کور کرنا چاہتا ہوں۔ ضروری نہیں ہے کہ میں آپ سے متفق ہوں لیکن میں آپ کی کہانی ضرور آگے بتاؤں گا۔ کیا آپ اپنے دعوے کو ثابت کر سکتی ہیں؟"

"عصرہ یہ کام اکیلے نہیں کر سکتی تھیں۔ کوئی تھا جس نے ان کی مدد کی۔ مجھے اس شخص کو ڈھونڈنا ہے۔"

"یعنی ابھی آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے؟"

"آپ ثبوت ڈھونڈنے میں میری مدد کیوں نہیں کرتے؟ آپ انویسٹی گیٹو جرنلسٹ ہیں۔ اپنے پرتعیش آفس سے باہر نکلیں اور میرے ساتھ سڑکیں ماپیں' ایڈم صاحب۔ بغیر محنت اور تفتیش کے اتنی بڑی اسٹوری آپ کو کیسے مل سکتی ہے؟"

"میں تیار ہوں۔" اس نے بے امان کے کندھے اچکائے۔ "لیکن آخر میں آپ مجھے میرے سوالات کا جواب ضرور دیں گی۔ اور پلیز یہ کوئی جڑی بوٹیوں والی کہانی نہیں سنائیں گی۔"

وہ چند لمحے سنجیدگی سے اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔ "میں آپ کو سب کچھ سچ سچ بتا دوں گی۔ اب میں کسی سے نہیں ڈرتی۔"

"پھر آپ فرار کیوں ہوئیں؟ اور اتنا عرصہ آپ کہاں تھیں؟" اس نے ریکارڈر پھر سے آن کیا' نوٹ بک کھولی اور لکھنے لگا۔

"میں اس بات کا جواب صرف کورٹ میں دوں گی۔ بس یوں سمجھیں کہ وقت نے میرے ساتھ بہت مہربانی کی ہے۔"

"مہربانی کیسے؟"

"میرے چھے سال ضائع کروا کے۔" وہ پورے دل سے مسکرائی۔

"چھے سال ضائع کرنا مہربانی تو نہیں ہوتی۔ بلکہ....."

"آپ مجھے وان فاتح سے ملوا سکتے ہیں؟"

سوال قدرے غیر متوقع تھا۔ ایڈم چونک کے اسے دیکھنے لگا۔ "وہ آپ کو دیکھتے ہی پولیس بلوا لیں گے۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''وہ ایسا نہیں کریں گے۔آپ ان سے میٹنگ کا وقت لے سکتے ہیں؟''

''میں وان فاتح کا نقادہوں اور اونچی کرسی والوں کو نقاد پسند نہیں ہوتے۔وہ مجھے مہینوں میٹنگ کا وقت نہیں دیں گے۔''

''مجھے ان سے صرف پانچ منٹ کے لیے ملنا ہے۔وہ ہر دوسرے دن کسی نہ کسی سیاسی گیدرنگ میں مدعو ہوتے ہیں۔آپ مجھے کسی ایسی محفل کا دعوت نامہ دلوا سکتے ہیں؟''

''میں ان کے پروٹوکول آفیسر سے پوچھ سکتا ہوں۔''وہ سر جھکا کے فون پہ پیغام بھیجنے لگا۔کتابیں خاموشی سے ان دونوں کو دیکھتی رہیں۔

''آپ کے والدین کہاں ہیں؟ کیا وہ آپ کے ساتھ نہیں رہتے؟''

ایڈم نے چہرہ اٹھا کے اسے دیکھا اور پتلیاں سکوڑیں۔''وہ اپنے پرانے گھر میں رہتے ہیں۔کیوں؟''

''جہاں مرغیاں اور چوزے ہوا کرتے تھے؟''وہ کچھ یاد کر کے مسکرائی۔ایڈم نے محض ہنکارا بھرا۔وہ ابھی تک لیا دیا انداز اپنائے ہوئے تھا۔

پھر وہ اس سے کیس کے متعلق مزید سوالات پوچھنے لگا۔وہ جواب میں عصرہ کا سارا پلان بتاتی گئی۔ایڈم کو یہ سب ہضم کرنے میں وقت پیش آ رہی تھی لیکن وہ ضبط سے ایک ایک چیز نوٹ کرتا گیا۔دفعتاً اس کا فون بجا۔اس نے موبائل اٹھا کے دیکھا۔

''پی ایم کے پروٹوکول آفیسر نے میرے ایک پرانے فیور کا لحاظ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ پی ایم اس ہفتے ایک آرٹ نمائش میں شرکت کر رہے ہیں۔پرائیوٹ محفل ہے۔تھوڑے لوگ ہوں گے وہاں۔میں آپ کو پاس دلوا دوں گا۔آپ ان سے ملاقات کر سکیں گی۔''

''پی ایم کو آرٹ میں دلچسپی کب سے ہونے لگی؟''

''میں نے بھی یہی سوچا تھا۔لیکن یہ نمائش بیشا تاج کی ہے۔''اس نے پڑھ کے بتایا۔تالیہ کے ابرو اکٹھے ہوئے۔

''ان کی بیٹی کی ٹیوٹر؟''

''ہاں شاید۔میں نے اس کو ایک دو دفعہ سوشل میڈیا پہ ہی دیکھا ہے۔''

''اچھا۔اور کیا جانتے ہیں آپ اس کے بارے میں؟''تالیہ پیچھے کو ہوگئی اور سوچتے ہوئے پوچھا۔

''بیشا تاج کے بارے میں؟ اتنا خاص نہیں۔یہ پتراجایا کی ایک جانی پہچانی سوشلائیٹ ہے۔اور کافی ٹیلنٹڈ فوٹوگرافر ہے۔سنگل مدر ہے اور ایک بیٹی بھی ہے اور....''

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اور اس کا ایکس ہزبینڈ کرمنل ہے اور اس کو ابھی تک ہراساں کرتا ہے۔"

ایڈم نے چونک کے اسے دیکھا۔ "یہ مجھے نہیں معلوم تھا۔ آپ جانتی ہیں اس کو؟"

"جی۔ آپ بھی جانتے تھے اس کو۔ بلکہ آپ اس سے ملے بھی تھے۔"

"اچھا؟" وہ واقعتاً حیران ہوا۔ پھر چونکا۔ "اس پراسرار جنگل میں سفر کرتے وقت؟"

"نہیں۔ وہ جنگل تو ایک دوسری دنیا تھی۔ آپ کی ہیشا سے ملاقات جنگل میں جانے سے پہلے ہوئی تھی۔ مسز عصرہ کی آرٹ گیلری میں۔ تب آپ وان فاتح کے باڈی مین تھے۔ اور یہ ایک آرٹ کلیکٹر تھی۔ وہاں کچھ خریدنے آئی تھی۔ آپ کو نہیں یاد؟"

"اچھا؟ اسٹرینج۔ اور آپ بھی ملی تھیں اس سے؟"

"میں وہیں تھی۔" تالیہ نے اثبات میں گردن ہلا دی۔ دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو وہ خاموش ہو گئی۔ صوفی گتے کی ٹرے میں تین کافی کپ اٹھائے مسکراتی ہوئی آ رہی تھی۔

"میں اب چلتی ہوں۔ آپ مجھے پارٹی کا وقت اور جگہ ٹیکسٹ کر دیجئے گا۔" وہ اٹھتے ہوئے بولی تو صوفی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کافی تو پی لیں۔"

"میں نے کب کہا کہ نہیں پیوں گی۔" اس نے سادگی سے کہتے ہوئے ایک کپ اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

ایڈم نے صوفی کو اشارہ کیا اور ہوا میں لکھنے کے انداز میں انگلیاں چلائیں۔ وہ ٹرے رکھ کے فوراً سے اس کے پیچھے لپکی۔

"مس مراد..... مجھے تحریری طور پہ آپ سے ضمانت چاہیے کہ آپ کسی دوسرے اینکر سے....." صوفی نے ایک کلپ بورڈ شیلف سے اٹھایا ہی تھا کہ تالیہ مڑی' کلپ بورڈ اس کے ہاتھ سے لیا' جانے کہاں سے قلم نکال کے اس پہ ایک' دو' تین جگہوں پہ دستخط کیے اور اسے واپس صوفی کو تھمایا۔

"میری زبان ہی میرا دستخط ہے ویسے' صوفی۔ اگر میں کہہ رہی ہوں کہ کسی اور سے بات نہیں کروں گی تو کوئی مجھے کسی اور سے بات کرنے پہ مجبور نہیں کر سکتا۔" جتا کے بولی۔ صوفی نے ایک نظر کاغذ کو دیکھا' اور دوسری اس پہ ڈالی۔

"آپ نے کانٹریکٹ پڑھا ہی نہیں ہے۔"

"ایڈم بن محمد ایک ایماندار آدمی ہے۔ سچ بولتا ہے۔ وہ مجھے کسی غلط شرط کا پابند نہیں کرے گا۔"

صوفی نے ایڈم کو دیکھا جس نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیے۔ تالیہ اب باہر نکل چکی تھی۔ صوفی اس کے پیچھے گئی۔ وہ

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دروازے پہ رکی کھڑی کچھ سوچ رہی تھی۔صوفی کو دیکھ کے بولی۔

''ایڈم اور میں نے ایک لمبا عرصہ ایک کتب خانے میں گزارا تھا۔''

''اچھا۔میں بھی آپ نے ایک عرصہ جنگل میں ساتھ گزارا تھا۔''

تالیہ نے چونک کے اسے دیکھا۔صوفی نے مسکرا کے کان میں ننھے آلے کی طرف اشارہ کیا۔

''میں ہر میٹنگ میں موجود ہوتی ہوں۔''

وہ نہیں مسکرائی۔وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔

''کیا اب بھی وہ کتابیں پڑھتا ہے؟عام لوگوں کی طرح نہیں۔بہت عقیدت' لگن اور محبت سے؟''

صوفی چپ ہو گئی۔پھر کندھے اچکا دیے۔''آپ نے ان کی کتابیں نہیں دیکھیں؟ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے مالک کو انہیں پڑھنے کا کتنے شوق ہے۔'' اس ڈپلومیٹک جواب پہ تالیہ نے مسکرا کے سر کو خم دیا۔

''ہاں۔میں نے دیکھا ہے کہ اسٹڈی کے ریکس میں قیمتی ہارڈ کورز کتنی ترتیب سے رکھے گئے ہیں۔یا تو ایڈم کی ہاؤس کیپر صفائی بہت اچھی کرتی ہے یا وہ ان کتابوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتا۔تم نے وہ ایڈم نہیں دیکھا جو کتابیں سجانے سے زیادہ انہیں جذب کرنے کا شوقین تھا۔خیر..وقت وقت کی بات ہے۔'' اس نے ہڈ سر پہ گرائی اور آگے بڑھ گئی۔

صوفی کا منہ کھل گیا۔وہ بالکل ساکت رہ گئی تھی۔یہ لڑکی کون تھی جو اتنے سال بعد آئی تھی اور ایک نظر میں اس کے باس کو اندر تک جان گئی تھی؟

☆☆==========☆☆

کنٹرول روم میں کوئی کھڑکی نہ تھی جس کے باعث اندر نہ سورج کی روشنی پہنچتی نہ تازہ ہوا۔بڑی میز پہ قطار میں کمپیوٹر اسکرینز رکھی تھیں۔ایک کرسی پہ اشعر بیٹھا غور سے اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔اس کے دائیں بائیں دو افراد جھکے کھڑے اسی طرف متوجہ تھے۔گزشتہ روز کی سی سی ٹی وی فوٹیج اسکرین پہ چل رہی تھی۔

''پیچھے کرو.....پیچھے....'' وہ ایک دم بولا تو ساتھ کھڑے آدمی نے جھک کے چند کیز دبائیں۔ویڈیو پیچھے جانے لگی۔اس نے پلے کیا تو اشعر کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

''یعنی وہ میرا گمان نہیں تھا۔یہ لڑکی واقعی وہاں موجود تھی۔'' وہ مسکراتے ہوئے بڑبڑایا۔

اسکرین پہ لفٹ سے نکلتی تالیہ نظر آ رہی تھی۔اس کی کیمرے کی طرف پشت تھی اور سر پہ ہڈ تھی' لیکن وہ پہچان گیا تھا کہ یہ وہی تھی۔وہ کافی دیر وہاں کھڑی رہی۔مگر فاتح کے جانے کے بعد اشعر کو دیکھ کے وہ مڑ گئی۔اس زاویے پہ بالآخر اس کا چہرہ

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دکھائی دیا۔وہ تالیہ مراد ہی تھی۔

آپریٹر نے زوم کر کے تالیہ کے چہرے پہ ویڈیو روک دی۔اشعر تھوڑی کو انگلیوں سے مسلتے ہوئے کتنی ہی دیر اس منظر کو دیکھے گیا۔تالیہ مراد بالآخر.....(انگلیوں پہ گنا).....چھے سال بعد ان کی زندگیوں میں واپس آ چکی تھی۔

"اس کے علاوہ پوری عمارت کی ویڈیوز میں یہ کہیں نہیں ہے۔ہر جگہ یہ کیمرے سے بچ جاتی ہے۔یا پشت کر لیتی ہے۔لیکن یہاں اس نے کیمرے کے سامنے کھڑے ہونے کا خطرہ مول لے لیا۔"

"کیونکہ یہاں کوئی تھا جس سے وہ ملنے آئی تھی۔" وہ مسکراتے ہوئے بڑبڑایا۔اس مسکراہٹ میں تنفر بھی تھا اور دلچسپی بھی۔

"کیا میں سیکیورٹی کو اطلاع کر دوں کہ اگر یہ دوبارہ آئے تو....."

"اونہوں۔وہ یہاں دوبارہ نہیں آئے گی کیونکہ وہ مجھے دیکھ کے خوفزدہ ہو گئی ہے۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا۔آپریٹر نے سر ہلا دیا۔دوسرا آدمی جو فاتح کا چیف سیکیورٹی آفیسر تھا' اس کے ساتھ چلتے ہوئے باہر آیا۔اشعر کو مسلسل خاموش دیکھ کے وہ راہداری میں رکا اور اسے مخاطب کیا۔

"سر....آگے کے لیے کیا حکم ہے؟"

"مجھے اس لڑکی کو گرفتار کروانا ہے۔" وہ سوچتی نظروں سے اسے دیکھ کے بولا۔دونوں راہداری کے وسط میں کھڑے تھے۔ اردگرد لوگ آ جا رہے تھے۔آفیسر نے آواز دھیمی کر دی۔

"لیکن ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں رہ رہی ہے۔البتہ ہم سارے شہر کی پولیس کو الرٹ کر کے...."

"اونہوں۔پولیس اسے ڈھونڈ سکتی تو اتنے سال پہلے ڈھونڈ لیتی۔تم تالیہ مراد بن کے سوچو۔وہ پی ایم سے ملنے آئی تھی لیکن نہیں مل سکی۔اب وہ کیا کرے گی؟" وہ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔سارا دن وہ اسی نہج پہ سوچتا رہا تھا۔

"اس کو شہر میں سہولت کار چاہیے ہوں گے۔"

"بالکل۔کیا اس کی دوست گرفتار ہوئی تھی؟ وہ موٹی سی گھنگھریالے بالوں والی؟"

"نہیں' سر۔وہ گزشتہ چھے برس سے لاپتہ ہے۔"

"ہوں۔" اشعر کی آنکھوں میں چمک در آئی۔" تالیہ کا ایک اور دوست بھی تھا۔وہ اینکر ایڈم بن محمد۔وہ اس سے ضرور رابطہ کرے گی۔یوں کرو کل صبران کی برتھ ڈے پارٹی پہ ایڈم کو مدعو کر دو میری طرف سے۔"

"آپ کو یقین ہے کہ ایڈم اس سے رابطے میں ہو گا؟"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"بالکل۔ ایڈم فوراً اس کو خبر دے گا۔ ہمیں تالیہ کو ڈھونڈنا نہیں پڑے گا۔ وہ خود ہمارے پاس آئے گی۔ وہ پارٹی پہ پی ایم سے ملنے کی کوشش کرے گی۔ کل شام.... برتھ ڈے پہ ہم اسے گرفتار کریں گے۔"

"آپ اس کے لیے ٹریپ سیٹ کرنا چاہ رہے ہیں؟" وہ سمجھ کے سر ہلا رہا تھا۔ "میں بظاہر سیکیورٹی کم رکھوں گا لیکن درحقیقت سادہ لباس میں اہلکاروں کو ہر جگہ پھیلا دوں گا۔"

"وہ بہت خطرناک کرمنل ہے۔ اسے بچ کے نہیں جانا چاہیے۔ اور اس ٹریپ کی خبر تمہارے علاوہ کسی کو نہیں ہونی چاہیے۔"

"شیور۔" پھر اس نے ساتھ چلتے اشعر کو غور سے دیکھا۔ "پی ایم کو مطلع کر دیا آپ نے؟"

"نہیں۔ ان کو اس بات کی بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے۔"

آفیسر کے ماتھے پہ بل پڑے۔ "سر.. ان کو بتانا ضروری ہے۔ وہ پردھان منتری ہیں۔"

اشعر اس کی طرف گھوما اور سنجیدگی سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"جانتے ہو پردھان منتری کون ہوتا ہے؟ جو صرف کمرے میں بیٹھ کے حکم دیتا ہے۔ اس کے سارے احکامات کو متعلقہ اداروں تک پہنچانے والا اس کا چیف آف اسٹاف ہوتا ہے۔ اس کو ہر روز ہر کسی کے بارے میں رپورٹ کرنے والا اس کا چیف آف اسٹاف ہوتا ہے۔ کس سیکیورٹی آفیسر کو برخاست کرنا ہے (سر سے پیر تک اسے دیکھا) اور کس کو ترقی دینی ہے یہ ایڈوائس اس کو چیف آف اسٹاف دیتا ہے۔ پردھان منتری اونچی دیواروں کے درمیان قید ہوتا ہے۔ اس کا بیرونی دنیا سے واحد رابطہ اس کا چیف آف اسٹاف ہوتا ہے۔ اگر تم سوچو تو پردھان منتری سے زیادہ طاقتور اس کا چیف آف اسٹاف ہوتا ہے۔ اور میں وان فاتح رامزل کا چیف آف اسٹاف ہوں۔"

ٹھنڈے انداز میں توڑ توڑ کے اس کو سنایا۔ ماتھے پہ بل بھی ڈال لیے۔ سیکیورٹی آفیسر نے سکون سے ساری بات سنی۔

"رائٹ سر۔ اور اگر چیف آف اسٹاف اپنے باس کی پیٹھ کے پیچھے کچھ کرے تو وہ چیف آف اسٹاف نہیں رہتا۔ وہ تالیہ مراد بن جاتا ہے جسے شہر میں سر چھپانے کی جگہ نہیں ملتی۔ میں اپنے پی ایم کو مطلع کرنے کا پابند ہوں۔ چاہے ان کے چیف آف اسٹاف کو اچھا لگے یا برا۔"

اشعر نے صبر کا گھونٹ اندر اتارا۔ (ڈیم ڈیمو کریسی۔) اور مسکرا کے بولا۔ "کیوں نہیں؟ جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو بتا دینا۔"

اشعر محمود لفٹ کی جانب بڑھ گیا۔ سیکیورٹی آفیسر نے ناپسندیدگی سے اسے دیکھا۔ وہ جانتا تھا کل شام تک اشعر محمود نے

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official   #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اسے اتنا مصروف رکھنا ہے کہ اس کی ملاقات پی ایم سے ہو ہی نہ پائے۔

☆☆=========☆☆

سری پردھانہ میں واقع وزیراعظم کا آفس کشادہ اور پرتعیش تھا۔طاقت کی منبع کرسی کے پیچھے والی دیوار بھوری لکڑی کے کیبنٹ اور شیلف سے ڈھکی تھی۔ایک دیوار میں شیشے کی بڑی سی کھڑکی تھی جس سے سرما کی دھوپ اندر آرہی تھی۔وان فاتح اپنی کرسی پہ بیٹھا' عینک لگائے' شرٹ کے آستین موڑے فائلز دیکھ رہا تھا۔تبھی دروازہ کھٹکا اور ایک سوٹ میں ملبوس نوجوان اندر داخل ہوا۔اس نے ایک سیاہ کور والی فائل اٹھا رکھی تھی۔وہ میز کے سامنے مودب سا آکھڑا ہوا۔

''سر...یہ فائل آپ نے مانگی تھی۔''

''کون سی فائل' شاہدان؟'' وہ کاغذوں پہ جھکے' کچھ تلاش کرتے ہوئے بولا۔پھر جیسے یاد آیا۔''اچھا تم وہ لے آئے۔یوں کرو....'' فاتح نے ادھر ادھر دیکھا۔''کسی شیلف میں رکھ دو۔میں فارغ ہو کے دیکھ لوں گا۔تھینک یو۔''

شاہدان نامی اسٹافر نے سر ہلایا اور فاتح کے عقب میں بنے ایک شیلف تک آیا۔اس میں تین سیاہ کور والی فائلز پہلے ہی رکھی تھیں۔اس نے اس فائل کو ان کے اوپر سلیقے سے رکھا اور واپس اس کی میز کے سامنے آکھڑا ہوا۔

''سر....اشعر صاحب کا فون آیا تھا۔وہ آج آفس نہیں آسکیں گے۔انہوں نے کہا ہے کہ آپ سے کہوں ان کا ٹیکسٹ دیکھ لیں فیروز صاحب سے میٹنگ سے پہلے۔''

''میٹنگ....میٹنگ....میٹنگ....'' فاتح نے سر اٹھایا اور مسکرا کے اسے دیکھا۔''جانتے ہو' شاہدان' جب میں چھوٹا تھا تو سمجھتا تھا کہ ملک کا وزیراعظم پورے ملک کی رکھوالی کرتا ہے۔اس کے گرد چکر کاٹتا ہے۔کسی عقاب کی طرح۔''

شاہدان مسکراتے ہوئے پردھان منتری کو سننے لگا جو کہہ رہا تھا۔

''لیکن وزیراعظم بننا سری پردھانہ میں قید ہونے کا نام ہے۔سارا دن ہم کیا کرتے ہیں؟میٹنگز اور میٹنگز۔کابینہ سے میٹنگ۔مختلف شہروں سے آئے اپنے پارٹی اراکین سے میٹنگز۔مجھے تو بھول ہی گیا ہے کہ کے ایل کے پارک اور تالاب کیسے دکھتے تھے۔''

کہتے ہوئے فاتح نے فون نکالا اور اشعر کا پیغام دیکھنے لگا۔شاہدان متذبذب سے سر ہلا کے واپس مڑ گیا۔اس سے زیادہ وہ پی ایم کا وقت نہیں ضائع کرسکتا تھا۔

''جانتے ہیں فارورڈ بلاک کی قیادت کون کررہا ہے؟فیروز۔میں نے اسے آپ کے آفس بھیجا ہے۔آپ اس سے ڈیل کرلیں۔''

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وان فاتح کے ماتھے پہ بل پڑ گئے۔ چہرے سے لگتا تھا وہ پیغام پڑھ کے شدید برہم ہوا ہے۔ اس نے انٹر کام اٹھایا اور تلخی سے حکم جاری کیا۔

''فیروز کو اندر بھیجو۔'' پھر عینک اتار کے پیچھے کو ٹیک لگا لی۔

تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر ٹوپی والا آدمی اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پہ بے بسی اور ناپسندیدگی کے ملے جلے تاثرات تھے۔ سامنے بیٹھا وان فاتح اپنا غصہ دبائے بظاہر نرمی سے کہہ رہا تھا۔

''پچھلی حکومت میں میں ٹھیک سے چار قانون بھی نہیں پاس کروا سکا تھا' فیروز۔ صرف اس لیے کہ میرے پاس پارلیمان میں کھلی اکثریت نہیں تھی۔ اس دفعہ ہے۔ لیکن اگر میرے ہی منسٹرز میرے خلاف فارورڈ بلاک بنا کے میرے ارکان کو توڑ لیں گے تو میں ایجوکیشن بل کیسے پاس کرواؤں گا جس کے لیے پچھلے چار ماہ سے ہم دن رات کام کر رہے ہیں؟''

''داتو سری.... اراکین آپ سے ناراض ہیں۔ آپ نے ان سے کیے وعدے پورے نہیں کیے۔ اگر آپ میری جگہ خود کو رکھ کے سوچیں تو....''

''میں تمہاری جگہ نہیں ہوں' فیروز۔ تم اپنی جگہ خود کو رکھ کے سوچو۔ تمہارے بلاک کا کیا مستقبل ہے؟'' وہ ٹیک لگا کے بیٹھا اور پیپر ویٹ ہاتھوں میں گھمانے لگا۔ ''صوفیہ رحمٰن کی کھلم کھلا حمایت تم کر نہیں سکتے۔ ہم سے کٹ کے تمہیں نہ فنڈز ملیں گے نہ تمہیں میڈیا ایک ہفتے سے زیادہ کوریج دے گا۔ کچھ عرصے بعد تمہارے ارکان ٹوٹ ٹوٹ کے واپس میرے پاس آ جائیں گے۔ تم لوگ خسارے کا سودا کر رہے ہو۔''

آفس میں چند لمحے کے لیے سناٹا چھا گیا۔ پھر فیروز نے پہلو بدلا۔

''داتو سری... ہمارے بغیر بل پاس نہیں ہو سکتا۔ آپ کو ہمارے مطالبات سننے پڑیں گے۔''

''تم جانتے ہو میں نے تمہیں یہاں کس لیے بلایا ہے۔''

''میں جانتا ہوں۔ آپ کو میرا استعفیٰ چاہیے۔'' وہ زہر خند ہوا۔ ''لیکن میرا استعفیٰ لے کر آپ خود کو میرے اور میرے بلاک کے ووٹوں سے محروم کر دیں گے، خسارے کا سودا آپ کر رہے ہیں۔''

''مجھے تمہارا استعفیٰ نہیں چاہیے۔ میں تمہیں ایجوکیشن کمیٹی کا چیئرمین بنانے جا رہا ہوں۔''

آفس میں سناٹا چھا گیا۔ فیروز دنگ سا اسے دیکھے گیا۔ ''اور میرے ساتھی اراکین؟ ان کو کیا ملے گا؟''

''کچھ بھی نہیں۔ تم ان کو راضی کرو گے کہ وہ میرے بل کے حق میں ووٹ دیں۔ کیسے راضی کرو گے' یہ تمہارا کام ہے۔''

وہ ٹیک لگائے بیٹھا بغور اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ ''تم میرے بہترین آدمیوں میں سے ایک ہو۔ ایجوکیشن کمیٹی کی کرسی

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تم سے زیادہ کوئی ڈیزرو نہیں کرتا۔ لیکن اس کے لیے بل کا پاس ہونا ضروری ہے۔ فیصلہ تمہارا ہے۔"

"ایش۔" اس کے جانے کے بعد فاتح موبائل کان سے لگائے کہہ رہا تھا۔ "فیروز راضی ہو گیا ہے۔ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔"

"اور باقی آدھا مسئلہ؟ شکری صاحب کے پاس بھی ناراض اراکین کا گروہ ہے۔ اس کو کس چیز لا کا لچ دیں گے ہم؟"

"نہیں وہ فیروز کی طرح کا نہیں ہے۔ میں اسے کچھ نہیں کہوں گا۔ سمجھو ہمیں اس کی غداری کا علم ہی نہیں ہے۔ میں کیبنٹ میٹنگ میں جا رہا ہوں۔ میٹنگ میں میں اس کی پرفارمنس پہ ناراضی کا اظہار کروں گا۔ تم یہ خبر میڈیا کو دے دینا۔ چار دن تک رپورٹرز اس کی بری پرفارمینس پہ اتنی خبریں چلائیں گے کہ میں اس کا استعفیٰ قبول کرنے پہ مجبور ہوں گا۔"

"یہ زیادہ اچھا ہے۔"

"ایش...." وہ رکا اور ٹھہر کے سرسری سے انداز میں پوچھا۔ "تم نے صبح کہا تھا کہ تم نے تالیہ کو دیکھا۔ مجھے ٹھیک ٹھیک بتاؤ...تم نے کیا دیکھا تھا۔"

"آبنگ....دیکھیں...میں نے ایک لڑکی کو دیکھا تھا پارلیمان ہاؤس میں جس کی شکل تالیہ مراد سے بہت ملتی تھی۔ بس ایک جھلک دیکھی۔ اب مجمع میں اسے روک تو نہیں سکتا تھا۔ پتہ نہیں وہ تالیہ تھی بھی یا نہیں۔"

"کیا وہ واپس آ گئی ہے؟" فاتح نے کرسی کا رخ موڑا اور کھڑکی سے نظر آتے سبزہ زار کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔ "اتنے سال بعد؟"

"آبنگ....ہم حکومت میں ہیں۔ پولیس ہماری ہے۔ اگر وہ آ گئی ہے تو چھپ نہیں سکے گی۔ اسے کوئی نہ کوئی ڈھونڈ لے گا۔ ریلیکس۔ آپ بل پہ فوکس کریں۔"

فاتح نے فون رکھا اور کھڑکی کی ساتھ دیوار پہ نصب وائٹ بورڈ کو دیکھا جس پہ دو خانے مارکر سے بنائے گئے تھے۔ دونوں خانوں میں رنگ برنگے مقناطیسی گوٹ جڑے تھے۔ وہ کرسی سے اٹھا اور وائٹ بورڈ تک آیا۔ یس اور نو کے خانوں میں "نو" کے حصے میں آنے والے گوٹ زیادہ تھے۔

"فیروز واپس آ گیا ہے۔ اس کے ساتھ اراکین بھی واپس آ جائیں گے۔" اس نے ایک ایک کر کے "نو" سے چھ گوٹ اٹھا کے یس کے خانے میں لگائے۔ حساب ابھی تک اس کے خلاف جا رہا تھا۔ اسے اب بھی مزید ووٹ چاہیے تھے۔

"کیا سوچ رہے ہیں ڈیڈ؟" آواز پہ وہ چونکا۔ گردن موڑ کے دیکھا تو سفید فراک والی بچی کونے میں کھڑی تھی۔ اس نے سفید ہیئر بینڈ لگا رکھا تھا اور سادگی سے پلکیں جھپکاتی پوچھ رہی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''میں سوچ رہا ہوں کہ میں اتنے سال سے اس کرسی پہ کیا کر رہا ہوں۔'' وہ واپس بورڈ کو دیکھنے لگا۔ ''میں یہاں لوگوں کی فلاح کے کام کرنے آیا تھا لیکن ایک دن بھی مجھے اپنوں اور غیروں نے سکون نہیں لینے دیا۔ یہ ہر روز میری کرسی کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں ہر روز اپنا تخت ان کو ہاتھوں سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں۔ مجھے اپنی جاب پسند نہیں ہے' آریانہ اور اپنی جاب کو پسند نہ کرنا ایک شدید ذہنی اذیت ہے۔''

آریانہ خاموشی سے اسے سنے گئی۔ اب وہ زیادہ بولا نہیں کرتی تھی۔ یا شاید وان فاتح کو اس کی آوازیں کم سنائی دیا کرتی تھیں۔

☆☆==========☆☆

ہوٹل کے کمرے کے پردے برابر تھے اور اندر صرف ٹیبل لیمپس کی روشنی پھیلی تھی۔ بیڈ سفید چادروں سے نفاست سے بنایا گیا تھا۔ سامنے دو صوفے رکھے تھے جن کے دائیں بائیں ایستادہ زرد لیمپ ان کاغذوں پہ روشنی بکھیر رہے تھے جنہیں تالیہ اور احمد نظام بیٹھے دیکھ رہے تھے۔

''بے تالیہ.....آپ کو گرفتاری دے دینی چاہیے۔ یا کم از کم مجھے ضمانت قبل از گرفتاری کروانے کی اجازت دیجیے۔''

وہ جو فائل کے صفحے پلٹا رہی تھی' سر اٹھا کے خفگی سے انہیں دیکھنے لگی۔ ''تالیہ وقت سے چھ سال پیچھے ضرور ہے لیکن بہت سوں سے اب بھی آگے ہے۔ ابھی اس سب کا وقت نہیں آیا۔''

''آپ کیا پلان کر رہی ہیں؟''

''مجھے فاتح سے ملنا ہے۔ ایڈم نے کہا ہے کہ ییشا تاج کی نمائش پہ مجھے ان سے ملوا دے گا۔'' وہ ماتھے پہ سلوٹیں لیے صفحے پہ نظریں دوڑا رہی تھی۔

''مگر وہاں سیکیورٹی ہو گی۔ آپ گرفتار ہو جائیں گی۔ اور ییشا تاج کون؟ وہ آرٹسٹ کم ٹیوٹر؟''

''جی۔ اور حیرت کی بات ہے ایڈم کو وہ بالکل یاد نہیں۔''

''کیا ایڈم صاحب بھی ان سے واقف تھے؟ یعنی چھ سال قبل؟''

تالیہ نے فائل بند کی اور گہری سانس لے کر انہیں دیکھا۔ ''آپ بوڑھے ہو رہے ہیں۔''

اسی لمحے فون بجا تو احمد نظام چپ ہو گئے۔

''مس مراد.....آپ کے لیے اچھی خبر ہے۔'' ایڈم کا خوشگوار مگر پروفیشنل سا لہجہ سنائی دیا۔ تالیہ کے ابرو تعجب سے اکٹھے ہوئے۔ ''اشعر محمود کے بیٹے کی سالگرہ کا دعوت نامہ مجھے ابھی ملا ہے۔ آپ نمائش کی بجائے اسی سالگرہ پہ جا سکتی ہیں میرے

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ساتھ۔"

"اچھا؟ کب ہے سالگرہ؟"

"کل شام۔وقت اور جگہ میں ٹیکسٹ کر رہا ہوں۔لیکن احتیاط کیجئے گا۔یہ ٹریپ بھی ہو سکتا ہے اور آپ گرفتار بھی ہو سکتی ہیں۔"

"یوں آپ کی کہانی زیادہ دلچسپ ہو جائے گی۔"

"یہ تو ہے۔"

"تالیہ؟" کال بند ہوئی تو اسے سوچ میں گم دیکھ کے احمد نظام نے متنبہ کیا۔"آپ سوچیں بھی مت کہ آپ یہ خطرہ مول لے سکتی ہیں۔آپ گرفتار ہو جائیں گی۔"

"کوشش میں کیا حرج ہے؟ مجھے فاتح سے ملنا ہے۔"

"اس روز پارلیمان میں اشعر نے آپ کو دیکھ لیا تھا۔کیا معلوم یہ ایک ٹریپ ہو اور وہ آپ کے انتظار میں ہوں۔"

"میں محتاط رہوں گی۔کوئی مجھے گرفتار نہیں کر سکتا جب تک کہ میں خود نہ چاہوں۔" وہ اٹھی اور میز تلے سے ایک بیک پیک اٹھا کے کندھوں پہ ڈالا۔پھر ہڈ سر پہ گرا دی۔

"اور اگر آپ گرفتار ہو گئیں؟" وہ افسوس سے اس کو کہیں جانے کے لیے تیار ہوتے دیکھ رہے تھے۔

"تو آپ مجھے جیل سے نکالنے کا کوئی طریقہ سوچ رکھیے گا۔بس ایک دفعہ میں فاتح سے مل لوں' پھر بھلے گرفتار ہو جاؤں' مجھے فرق نہیں پڑتا۔" وہ پرعزم لہجے میں بولی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"اتنا اعتماد اچھا نہیں ہوتا' بچے تالیہ۔دنیا چھ سال آگے بڑھ چکی ہے۔آپ ابھی تک وہیں کھڑی ہیں۔"

مگر وہ باہر نکل چکی تھی۔انہوں نے افسوس بھری سانس خارج کی۔

تالیہ کے پلانز تھے۔تالیہ کی مرضی۔

☆☆=========☆☆

صبران کی سالگرہ ایک ریستوران میں منائی جا رہی تھی۔وہاں چند دوست احباب اور قریبی فیملی کے لوگ موجود تھے۔کیک کٹنے سے کھانا لگنے تک' اشعر محمود بے چین رہا تھا۔اس کی نظریں بار بار مہمانوں میں مصروف کھڑے خوش باش سے فاتح کی طرف اٹھتیں۔پھر وہاں سے سفر کرتی سیکیورٹی چیف تک چلی جاتیں۔وہ اشعر کو دیکھ کے مایوسی سے نفی میں سر ہلاتا تو اشعر کی بے چینی بڑھ جاتی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ نہیں آئی تھی۔ٹریپ ناکام گیا تھا۔

''اردگرد موجود تمام سیکیورٹی ٹیمز کو کوئی مشتبہ عورت نہیں نظر آئی۔''

پارٹی کے اختتام کے قریب سیکیورٹی چیف اس کے پاس آیا اور سرگوشی میں بولا۔اشعر نے برہمی سے ریستوران کے لاؤنج میں پھیلے مہمانوں کو دیکھا۔

''وہ آئے گی۔وہ آبنگ سے ملنے کے لیے بے چین ہے۔ڈیسپریشن اس سے غلط حرکت کروائے گی۔''

''پورا ریستوران چیک کیا ہے۔باتھ روم۔چھت۔وہ نہیں آئی۔'' پھر وہ اس کے پاس نہیں رکا۔آگے بڑھ گیا۔اشعر کی نظروں نے اس کا تعاقب کیا۔وہ وان فاتح کے قریب گیا اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔

''مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا سر۔ہم نے آج ایک ٹریپ سیٹ کیا تھا.....'' وہ بتاتا گیا۔

دور سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے اشعر کے لب بے بسی سے بھینچے۔وہ فوراً اس جانب لپکا۔جب وہ قریب پہنچا تو اس نے فاتح کو کہتے سنا۔''جانتا ہوں۔اشعر نے بتایا تھا۔''

اس کے بظاہر سرسری انداز پہ آفیسر قدرے پھیکا پڑ گیا۔پھر فاتح کی نظریں اشعر سے ملیں تو وہ اپنے پردھان منتری کی آنکھوں میں در آنے والا غصہ پہچان گیا۔فاتح ایک کٹیلی نظر اس پہ ڈال کے واپس مہمانوں کی طرف متوجہ ہو گیا لیکن گاہے بگاہے اشعر کی طرف نظر اٹھتی تو اس میں عجیب سی کاٹ ہوتی۔

''سر آپ کے لیے کال ہے۔'' اس کے پی اے نے قریب آ کے اطلاع دی تو اس نے برہمی سے اسے ٹوکا۔

''ابھی نہیں۔''

''سر...کوئی احمد نظام ہیں۔کسی تالیہ مراد کے وکیل۔وہ بات کرنا....'' اس کا فقرہ مکمل ہونے سے قبل اشعر نے فون چھین لیا اور کان سے لگایا۔''ہیلو؟'' اس کا دل زور سے دھڑکا۔

''اشعر صاحب...میں احمد نظام بول رہا ہوں۔آپ کو شاید میں یاد نہ ہوں لیکن ایک زمانے میں....''

''مجھے آپ یاد ہیں۔'' وہ تیزی سے بولا۔''آپ نے کہا آپ تالیہ مراد کے وکیل ہیں؟''

''جی۔میں ان کا وکیل ہوں۔اور میں جانتا ہوں کہ آپ ان کی تلاش میں ہیں لیکن میں آپ کو وارن کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے میری کلائنٹ کو کسی....'' شور کے باعث آواز کٹنے لگی۔

''آپ ایک مفرور ملزمہ سے رابطے میں ہیں؟ واؤ۔'' وہ چہرہ جھکائے بات کرتا دروازے کے قریب چلا گیا جہاں رش کم تھا اور سگنل بہتر تھے۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''دیکھیں اشعر صاحب۔وہ میری کلائنٹ ہیں۔اور میں ان کی ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست دائر کر رہا ہوں۔تالیہ نے آپ کی بہن کا قتل نہیں کیا تھا۔یہ ایک غلط فہمی تھی۔''

''اسی لیے وہ اتنے سال غائب رہی؟''سگنل کمزور تھے اور آواز پھر سے کٹنے لگی تو وہ ریستوران سے باہر نکل آیا۔ایک محتاط نظر وان فاتح پہ بھی ڈالی جو اپنے مہمانوں کے ساتھ مصروف تھا۔آواز بہتر ہوئی تو وہ اسی درشتی سے کہنے لگا۔

''ہم مل بیٹھ کے اس معاملے کو حل کر سکتے ہیں۔میں تالیہ کو آپ سے بات کرنے پہ راضی کر سکتا ہوں۔وہ صرف پردھان منتری سے ایک دفعہ ملنا چاہتی ہے۔''

''میری تالیہ مراد سے بات اب کورٹ میں ہوگی۔''وہ ریستوران کے برآمدے کے اسٹیپ پہ کھڑا درشتی سے کہہ رہا تھا۔آنکھوں میں تنفر تھا۔نظریں سامنے سڑک پہ گزرتی گاڑیوں پہ جمی تھیں۔ان کے پار ایک پلازہ تھا جس کی کچھ دکانیں بند ہو چکی تھیں اور کچھ کھلی تھیں۔

''اشعر صاحب پلیز....اس کا حق ہے کہ اسے سنا جائے۔''

لیکن اشعر محمود اس کو نہیں سن رہا تھا۔اس کی نظریں سڑک کے پار جم گئی تھیں۔وہاں درخت کے ساتھ ایک ہڈ والا نسوانی وجود کھڑا تھا۔اسٹریٹ پول کی روشنی اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔گردن ذرا ترچھی تھی جیسے وہ ریستوران کی شیشے کی دیوار کے پار شاہی حصے کو دیکھ رہی تھی۔یہاں سے اس کی آنکھیں نہیں دکھائی دیتی تھیں لیکن....اشعر نے رخ پھیر کے دیکھا...وہ اندر سے نظر آتے فاتح کو دیکھ رہی تھی....سائے میں کھڑی لڑکی....جیبوں میں ہاتھ ڈالے...ہڈ سر پہ گرائے...اشعر نے کال کاٹی اور دھیرے سے سیکیورٹی آفیسر کا نمبر ملایا۔پھر فون کان سے لگائے آگے بڑھا۔

ابھی اس نے ایک طرف کی سڑک پار کی تھی جب ہڈ والی لڑکی نے اسے دیکھ لیا۔درمیان میں دو تین گاڑیاں زن سے گزریں اور اس نے لڑکی کو مڑ کے بھاگتے ہوئے دیکھا۔وہ کسی بھی شے کی پرواہ کیے بغیر اس کے پیچھے دوڑا۔

گاڑیوں کے ہارن چیخے۔بریک چرچرائے۔وہ سڑک کنارے آگے بھاگتی جا رہی تھی۔اشعر پوری رفتار سے اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔فون کان سے لگا تھا اور سیکیورٹی آفیسر کا نمبر بزی مل رہا تھا۔(فون اٹھاؤ' ایڈیٹ۔)

وہ ایک موڑ مڑ کے غائب ہو گئی۔وہ تیزی سے دوسری طرف آیا تو ایک جھلک سی دکھائی دی۔سامنے والی عمارت کے زیر زمین پارکنگ کی طرف اس نے ایک ہیولے کو گم ہوتے دیکھا تھا۔ایک سیکنڈ کا عمل تھا۔وہ تیزی سے پارکنگ ایریا کی طرف بھاگا۔

اندر دور دور تک گاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔بھاری ستونوں نے پارکنگ لاٹ کی چھت کو سہارا دے رکھا تھا۔مدھم

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بتیاں روشن تھیں۔سناٹا چھایا تھا۔دور دور تک اس کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔

''تالیہ....'' اس نے بلند آواز میں پکارا اور احتیاط سے قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔'' مجھے معلوم ہے تم کسی ستون کے پیچھے چھپی ہو۔اب چھپنے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔'' وہ اسے پکار رہا تھا۔فون اب نیچے کر دیا تھا۔

نظریں ادھر ادھر تعاقب میں دوڑ رہی تھیں۔

''باہر آ جاؤ....اب تمہارے پاس کوئی راہ فرار نہیں ہے۔'' اس کی آواز پارکنگ لاٹ کی دیواروں سے پلٹ پلٹ کے سنائی دینے لگی۔

''تالیہ....تم اگر...''

وہ ایک قدم آگے بڑھا اور جانے کس ستون کے پیچھے سے وہ نکل کے آئی اور پورے قوت سے اپنا بیگ اس کے منہ پہ مارا۔وہ پلٹ کے پیچھے کو جا گرا۔وہ بھاگنے لگی لیکن اشعر نے اس کو ٹخنے سے پکڑ کے کھینچا۔وہ لڑھک کے نیچے جا گری۔پھر وہ اٹھنے لگی جب اشعر نے اسے کندھوں سے دبوچ کے نیچے گرایا۔تالیہ نے زور سے اپنا سر اس کے منہ پہ مارا۔ضرب اتنی شدید تھی کہ اشعر چکرا گیا۔گرفت ڈھیلی پڑی۔دونوں کے چہروں سے خون کے فوارے پھوٹے۔

''مجھے اکیلا چھوڑ دو۔'' وہ غرائی اور زوردار مکا اس کے منہ پہ مارا۔

اس کی مٹھی میں کچھ تھا اس لیے مکے کی شدت بہت زور سے محسوس ہوئی۔اشعر محمود کا سارا وجود چکرا گیا۔وہ اوندھا ہو کے زمین پہ جا گرا۔وہ اٹھی اور اس کے سر کی پشت پہ ایک ضرب مزید لگائی۔اشعر کا دماغ اندھیروں میں ڈوبتا گیا۔ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

چند منٹ بعد اس کے حواس بحال آئے اور اس نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا....وہ تنہا وہاں پڑا تھا۔وہ کہنیوں کے بل اٹھا اور منہ سے نکلتا خون آستین سے پونچھا۔فون مسلسل بج رہا تھا۔اس نے اسکرین پہ وقت دیکھا۔وہ زیادہ سے زیادہ تین چار منٹ ہی بے ہوش رہا ہوگا۔

''میں ادھر سامنے پلازہ کی پارکنگ میں ہوں۔وہ ابھی یہیں تھی۔زیادہ دور نہیں گئی ہوگی۔'' اس کا سر چکرا رہا تھا۔بدقت کھڑے ہوتے ہوئے اس نے فون پہ ہدایات جاری کیں۔''اردگرد کے تمام سی سی ٹی وی کیمراز کا جائزہ لو۔وہ کس سمت میں گئی ہے۔اس کو ٹریس کرو۔'' وہ غصے سے غراتا ہوا اٹھا اور ٹائی ڈھیلی کی۔

''اسے ٹریس کرنا اتنا مشکل نہیں تھا سر۔''

کچھ دیر بعد وہ سڑک کنارے ایک سیاہ شیشوں والی کار میں بیٹھا تھا۔آئس بیگ ماتھے پہ رکھے وہ غور سے سیکیورٹی آفیسر کو

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

سن رہا تھا جو فاتحانہ انداز میں بتا رہا تھا۔

"سامنے والی دکان کے کیمرے میں وہ ٹیکسی پہ سوار ہوتی نظر آئی تو ہم نے ٹیکسی کو چند بلاک دور تک ٹریس کر لیا۔ اس نے ٹیکسی بدل لی اور دوسری میں سوار ہو گئی۔ ہم نے ٹریفک کیمراز سے اس کو بھی ٹریس کر لیا اور فی الحال اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ وہ زیادہ دور نہیں جا سکے گی۔" پھر اس کی زخمی حالت دیکھی۔ اشعر کے ماتھے پہ گومڑ بن چکا تھا اور ناک سے بہتا خون اب بمشکل رکا تھا۔ "آپ ٹھیک ہیں؟"

"ہاں۔ میں گر گیا تھا۔ اس لیے۔"

سکیورٹی آفیسر زیر لب مسکرایا۔ دفعتاً اس کے کان میں لگے آلے میں آواز سنائی دی۔ اس نے دھیان سے سنا اور پھر فاتحانہ انداز میں مسکرا دیا۔

"مبارک ہو سر۔ تالیہ مراد کو سگنل پہ روک کے ٹیکسی سے نکال کے گرفتار کر لیا گیا ہے۔"

اشعر کا آئس بیگ والا ہاتھ نیچے گر گیا۔ وہ ششدر سا اسے دیکھنے لگا۔ یقین نہیں آیا تھا۔

"تمہیں یقین ہے وہ تالیہ ہی ہے؟"

"جی سر۔ اور اس کے ماتھے سے بھی خون بہہ رہا ہے۔ شاید وہ بھی گری تھی۔"

"میں نے اسے گرایا تھا۔" وہ نفرت سے پھنکارا اور آئس بیگ پرے ڈال دیا۔ اس کا چہرہ بیک وقت کئی جذبات کی آماجگاہ بن چکا تھا۔ "مجھے یقین نہیں آیا۔ مجھے ثبوت دکھاؤ۔"

آفیسر نے موبائل پہ اپنے ایک اہلکار کو ویڈیو کال ملائی اور پھر اسکرین اس کے سامنے کی۔ وہاں وہ اہلکار زخمی چہرے والی تالیہ مراد کو پولیس کار میں بٹھاتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ تالیہ ہی تھی۔ وہ واقعی تالیہ ہی تھی۔

وان فاتح جس وقت گھر میں داخل ہوا لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھی جولیانہ (جو اینٹی سوشل ہونے کے باعث سالگرہ پہ نہیں گئی تھی) تیزی سے اس کی طرف لپکی۔ اس کا چہرہ فق تھا۔

"ڈیڈ...... تالیہ مراد اریسٹ ہو گئی ہے۔"

اس فقرے نے فاتح کو بالکل گنگ کر دیا۔ اس کی ششدر نظریں ٹی وی اسکرین کی طرف اٹھیں۔

"ایک حیرت انگیز ٹوئسٹ۔ قریباً چھ سال بعد عصرہ محمود کے قتل کی ملزمہ تالیہ مراد منظر عام پہ آ گئیں۔" اسکرین پہ نظر آتی رپورٹر جوش سے بتا رہی تھی۔

"پولیس نے تالیہ مراد کو مخبری کے بعد ایک ٹیکسی سے سرِ راہ گرفتار کر لیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ تالیہ مراد کو عصرہ محمود کے قتل

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کیس میں پولیس کی طرف سے اشتہاری قرار دے دیا گیا تھا۔اور چھ برس تک پولیس ان کو پکڑنے میں ناکام رہی تھی۔لیکن بالآخر پولیس کی کوششیں رنگ لائیں اور تالیہ گرفتار ہو گئیں۔یاد رہے کہ وہ ایک زمانے میں پردھان منتری کی چیف آف اسٹاف اور فیملی فرینڈ ہوا کرتی تھیں۔تالیہ مراد اس وقت ایک معروف سوشلائیٹ اور آرٹسٹ بھی تھیں جو.....“

پیچھے ٹی وی اسکرین پہ پولیس اسٹیشن کے خصوصی مناظر دکھائی دے رہے تھے جہاں ایک سیاہ ہڈی والی لڑکی کو پولیس کار سے نکال کے اندر لے جایا جا رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں ہتھکڑیاں تھیں۔اندر لے جاتے ہوئے اس نے ذرا سا چہرہ موڑ کے پیچھے کھڑے کیمروں اور رپورٹرز کے ہجوم کو دیکھا اور پھر گردن موڑ لی۔وہ اسے اندر لے گئے۔چھ سیکنڈ کا یہ کلپ چینل والے بار بار دکھا رہے تھے۔اور وہ اسے بار بار دیکھ رہا تھا۔

چھ سال بعد آج بھی وہ چہرہ ویسا ہی تھا۔وہی بال۔وہی غزال آنکھیں۔لب کاٹتے جھکایا ہوا سر۔ماتھے سے بہتا خون۔

وہ ششدر سا لاؤنج کے وسط میں کھڑا اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔چھ سال درمیان سے غائب ہو گئے تھے۔

”اب کیا ہو گا ڈیڈ؟“ وہ خوفزدہ آواز میں بولی۔آج وہ جولیانہ کو تسلی نہیں دے سکتا تھا۔بدقت اتنا ہی بولا۔

”سب ٹھیک ہو جائے گا جولی۔کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔ریلیکس۔“ جیب سے فون نکالتے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا۔

بنداہارا کو ایک قیدی سے ملاقات کا انتظام کرنا تھا۔

☆☆==========☆☆

پولیس اسٹیشن کے باہر مختلف نیوز نیٹ ورکس کی ڈی ایس این جیز کھڑی نظر آ رہی تھیں۔سڑک پہ رپورٹرز اور کیمرہ مینوں کا رش لگا تھا۔کیمرہ لائٹس سے رات میں دن کا سا سماں لگتا تھا۔پولیس نے پٹی لگا کے حد بندی کر رکھی تھی اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ تھی۔

ایک انٹیروگیشن روم میں میز کے دونوں اطراف ایک ایک کرسی رکھی تھی۔ایک طرف آئینے کی دیوار تھی۔ایک کرسی پہ بیٹھی ہڈ والی لڑکی ماتھا میز پہ ٹکائے ہوئے تھی۔تبھی دروازہ کھلا اور پولیس اسٹیشن کا شور پولیس کمشنر کے ساتھ اندر آیا۔اگلے ہی لمحے کمشنر نے دروازہ بند کیا تو شور کا راستہ بھی رک گیا۔وہ سانولی رنگت اور سپاٹ چہرے والا کمشنر آستینیں چڑھائے ایک فائل لیے خالی کرسی تک آیا۔نظریں تالیہ پہ جمی تھیں۔

”آپ کی مرہم پٹی کر دی گئی ہے۔امید ہے اب آپ بہتر محسوس کر رہی ہوں گی۔“

اس نے سر اٹھایا۔تیز روشنیوں سے اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ماتھے پہ سلوٹیں تھیں۔چہرے پہ بے بسی کے ساتھ غصہ بھی تھا۔ماتھے اور گال پہ بینڈ ایج لگا تھا اور ہاتھ پہ پٹی بندھی تھی۔چند لٹوں پہ خون جما نظر آ رہا تھا۔آنکھ کے قریب چوٹ لگنے

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے وہاں پھیلی نیلاہٹ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ گہری ہوتی جا رہی تھی۔

"ہڈ اتار دیں۔" کمشنر نے بیٹھتے ساتھ اس کے سر کی طرف اشارہ کیا۔ وہ سیدھی ہو کے بیٹھی' آنکھوں کی پتلیاں سکیڑے غصے سے اسے دیکھے گئی۔ پھر ہڈ پیچھے گرا دی۔

"آپ کو یہ زخم کیسے پیش آئے؟" وہ اس کے سامنے بیٹھا اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

"لائٹ آہستہ کر دیں۔" اس نے ماتھے کے اوپر ہاتھ کا چھجا بنا لیا۔ چہرے پہ خوف سا پھیلنے لگا تھا۔

"آپ کو اندھیروں میں رہنے کی عادت ہو گئی ہے شاید۔ اسی لیے آپ یہاں کسی کو فیس نہیں کر پا رہیں۔"

"مجھے... مجھے اپنے آفس میں لے جائیں۔ میں یہاں نہیں بیٹھ سکتی۔" اس نے سر جھکا دیا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ وہ روشنی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"کیا آپ کو روشنی کا فوبیا ہے؟"

اس نے چہرہ اٹھا کے برہمی سے کمشنر کو دیکھا۔ "مجھے ایک دفعہ پہلے بھی اسی طرح گرفتار کیا گیا تھا۔ مگر وہ سب ایک پرینک تھا۔ مجھے اس....اس تفتیشی کمرے کا فوبیا ہے۔"

"ہوں۔ یہاں آنے سے وہ ساری یادیں واپس آ رہی ہیں؟"

تالیہ نے کرب سے آنکھیں میچ لیں اور سر جھکا دیا۔ دونوں ہاتھ کنپٹیوں پہ رکھ لیے۔

"آپ اتنا عرصہ کہاں تھیں؟"

"میں اپنے وکیل کی غیر موجودگی میں کچھ نہیں بولوں گی۔" سختی سے آنکھیں میچے وہ بولی۔

"ابھی آپ نے اپنے وکیل کو جو کال کی تھی وہ اسپیکر فون پہ میں نے سنی تھی۔ وہ آپ سے کہہ رہے تھے کہ ہم پولیس والے آپ کو بولنے پہ اکسائیں گے اور آپ نے صرف خاموش رہنا ہے۔ لیکن چے تالیہ....." وہ آگے کو ہوا اور نرمی سے بولا۔ "ہم آپ کے دشمن نہیں ہیں۔ آپ جب تک اپنی کہانی ہمیں نہیں سنائیں گی ہم کیسے آپ کی مدد کریں گے۔"

وہ کنپٹیوں پہ ہاتھ رکھے آنکھیں میچے بیٹھی رہی۔

"آپ نے عصرہ کا قتل کیوں کیا؟"

"میں نے عصرہ کا قتل نہیں کیا۔" اس نے آنکھیں کھولیں اور کمشنر کو دیکھ کے غرائی۔

"یعنی آپ بے قصور تھیں؟" آفیسر کا لہجہ مزید نرم ہوا۔ تالیہ کے ابرو اکٹھے ہوئے۔ پلکیں جھپکائیں۔ کمشنر کو محسوس ہوا وہ آنکھوں کو تیز روشنی کا عادی کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''آپ میرے ساتھ گڈ کاپ کھیل رہے ہیں؟ میں کچھ نہیں بولوں گی۔''

''نہیں۔ مجھے واقعی اس کیس کے مندرجات پہ شک ہے۔ آپ میرے ساتھ تعاون کریں تو ہم کوئی حل نکال لیں گے۔ لیکن اگر آپ بے قصور تھیں تو چھے سال تک مفرور کیوں رہیں؟''

''میں مفرور نہیں تھی۔'' وہ تیزی سے بولی۔ پھر دروازے کو دیکھا۔ ''میرے وکیل ابھی تک کیوں نہیں آئے؟''

''تو پھر آپ کہاں تھیں؟'' وہ اس کی آنکھوں سے نگاہیں ہٹائے بغیر بولا۔

''میں....'' اس نے لب کاٹے۔ ''میں اپنی مرضی سے غائب نہیں ہوئی تھی۔''

''یعنی کسی نے آپ کو غائب کیا تھا؟''

آئینے کے پار تین افسران کھڑے غور سے اس کمرے میں جھانک رہے تھے۔ تالیہ ان کو نہیں دیکھ سکتی تھی لیکن وہ اسے دیکھ سکتے تھے۔ ان کے پاس نصب اسکرینز پہ اس کے چہرے کا کلوزاپ دکھایا جا رہا تھا۔ اس کا ہر لفظ ریکارڈ کیا جا رہا تھا۔

''مجھے....مجھے اغوا کیا گیا تھا۔'' اس نے کہنے کے ساتھ خشک لبوں پہ زبان پھیری۔ دیوار پہ لگی تیز روشنی اس کی آنکھوں میں پڑ رہی تھی۔

''کس نے اغوا کیا تھا آپ کو؟''

''مجھے نہیں پتہ۔ میں نے اغوا کاروں کا چہرہ نہیں دیکھا۔'' اس نے پھر سے دروازے کو دیکھا۔ مٹھیاں میز پہ رکھے وہ روشنی کے باعث چہرے کو ترچھا کیے بیٹھی تھی۔ آفیسر کی آنکھوں میں نہیں دیکھ رہی تھی۔

''تالیہ....آپ کو اپنا دعویٰ ثابت کرنا پڑے گا۔'' کمشنر کا لہجہ ایک دم بدل گیا۔ تالیہ نے چونک کے اسے دیکھا۔

''چھے سال تک آپ کو کس نے اغوا کر کے رکھا'ہاں؟'' وہ اب سختی سے پوچھ رہا تھا۔

''مجھے....نہیں پتہ۔''

''انہوں نے آپ کو اغوا کر کے جس جگہ رکھا تھا اس کے بارے میں بتائیں۔''

وہ لمحے بھر کو چپ ہوئی۔ ''پتہ نہیں۔ میری آنکھوں پہ پٹی تھی۔'' توقف سے سوچ سوچ کے بولنے لگی۔ ''جب پٹی کھلتی تو ایک... مستطیل سا کمرہ نظر آتا۔''

''اس کمرے میں کوئی دروازہ تھا؟''

''نہیں۔ ہاں۔ ہاں تھا۔'' وہ تیزی سے بولی۔ تیز روشنی کے سامنے ماتھے پہ ہاتھ کا چھجا پھر سے بنا لیا۔ ''اصل میں وہ کمرہ نہیں تھا۔''

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''اچھا۔وہ کیا تھا؟'' وہ تحمل سے بولا۔

''وہ.... کسی ٹرک کا کنٹینر تھا۔وہ...وہ موو کر رہا ہوتا تھا۔کیا آپ اس روشنی کو ہلکا نہیں کر سکتے؟''

''کسی اغوا کار کی شکل دیکھی تھی آپ نے؟''

''نہیں۔انہوں نے ماسک پہن رکھے تھے۔''

''آف کورس انہوں نے ماسک پہن رکھے تھے۔'' وہ بیزاری چھپا کے بولا۔'' آپ وہاں سے کیسے بھاگیں؟''

''میں.... پتہ نہیں۔میں نے ایک دن ایک اغوا کار پہ حملہ کر دیا جب وہ میرے ہاتھ باندھ رہا تھا۔میں اسے گرا کے باہر نکل آئی۔وہ ملاکہ کی کوئی سڑک تھی۔بس میں وہاں سے بھاگ گئی۔''

''جس سڑک پہ آپ اس کنٹینر سے نکلیں....وہ سڑک یاد ہے کون سی تھی؟''

''جونکر اسٹریٹ۔'' وہ تیزی سے بولی۔

''اور کنٹینر کا رنگ کیا تھا؟''

''رنگ؟'' وہ ٹکر ٹکر اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

''اگر آپ یہ دیکھ سکتی ہیں کہ وہ سڑک کون سی تھی تو یقیناً ایک دفعہ مڑ کے اس کنٹینر کو بھی دیکھا ہو گا جو اتنے سال سے آپ کو مقید کیے ہوئے تھا۔''

''پتہ نہیں۔رات تھی۔میں نے غور نہیں کیا۔میرا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔نیلا یا شاید سرخ۔شاید دونوں رنگ تھے۔''

''اور اس کا نمبر کیا تھا؟ اب یہ مت کہیے گا کہ آپ نے نمبر پلیٹ بھی نہیں دیکھی۔''

''وہ....نمبر پلیٹ پہ مٹی لگی تھی....آخر میں ڈبل سیون آتا تھا۔''

''عصرہ محمود سے آپ کا تعلق کیسا تھا؟''

وہ ایک دم چونک کے اسے دیکھنے لگی۔پھر سیدھی ہو کے بیٹھی۔

''میں اپنے وکیل کی غیر موجودگی میں مزید کچھ نہیں کہوں گی۔'' وہ تیزی سے بولی تو کمشنر ہلکا سا مسکرایا۔اس نے چند سوال مزید پوچھے لیکن وہ سختی سے لب آپس میں پیوست کیے بیٹھی رہی۔

اسی اثناء میں دروازہ کھلا اور ایک سپاہی احمد نظام کو ساتھ لیے اندر داخل ہوا۔تالیہ نے گہری سانس اندر کھینچی۔

''آپ نے کچھ کہا تو نہیں؟'' انہوں نے دوسری کرسی سنبھالتے ہوئے تالیہ کو غور سے دیکھا۔اس نے بس ابرو اچکا دیے۔

''آپ کی کلائنٹ نے پچھلے سال تک قید میں رکھے جانے کی ایک فلمی کہانی سنائی ہے جو اگر جھوٹی نکلی تو یہ مزید مشکل میں پڑ

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official
#TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جائیں گی۔" کمشنر محظوظ انداز میں بولا تو احمد نظام نے صدمے سے اسے دیکھا۔

"اب آپ خاموش رہیں گی۔" انہوں نے اسے گھور کے کہا۔ پھر کاغذات سامنے رکھتے ہوئے آفیسر کی طرف گھومے۔

اس نے پھر سے سر جھکا دیا اور آنکھیں سختی سے میچ لیں۔ تیز روشنی کا راستہ اب رک گیا تھا۔

☆☆=========☆☆

اشعر جس وقت گھر میں داخل ہوا' ملازم نے اطلاع دی کہ فاتح اس کا اسٹڈی میں انتظار کر رہا تھا۔ وہ اس لمحے کے لیے تیار تھا۔ اس لیے راہداری کی سیدھ میں آگے بڑھتا گیا۔ لیکن اسٹڈی میں داخل ہوتے ہی وہاں کا منظر اسے چونکا گیا۔

فاتح اکیلا نہیں تھا۔ اس کے دو قانونی مشیران اس کے سامنے کاغذات اور فائلز پھیلائے بیٹھے تھے۔ وہ ناخوشی سے ان میں سے ایک کو سن رہا تھا جو بہت فکرمندی سے کہہ رہا تھا۔

"داتو سری.... آپ ایک قتل کے الزام میں گرفتار ملزمہ سے نہیں مل سکتے۔ یہ بہت بڑا ایشو بن جائے گا۔"

"میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے تاکہ آپ اس ملاقات کو ارینج کریں' نا کہ مجھے نصیحت کریں۔" وہ ماتھے پہ بل ڈالے بولا۔ آستین موڑے' ٹائی ڈھیلی کیے' وہ اپنی کرسی پہ بیٹھا شدید برہم نظر آتا تھا۔

"سر یہ ناممکن ہے۔ آپ پولیس اسٹیشن گئے تو اسکینڈل بن جائے گا۔ وہ آپ کی مرحومہ بیوی کے قتل کے الزام میں گرفتار ہے۔ آپ کا اس سے بات کرنا قانونی پیچیدگیوں کا موجب بنے گا۔ اور ہم اسے اس وقت پولیس اسٹیشن سے نکال کے کہیں اور نہیں لا سکتے۔"

"آپ اس سے ملنا چاہتے ہیں؟" چوکھٹ پہ کھڑے اشعر نے بے یقینی سے کہا تو فاتح نے برہم نظریں اٹھا کے اسے دیکھا۔ اشعر کے ناک اور گال پہ بینڈیج لگے تھے۔ اور ایک آنکھ پہ نیل کا نشان تھا۔

فاتح اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ محفل برخاست ہونے کا اشارہ تھا۔ دونوں حضرات اپنی فائلز سمیٹ کے وہاں سے اٹھ گئے۔

وہ دونوں اکیلے رہ گئے تو اشعر نے دروازہ بند کیا اور اس کے عین سامنے آ کھڑا ہوا۔

"آپ کو اب بھی اس سے ہمدردی ہے؟" اس نے بے یقینی اور غصے سے پوچھا۔

"تم نے اس کے لیے جال تیار کیا اور مجھے بتانا تک مناسب نہیں سمجھا؟ تم مجھ سے پوچھے بغیر اتنا بڑا اقدم کیسے اٹھا سکتے ہو؟" وہ اس سے زیادہ غصے سے بولا تھا۔

وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے اور ان کے درمیان فقط ایک میز حائل تھی۔ اسٹڈی کی دیواریں.... کرسیاں... اور

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

فائلوں کے ڈھیر خاموشی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

"وہ میری بہن کی قاتل ہے۔ میں اسے سو دفعہ گرفتار کرواؤں گا۔" اشعر کی آواز اونچی ہونے لگی۔

"وہی بہن جس کو جعلی پینٹنگ دلوا کے تم زمانے میں بدنام کرنے کا پلان کر رہے تھے؟ اس سب کے باوجود میں نے تمہیں اتنے سال اپنے ساتھ نہیں رکھا؟"

"اوہ.... اس طرح اس کا دفاع کرنے کا سوچیں بھی مت ڈان فاتح۔" وہ سرخ چہرے کے ساتھ چلایا۔

"اور تم مت بھولو کہ تم کس سے بات کر رہے ہو۔ یہ جو تمہارا مقام اور مرتبہ بنا ہوا ہے نا اشعر، یہ میرے ایک دستخط سے ختم بھی ہو سکتا ہے۔" اس نے انگلی سے سینے پہ دستک دے کر غرا کے کہا تو اشعر ایک لمحے کے لیے چپ ہو گیا۔ اس کا چہرہ غصے سے دہکتا اب سیاہ پڑنے لگا تھا۔

"تالیہ نے عصرہ کا قتل نہیں کیا تھا۔ تم نے اس کو جتنا نقصان پہنچانا تھا، پہنچا لیا۔ مجھے یقین ہے وہ اپنی بے گناہی ثابت کر لے گی۔ لیکن اب تم اس کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کرو گے۔" وہ اسے سختی سے تنبیہہ کر رہا تھا۔

اشعر دونوں مٹھیاں میز پہ رکھ کے آگے جھکا اور اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"یہ آپ کی بھول ہے کہ آپ مجھے اپنی بہن کی قاتل کے خلاف کچھ کرنے سے روک سکتے ہیں۔" پھر زور سے میز پہ ہاتھ مارا۔

"تو پھر سن لو۔ میں اس کی ہر ممکن مدد کروں گا۔ اور میں اسے جیل سے نکال بھی لوں گا۔ تم مجھے نہیں روک سکو گے۔"

اشعر نے پھر سے میز پہ ہاتھ مارا اور غصے سے تن فن کرتا باہر نکل گیا۔ اپنے پیچھے اس نے دروازہ زور سے بند کیا تھا۔ فاتح نے نوچنے والے انداز میں ٹائی کھینچی اور فون اٹھا لیا۔

"کیا اپ ڈیٹ ہے؟" کچھ دیر بعد اپنی کرسی پہ بیٹھے، وہ سنجیدگی سے فون پہ پوچھ رہا تھا۔ غصہ، برہمی، سب غائب تھا اور اس کا انداز اب ٹھنڈا تھا۔

"انویسٹی گیشن جاری ہے۔ اس کا وکیل آ چکا ہے۔ وہ قتل کے بارے میں کچھ نہیں بتا رہی۔"

"کون ہے اس کا وکیل؟"

"احمد نظام۔ وہ ایک سابق پراسیکیوٹر تھا اور...."

"میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔ کیا اس نے بتایا ہے کہ اتنے سال وہ کہاں تھی؟" پوچھتے ہوئے اس کی گردن میں گلٹی سی ابھر کے معدوم ہوئی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اس کا کہنا ہے کہ اسے اغوا کیا گیا تھا اور اتنے سال قید میں رکھا گیا۔ مگر اس کے انداز سے لگتا ہے وہ جھوٹ بول رہی ہے یا خوف کا شکار ہے۔"

"ہوں۔ مجھے آگاہ کرتے رہنا۔" اس نے پرسوچ نظروں سے دور خلاء میں دیکھتے ہوئے کہا اور فون پرے ڈال دیا۔ ایک دم سے اس کی ساری دنیا ہی تلپٹ ہو کے رہ گئی تھی۔

چھے سال بعد وہ واپس آئی تھی۔ چھے سال وہ کہاں رہی' وہ اس سے کیوں نہیں ملی' اور اب اس کی زندگی میں کیا کیا بدل چکا تھا...ان سوالوں کے جوابات صرف تالیہ مراد کے پاس تھے۔ اور اس سے ملاقات کے سارے راستے بند تھے۔

☆☆=========☆☆

سری پردھانہ کی کھڑکیوں سے چھن کے آتی سرما کی دھوپ سارے آفس کو سینک رہی تھی۔ وان فاتح اپنی کرسی پہ بیٹھا' ایک فائل کے صفحے پلٹتا نظر آرہا تھا۔ دفعتاً دروازہ کھلا اور سوٹ میں ملبوس شاہدان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں آج بھی ایک سیاہ فولڈر تھا۔ وہ فاتح کو مخاطب کیے بغیر آگے آیا اور فولڈر شیلف میں رکھا۔ پھر میز کے سامنے جا کھڑا ہوا اور کھنکھارا۔

فاتح نے فائلوں سے سر اٹھا کیا یک سوالیہ نظر اس پہ ڈالی۔

"یانگ دی امان برحرمت..... مجھے آپ کو آگاہ کرنا تھا کہ.... آج تالیہ مراد کی عدالت میں پیشی تھی۔ ان کے وکیل نے ضمانت کی درخواست دائر کی تھی۔"

"اور؟"

"ان کی ضمانت عدالت نے منظور کر لی ہے۔ ان کو رہا کر دیا گیا ہے۔"

ایک لمحے کے خاموش وقفے کے بعد فاتح نے سر کو خم دیا اور بولا۔ "او کے۔ اور کچھ؟"

"عدالت نے ضمانت کی رقم کافی بھاری مقرر کی تھی۔"

"کس نے رقم ادا کی؟"

"اینکر پرسن ایڈم بن محمد نے۔ اس نے ٹویٹ کی ہے کہ اس نے تالیہ مراد کی کہانی کے رائٹس خرید لیے ہیں۔"

"ٹرائل کب شروع ہو رہا ہے؟"

"غالباً دو ہفتے بعد۔"

"ہوں۔ سلطان عبدالمالک تشریف لے آئے؟" اس نے واپس کام کی طرف آتے ہوئے پوچھا۔

"قریباً تین منٹ تک وہ پہنچ جائیں گے۔" شاہدان نے ایک نظر پیچھے شیلف پہ رکھی سیاہ فائلز کے اکٹھے ہوتے ڈھیر کو

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

دیکھا۔ پردھان منتری نے ان کو ابھی تک نہیں چھوا تھا۔ وہ کچھ کہنے لگا پھر سر جھٹکا اور اجازت لے کر مڑ گیا۔ اس کے جانے کے بعد فاتح نے ریموٹ اٹھایا اور دیوار پہ لگی ٹی وی اسکرین آن کی۔

غالباً ہر چینل ایک ہی خبر دکھا رہا تھا۔ عدالت کے باہر رپورٹرز کے نرغے میں تالیہ مراد اپنے وکیل کے ساتھ چلتی باہر آ رہی تھی۔ اس نے سیاہ منی کوٹ پہن رکھا تھا۔ آنکھوں پہ سیاہ شیشوں والے گلاسز تھے۔ کھلے بال کندھوں پہ گر رہے تھے۔ گال پہ سرخ بھورا نشان' ماتھے کا بینڈ ایج اور ہاتھ کی پٹی صاف دکھائی دیتی تھی۔

آج وہ کمپوزڈ اور سپاٹ نظر آتی تھی۔ رپورٹرز کے سوالات کی بوچھاڑ پہ سپاٹ چہرہ لیے خاموشی سے آگے بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ ایک کار میں بیٹھ گئی۔ وکیل صاحب بھی ساتھ بیٹھے۔ دروازہ بند ہوا اور کار آگے بڑھ گئی۔ اب رپورٹرز اپنے اپنے کیمروں کی طرف رخ کیے اس کیس کی تفصیلات بتانے لگے۔

اور وان فاتح ایک لمحے کے لیے تالیہ کے سپاٹ چہرے پہ اپنے سوالات کے جوابات ڈھونڈنے لگا۔

اس کے ساتھ چھ سال تک کیا بیتی۔ وہ کہاں تھی۔ اس نے رابطہ کیوں نہیں کیا؟ کیا وہ اپنے باپ کے پاس رہ گئی تھی؟ اس کے پاس ضائع کرنے کے لیے دوسرا لمحہ نہ تھا۔ اس نے اسکرین آف کر دی اور سامنے رکھے کاغذات کو دیکھنے لگا۔

دفعتاً دروازے کھول دیے گئے۔ دربان نے آ کے اطلاع دی۔

یانگ دی پرتوان اگونگ (بادشاہ سلامت) تشریف لا رہے تھے۔ وہ مسکرا کے اٹھ کھڑا ہوا۔

''توانکو۔'' کہتے ہوئے تعظیم پیش کی۔

عام دنوں کی نسبت سلطان عبدالمالک سادہ سوٹ میں ملبوس تھے۔ سر پہ ٹوپی تک نہ تھی۔ کھچڑی بال' آنکھوں پہ چشمہ' اور چہرے پہ مسکراہٹ سجائے وہ آئے۔ شاہی آداب کے بعد دونوں اپنی کرسیوں پہ بیٹھ گئے تو انہوں نے بات کا آغاز کیا۔

''آپ مجھ سے تنہائی میں ملاقات کرنا چاہتے تھے' داتو سری؟''

''جی توانکو۔ میں خود آ جاتا۔ آپ نے زحمت کی۔'' الفاظ کے برعکس فاتح کا چہرہ سپاٹ اور لہجہ سرد تھا۔

''کوئی مسئلہ نہیں۔ آپ بتائیں۔ کوئی خاص بات تھی۔''

''توانکو... آپ نے تاریخ کا مطالعہ تو کیا ہوگا؟ میں اکثر کرتا ہوں۔'' وہ میز پہ ہاتھ باہم جما کے رکھے سکون سے سامنے بیٹھے بادشاہ کو دیکھتے ہوئے اسی سرد لہجے میں کہنے لگا۔ ''قدیم ملاکہ میں سلاطین اپنے دائیں ہاتھ کے طور پہ ایک عہدیدار رکھتے تھے۔ اسے بنداہارا کہا جاتا تھا۔ سلطان اور بنداہارا دونوں تب تک حکومت میں رہتے جب تک ان کی طاقت مخالفین کی طاقت سے زیادہ رہتی۔ جہاں یہ توازن بگڑتا' وہاں ان کا تختہ الٹ جاتا۔''

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''میں تاریخ سے واقف ہوں' یانگ دی امان برحرمت۔''

''پھر آپ اس بات سے بھی واقف ہوں گے کہ جدید دنیا میں ایسا نہیں ہوتا۔ جیسے میں پانچ سال کے لیے منتخب ہو کے آتا ہوں' ویسے ہی سلطان بھی منتخب ہوتا ہے۔ میرے اور آپ میں فرق ہے تو انکو۔''

''جیسا کہ؟''

''آپ کو بینٹلی (کار) پہ سفر کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ لیکن پردھان منتری صرف اپنے ملک کی بنی کار استعمال کر سکتا ہے۔'' وہ سرد مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ سلطان مسکرا دیے اور ابرو اٹھائی۔

''آپ نے صرف یہ فرق جتانے کے لیے تو مجھے نہیں بلایا۔''

''جی تو انکو۔ دوسرا فرق ہم میں یہ ہے کہ پردھان منتری ہمیشہ سلطان سے زیادہ اختیارات رکھتا ہے۔ آپ کا انتخاب تین ماہ قبل ہوا تھا۔ اس سے پہلے آپ ریاست کے حکمران تھے۔ نو ریاستوں کے حکمرانوں نے آپ کو چنا اور یہاں تک پہنچایا۔''

''آپ کھل کے بات کریں' وان فاتح۔'' وہ مسکرا کے بولا۔

''تو انکو۔'' وہ بھی مسکرایا۔ ''میں جانتا ہوں آپ کیا کر رہے ہیں۔ یہ بھی کہ چار ریاستوں کے سربراہ میرے خلاف آپ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ صوفیہ رحمٰن سے آپ کی ہمدردی برقرار ہے۔ اسی لیے میرے بل کو پاس ہونے سے روکنے کے لیے میرے اراکین کو آپ توڑ رہے ہیں۔'' وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کے توڑ توڑ کے کہہ رہا تھا۔

''اور آپ ان اراکین کو اونچے عہدوں کا لالچ دے کر واپس بلا رہے ہیں۔''

''لوگ مجھ پہ اعتبار کرتے ہیں تو انکو۔ لیکن جن نو ریاستوں کے حکمرانوں نے آپ کو سلطان بنایا ہے کیا وہ آپ پہ ہمیشہ اعتبار کرتے رہیں گے؟''

''یہ وقت بتائے گا کہ کون کس کو کرسی سے ہٹائے گا' داتو سری۔''

ایک خاموشی کا وقفہ دونوں کے درمیان حائل ہوا۔ پھر فاتح نے گہری سانس لی اور افسوس سے سر جھٹکا۔

''تو انکو... میں اس ملک کا پردھان منتری اس لیے بننا چاہتا تھا تا کہ میں اس ملک میں نئی پالیسیز لاؤں۔ نئے قوانین بناؤں۔ لیکن آپ لوگ مجھے وہ سب کرنے نہیں دینا چاہتے۔ آپ صرف مجھے نقصان نہیں پہنچا رہے۔ میرے لوگوں کو نقصان دے رہے ہیں۔ اس لیے کتنا اچھا ہو کہ آپ اپنے پانچ سال آرام سے حکومت کریں' اور خود کو محلاتی سازشوں سے لاتعلق کر کے اپنے اختیارات انجوائے کریں۔ اور مجھے میرا بل پاس کرنے دیں۔'' وہ اٹھ کھڑا ہوا تو وہ بھی اٹھے اور مسکرا کے قدرے حیرت سے اسے دیکھا۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"آپ میری طرف سے فکرمند نہ ہوں' وان فاتح۔آپ کے بل کے لیے میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔" پھر بادشاہ سلامت نے اپنے کوٹ کا بٹن بند کیا' نادیدہ شکنیں درست کیں اور ایک نظر کونے میں لگے بورڈ کو دیکھا جو ابھی کور سے ڈھانکا ہوا تھا۔

"ان شاءاللہ اکثریت آپ کے ساتھ ہو گی۔"

"آپ پردھان استرا انجوائے کریں' تو انکو۔ یہ کٹھن کام میرے لیے چھوڑ دیں۔" وہ سرد مسکراہٹ کے ساتھ بولا اور مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھا دیا۔

پیچھے شیلف پہ رکھی سیاہ فائلیں اداسی سے ان دونوں کو مصافحہ کرتے ہوئے دیکھتی رہیں۔جانے وہ ہاتھ انہیں کب چھوئیں گے؟ وہ انتظار کر رہی تھیں۔

☆☆=========☆☆

احمد نظام ڈرائیو کر رہے تھے اور وہ خاموشی سے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی' کھڑکی سے باہر بھاگتے درختوں کو دیکھ رہی تھی۔

"کم از کم میں آزاد ہوں۔" کچھ دیر بعد وہ بولی تو انہوں نے برہمی سے اسے دیکھا۔

"لیکن آپ نے اپنا کیس مزید خراب کر دیا ہے' تالیہ۔" وہ برہمی سے بولے۔کل سے اس پہ آیا غصہ بالآخر نکل آیا۔"میرے آنے سے پہلے آپ کو خاموش رہنا تھا۔آپ کو اپنی گمشدگی کی اتنی لمبی اور بے سروپا کہانی سنانے کی ضرورت نہ تھی۔"

"میں panic کر گئی تھی....او کے؟ مجھے انٹروگیشن روم اور ان کی تیز روشنیوں کا فوبیا ہے۔ مجھے پولیس کی قید میں جانے سے اس وقت سے ڈر لگتا ہے۔میں ابھی تک اس چیز کو ہینڈل نہیں کر پا رہی۔او کے؟ او کے؟" وہ باہر دیکھتے ہوئے بولی۔

"آپ کی کہانی آپ کو مزید گلٹی ثابت کر دے گی' تالیہ۔آپ کو سچ بولنا چاہیے تھا۔"

"سچ پہ کوئی بھی یقین نہ کرتا۔آپ بھی نہیں۔اغوا والی اسٹوری بہتر تھی۔اس میں میرا کوئی قصور نہیں نکلتا۔" وہ شانے اچکا کے بولی۔احمد نظام نے تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے موڑ کاٹا۔

"آپ کے خیال میں وہ اس اسٹوری کو چیک نہیں کریں گے؟ وہ ایسا کنٹینر نہیں تلاش کریں گے؟ وہ آپ کے ان تین چار دنوں کی ساری فوٹیج نکالیں گے۔وہ آپ کے ہر قدم کو ری ٹریس کریں گے۔"

"ہاں تو میرے اغوا کار عقلمند تھے نا۔انہوں نے اب تک کنٹینر کو آگ لگا دی ہو گی یا اسے پانی میں بہا دیا گیا ہو گا۔"

"آپ کس زمانے میں رہ رہی ہیں۔انتہائی پروفائل کیس ہے یہ۔وہ شہر کا ایک ایک کنٹینر ڈھونڈیں گے۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''زمانے سارے ایک سے ہی ہوتے ہیں' نظام صاحب۔ آپ میری فکر نہ کریں۔ وقت مجھ پہ بہت مہربان رہا ہے۔'' وہ تلخی سے کہہ کے کھڑکی سے باہر روشنی میں نہائے کے ایل کو دیکھنے لگی۔ آج پہلی دفعہ.... اتنے عرصے بعد.... وہ تیز روشنی میں بغیر خوف کے شہر کو دیکھ رہی تھی۔

''آپ کو پی ایم سے ملنے جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔''

''انس فی.... اب ہر کوئی ان کو پی ایم کہتا ہے حالانکہ ان کا نام وان فاتح ہے۔ اور اچھا ہی ہوا نا میں گرفتار ہو گئی۔ یوں میری ضمانت بھی ہو گئی اور اب میں آزادی سے گھوم پھر سکتی ہوں۔''

''اور میں سوچ رہا ہوں کہ آپ کا کیس لے کر میں نے غلطی تو نہیں کر دی۔'' تالیہ نے خفگی سے انہیں دیکھا لیکن وہ اب ایک عمارت کے سامنے کار روک کے موضوع تبدیل کر گئے تھے۔

''میں نے اس بلڈنگ میں آپ کے لیے دو کمروں کا ایک اپارٹمنٹ کرائے پہ لے لیا ہے۔ آپ یہاں بہتر محسوس کریں گی۔ آپ کا سامان بھی ہوٹل سے اٹھوا کے یہاں منتقل کر دیا گیا۔'' ایک کی کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔

''شکریہ۔ آپ تمام اخراجات میرے بل میں ڈال دیجیے گا۔'' وہ دروازہ کھول کے باہر نکلی اور سن گلاسز ماتھے پہ چڑھا کے گردن اٹھائے اس اونچی عمارت کو دیکھا۔

''میں پہلے ہی ڈال چکا ہوں۔ ابھی آپ آرام کریں۔ کل میرے آفس آئیے گا۔ ہم آپ کے کیس پہ کام کریں گے۔''

اس نے چہرہ موڑ کے انہیں دیکھا اور آزردگی سے مسکرائی۔ ''بہت شکریہ' احمد نظام صاحب۔ میری مدد کے لیے۔''

''میں نے کہا نا' میں آپ کے بل میں ساری رقم ڈال چکا ہوں۔ ایڈم بھی صبح آفس آئے گا۔ تب تک آپ آرام کریں۔''

وہ ہینڈ بیگ لیے آگے بڑھی اور عمارت کے قریب آئی۔ خود کار دروازے کھلتے چلے گئے۔ لیکن تالیہ اندر نہیں گئی۔ وہ رک کے اس سوٹ میں ملبوس آدمی کو دیکھنے لگی جو اس کی طرف آ رہا تھا۔ تالیہ نے دیکھا' اس کے پیچھے ایک سیاہ شیشوں والی لمبی سی کار کھڑی تھی۔

(ابھی میں اس نئے گھر میں داخل بھی نہیں ہوئی اور ان کو پہلے سے خبر ہو گئی۔)

''بے تالیہ۔'' اس نے قریب آ کے سر جھکا کے سلام کیا۔ ''میں سری پردھانہ سے آیا ہوں۔ آپ کی پی ایم کے ساتھ اپائنٹمنٹ ہے۔ انہوں نے آپ کو بلایا ہے؟''

''ابھی؟''

''نہیں۔ کل صبح۔''

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تمہارا نام کیا ہے؟" اس نے سنجیدگی سے اس نوجوان کو دیکھا۔

"سریش۔"

"سریش...اپنے پردھان منتری سے کہو تالیہ مرادان سے نہیں ملنا چاہتی۔"

سریش ٹکر ٹکر اس کا چہرہ دیکھنے لگا جیسے اس جواب کی امید نہ ہو۔

"پے تالیہ... میں ان کو آپ کے انکار کی کیا وجہ بتاؤں؟"

"ان سے پوچھنا کہ وہ مجھ سے ملنے حوالات میں کیوں نہیں آئے؟"

"گستاخی معاف' پے تالیہ' لیکن ملک کا حکمران ایک قیدی سے ملنے نہیں آسکتا۔"

"اچھا؟" اسے سر سے پیر تک دیکھا۔ "میں تو آئی تھی۔" جتا کے بولی اور مڑ گئی۔ سرکاری اہلکار بے بسی سے اسے جاتے دیکھتا رہا۔

"اور پھر میری بات کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں تو آئی تھی۔"

قریباً گھنٹے بعد سریش ہاتھ باندھے اپنے پی ایم کے سامنے کھڑا ساری بات شرمندگی سے بتا رہا تھا۔ وہ سن کے ہلکا سا مسکرا دیا۔ وہ درست کہہ رہی تھی۔ وہ آئی تھی۔ جب وہ مراد راجہ کی قید میں تھا اور اس کا ماتھا' چہرہ' اور ہاتھ اسی طرح زخمی تھا۔ تب وہ آئی تھی اس سے ملنے اور اس نے کسی روکنے والے کے روکنے کی پرواہ نہیں کی تھی۔ لیکن وہ نہیں جا سکا تھا۔

ڈیم ڈیموکریسی۔

"سر... آپ نے جو وقت کل صبح مس تالیہ کے لیے مختص کرنے کو کہا تھا' اسے کینسل کر دوں؟"

"ہاں۔" اس کے جواب پہ سریش نے سر ہلا دیا۔ وہ جانے کے لیے مڑنے لگا جب فاتح بولا۔

"اسے سوموار کی صبح کا وقت دے دو۔"

سریش تعجب سے واپس گھوما۔ فاتح اب سامنے رکھی فائل کی طرف متوجہ تھا۔

"لیکن... سر... سوری لیکن... انہوں نے تو ملنے سے انکار کر دیا ہے۔"

وان فاتح نے چہرہ اٹھا کے سنجیدگی سے دیکھا۔ "نہیں۔ اس نے انکار نہیں کیا۔ اس نے تم سے پوچھا "ابھی؟" تم نے کہا' کل صبح۔ اسے کل صبح کوئی اہم کام کرنا ہو گا اس لیے سوموار کا وقت دے دو۔"

"او کے... میں..." وہ گڑبڑا کے بولا۔ حیران نظریں ابھی تک پردھان منتری پہ جمی تھیں۔ "میں خود جاؤں ان کے پاس یا ان کو کال کر لوں؟ میرے پاس ان کا نمبر ہے۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''کال کرو۔ اسی لیے اس نے تمہارا نام پوچھا تھا تاکہ تم کال کرو تو وہ پہچان جائے۔'' وہ فائل کے صفحے پلٹتے ہوئے اب کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ سریش نے آہستہ سے سر ہلایا اور مڑ گیا۔ دنیا عجیب لوگوں سے بھری پڑی ہے۔

''میں نے آپ کو بتایا تھا سریش' مجھے ان سے نہیں ملنا۔''

''منڈے مارننگ۔ صبح آٹھ بجے' میم۔ میں سری پردھانہ کے باہر آپ کا منتظر ہوں گا اور آپ کو سیکیورٹی سے گزار کے اندر لے جاؤں گا۔''

تالیہ نے مسکرا کے فون بند کیا۔ (وہ اب بھی اس کو بہت اچھے سے جانتا تھا۔ اس دفعہ وان فاتح کچھ نہیں بھولا تھا۔)

وہ اپنے اپارٹمنٹ کے لونگ روم کی کھڑکی کے سامنے کھڑی تھی۔ شہر کی اونچی عمارتیں اور سڑکوں پہ بہتا ٹریفک.. یہاں سے سب دکھائی دیتا تھا۔ فون رکھ کے اس نے بازو سینے پہ باندھ لیے اور اس خوبصورت شہر کو دیکھنے لگی۔

اس شہر میں آج تالیہ مراد کے کیس کا چرچا ہوگا اور جب تک ٹرائل چلے گا' اس شہر میں تالیہ کے جرم کی ہی باتیں ہوں گی۔ چھ برس پرانا کیس زندہ ہو گیا تھا۔ بلاگز' چینلز' کیفے.... ہر جگہ یہی ذکر چھڑ چکا تھا۔

وہ خاموشی سے نیچے نظر آتے شہر کو دیکھے گئی۔ گھڑی کی سوئی ٹک ٹک کرتی آگے بڑھ رہی تھی۔

☆☆=========☆☆

وان فاتح کی رہائشگاہ پہ ناشتے کی میز پہ آج صبح تناؤ پھیلا تھا۔ فاتح جب اپنی سربراہی کرسی پہ آ کے بیٹھا تو اس نے ایک نظر تمام افراد پہ ڈالی۔ سکندر کے ماتھے پہ بل تھے اور وہ خاموشی سے سیریل کھا رہا تھا۔ جولیانہ اپنے ناشتے سے کھیلتی گم صم نظر آتی تھی۔ اور اشعر....وہ بالکل سپاٹ بیٹھا تھا۔

''آج تمہارا کالج نہیں ہے' سکندر؟'' اس نے بات کا آغاز کرتے ہوئے دلیے کا پیالہ اپنے قریب کیا تو سکندر نے نظریں اٹھا کے برہمی سے اسے دیکھا۔

''آپ کو ابھی بھی تالیہ مراد سے ہمدردی ہے؟''

فاتح نے پیالہ واپس دھکیلا اور سنجیدگی سے سکندر کو دیکھا۔ ''تالیہ نے عصرہ کا قتل نہیں کیا تھا۔''

''یہ اسی نے کیا تھا' ڈیڈ۔ آپ اس کا دفاع نہیں کر سکتے۔''

''تم چاہتے ہو کہ میں ایک بے قصور لڑکی کو مجرم کہوں؟ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ سوری۔''

''ہم اچھی زندگی گزار رہے تھے۔'' سکندر درشتی سے بولا اور نیپکن پرے پھینکا۔ ''پھر وہ ہماری زندگیوں میں آئی۔ مجھے سب یاد ہے۔ اس کی وجہ سے آپ دونوں کی لڑائی ہوتی تھی۔ اس کی وجہ سے سب کی لڑائی ہونے لگی تھی۔'' اس نے شکوہ کناں

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نظروں سے اشعر کو دیکھا۔وہ باری باری باپ بیٹے کے چہرے یوں دیکھ رہا تھا جیسے کورٹ میں ایک سرے سے دوسرے تک اڑتی گیند دیکھ رہا ہو۔

"اور پھر میری ماما مر گئیں۔اس کی وجہ سے ہمیں گھر چھوڑنا پڑا۔ہمیں اپنا ملک چھوڑنا پڑا۔آپ نے آج تک اس کو مجرم نہیں کہا۔ہمیشہ اس کو ڈیفینڈ کیا۔لیکن اب آپ اس کو ڈیفینڈ نہیں کریں گے ڈیڈ۔میں آپ کو بتا رہا ہوں۔اگر کسی نے اس گھر میں تالیہ مراد کی حمایت کی تو میں گھر چھوڑ کے چلا جاؤں گا۔"

اس نے کرسی دھکیلی اور سرخ چہرے کے ساتھ کھٹا باہر چلا گیا۔جولیانہ سر جھکائے کھاتی رہی۔فاتح نے گردن موڑ کے چبھتی ہوئی نظروں سے اشعر کو دیکھا۔

"تم نے کچھ کہا ہے سکندر کو؟"

وہ سیب میں دانت گاڑتے ہوئے کندھے اچکا کے بولا۔"اس کی عمر دیکھیں۔کیا میں اس کا برین واش کروں گا؟ وہ اس کی ماں تھی۔میری بہن تھی۔وہ وہی محسوس کر رہا ہے جو میں کر رہا ہوں۔دیکھیں آبنگ۔"اس نے سیب رکھا اور سنجیدگی سے بولا۔

"میں آپ کا ذہن نہیں بدل سکتا۔میں آپ کی رائے کو برداشت کروں گا۔لیکن آپ ہمارے جذبات کو برداشت کریں۔ہم میں سے کوئی اب اس قصے کو گھر میں ڈسکس نہیں کرے گا۔معاملہ عدالت میں ہے۔جو فیصلہ عدالت کرے گی وہ ہم سب کو قبول کرنا ہوگا۔"

فاتح نے خاموشی سے چائے کا کپ اٹھا لیا۔اسی وقت مرکزی دروازہ کھلا اور ییشا کا شناسا چہرہ دکھائی دیا۔

جولیانہ نے سر موڑ کے اسے دیکھا اور تیزی سے ناشتہ ختم کرنے لگی۔ییشا قریب آئی۔اس کے جوتوں کی ٹک ٹک واحد آواز تھی جو سارے میں سنائی دے رہی تھی ورنہ ڈائننگ ہال کا تناؤ دور سے بھی محسوس کیا جا سکتا تھا۔

"جولیانہ آپ نے ناشتہ نہیں کیا؟ کلاس کا وقت ہونے والا ہے۔"سلام اور تعظیم کے بعد ییشا تعجب سے کہتی جولیانہ کی کرسی کے پیچھے آ کھڑی ہوئی۔جولی نے جواب نہیں دیا۔چپ چاپ کھاتی رہی۔فاتح نے نظر اٹھا کے دیکھا۔

"جولی.....آپ کی ٹیچر کچھ پوچھ رہی ہیں۔"

"اٹس اوکے۔میں کتابیں یہیں لے آتی ہوں۔ساتھ ہی اس کو پڑھا بھی دوں گی۔"ییشا نے اپنا بیگ اور پرس میز پہ رکھے اور اجازت لے کر اسٹڈی کی طرف چلی گئی۔

ییشا کے جاتے ہی اس کا فون زور زور سے تھرتھرانے لگا۔جولیانہ نے اسکرین دیکھی اور واپس دلیہ کھانے لگی۔چند لمحے

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

خاموشی سے گزرے۔ یہاں تک کہ تھرتھرانے کی آواز ناشتہ کرتے افراد کو کوفت میں مبتلا کرنے لگی۔

"جاؤ جولی.... اس کو فون دے آؤ۔" اشعر نے جولیانہ کو مخاطب کیا۔ اس نے کندھے اچکا دیے۔

"وہ اٹینڈ نہیں کریں گی۔ ان کے ایکس ہزبنڈ کا فون ہے۔ وہ اسے کبھی اٹینڈ نہیں کرتیں۔"

ایک دفعہ پھر خاموشی چھا گئی۔ پھر یکے بعد دیگرے اشعر اور فاتح اٹھ کے باہر چلے گئے۔

ییشا کتابیں لیے واپس آئی تو فون ابھی تک تھرتھرا رہا تھا۔ اس نے کتابیں رکھیں اور فون اٹھایا تو چہرے کی رنگت ایک دم بدلی۔ خوف سے نہیں۔ افسوس سے۔ آزردگی سے۔ اس نے لب کاٹتے ہوئے کال کاٹی اور فون پرس میں ڈال دیا۔ پھر کرسی کھینچ کے بیٹھی اور کتابیں کھول لیں۔

جولیانہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔ "آپ میرے ڈیڈ سے کیوں نہیں کہتیں کہ وہ آپ کی مدد کریں۔ مجھے امی نے بتایا ہے کہ اس کے بابا پھر سے آپ لوگوں کو ہراس کرنے لگے ہیں۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے' جولی۔" اس نے نرمی سے اس کا سر تھپکا۔ "میں کوئی کمزور عورت تھوڑی ہوں جو ڈر جاؤں گی؟ وہ زمین کے کوئی ایسے کاغذات مانگتا ہے جو میرے پاس نہیں ہیں۔ میں اسے اگنور کروں گی۔ خود ہی پیچھا چھوڑ دے گا۔"

"تو پھر پچھلے ماہ سے کیوں نہیں چھوڑا؟"

"میں ہینڈل کر لوں گی۔ سنگل مدرز میں بہت طاقت ہوتی ہے' جولی۔" وہ مسکرا کے اسے سمجھانے لگی۔ "بلکہ ساری ماؤں میں ہوتی ہے۔ اور میں نہیں چاہتی کہ تم سے تعلق کی وجہ سے تمہارے خاندان سے کوئی فیور لوں۔ یہ اخلاقی لحاظ سے اچھی بات نہیں ہے۔"

"ساری مائیں ایک جیسی ہوتی ہیں؟" جولیانہ نے آزردگی سے اسے دیکھا۔ ییشا نے مسکراتے ہوئے سر جھکایا اور ایک صفحے پہ کچھ انڈر لائن کرنے لگی۔ وہ دونوں ڈائننگ ہال میں اب تنہا رہ گئی تھیں۔

"کیا ساری مائیں بہادر ہوتی ہیں؟" وہ آہستہ سے بولی تو ییشا نے چونک کے اسے دیکھا۔ پھر اس کے چہرے پہ فکرمندی پھیلی۔

"اوہ سویٹی.... کوئی کتنا بھی مضبوط ہو' اسے نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ تمہاری ماما بھی اسی کا شکار ہوئی تھیں۔ مت سوچا اس بارے میں۔"

جولیانہ نے پلکیں جھپکتے ہوئے اسے دیکھا۔ آواز مزید دھیمی کی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے تالیہ مراد نے میری ماما کو مارا ہو گا؟"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

یٹا نے گہری سانس لی۔ آج وہ شہد رنگ بالوں کو جوڑے میں باندھے ہوئے تھی اور ایک گھنگھریالی لٹ گال پہ جھول رہی تھی۔

”سویٹی..... ہمیں نہیں معلوم کس کی کیا اسٹوری ہے۔ جس نے بھی ایسا کیا ہو اس کو سزا ضرور ملے گی۔ اور تم فکر نہ کرو۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تمہارے ڈیڈ ہیں نا تمہاری حفاظت کے لیے۔“ وہ اسے پیار سے سمجھا رہی تھی۔ اسے واقعی یہ لگا تھا کہ جولیانہ ایک ”قاتل“ کے واپس آنے پہ خوفزدہ ہے۔ مگر جولیانہ نے لب کاٹے اور چہرہ اس کے قریب کیا۔ پھر سرگوشی میں بولی۔

”کیا میں آپ کو ایک سیکرٹ بتا سکتی ہوں؟“

یٹا دم سادھے رہ گئی۔ کچھ تھا اس کے انداز میں جو اسے چونکا گیا تھا۔

”تالیہ نے میری ماما کو نہیں مارا تھا۔“

یٹا کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کہے۔ ”تمہیں کیسے پتہ؟“

”دو سال پہلے..... جب مجھے ان چیزوں کی بہتر سمجھ آنے لگی..... تو میں نے ماما کی کیس فائلز پڑھنا شروع کیں۔ پولیس رپورٹ کے مطابق زہر کیک کی آئسنگ میں تھا۔ یعنی اس پہ چھڑکا گیا تھا۔“

”جولی..... تم ان باتوں میں نہ الجھو۔ عدالت.....“

”آپ مجھے کیا سمجھتی ہیں؟ میں مرڈر مسٹریز دیکھتی ہوں۔ مجھے ان سب باتوں کی سمجھ آتی ہے۔ میری بات سنیں۔ مجھے ڈیڈ کی طرح خاموش نہ کرائیں۔ وہ کیک بے شک تالیہ بھیجتی تھی۔ ماما یہی کہتی تھیں۔ لیکن مجھے یاد ہے۔ وہ چاکلیٹ کیکس تھے۔ ان پہ آئسنگ نہیں ہوتی تھی۔ میں نے دو دفعہ خود کیک وصول کرتے دیکھا تھا ماما کو۔ لیکن بعد میں جب ماما کیک فریج میں رکھ دیتی تھیں ڈیڈ کے لیے..... تو ان پہ آئسنگ ہوتی تھی۔“ اس کی گلابی پڑتی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ”مجھے نہیں پتہ وہ آئسنگ کون چھڑکتا تھا لیکن اگر زہر آئیسنگ میں تھا تو وہ تالیہ نے نہیں چھڑکا تھا۔“

یٹا دھک سے رہ گئی۔ بالکل گنگ اور ششدر۔

”اس وقت شاید مجھے اتنی سمجھ نہیں تھی۔ لیکن جب میرے ذہن نے کڑیاں جوڑیں تو مجھے سب کچھ پھر سے یاد آنے لگا۔ میں نے ڈیڈ کو بتایا تھا۔“

”انہوں نے کیا کہا؟“

”انہوں نے مجھے چپ رہنے کو کہا۔ وہ شاید پہلے سے جانتے تھے سب۔“

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''یعنی....تالیہ نے یہ قتل نہیں کیا تھا؟'' وہ گنگ رہ گئی۔ ''اوہ گاڈ....اور تمہارے ڈیڈ نے کچھ نہیں کیا۔ وہ لڑکی پچھلے سال تک پولیس سے اس جرم کی وجہ سے چھپتی رہی جو اس نے کیا ہی نہیں تھا؟'' اس نے ماتھے کو چھوا۔ ''اوہ بے چاری تالیہ۔'' پھر اس نے جولیانہ کا چہرہ دیکھا تو فوراً خود کو سنبھالا۔

''دیکھو جو ہو گیا' سو ہو گیا۔ یہ وقت ان باتوں پہ غور کرنے کا نہیں ہے۔ تم ایگزام دے کر آؤ پھر ہم بات کریں گے۔ ٹھیک ہے؟'' نرمی سے اسے پچکارتے ہوئے بولی البتہ اس کی آنکھوں میں واضح اضطراب نظر آتا تھا۔ جولیانہ نے اداسی سے کتاب پہ سر جھکا دیا۔ ییشا کا ایک ہاتھ ابھی تک سینے پہ تھا۔ یہ سب کچھ نہایت غیر متوقع تھا۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟

☆☆=========☆☆

احمد نظام کا آفس بہت بڑا نہ تھا۔ اس میں فائلوں اور کتابوں کے ڈھیر لگے تھے۔ آفس کی حالت کو دیکھ کے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ ایک ہائی پروفائل کیس لینے میں کیوں دلچسپی رکھتے تھے۔

اس وقت وہاں کافی کی مہک پھیلی تھی۔ تین بھاپ اڑاتے کپ میز پہ رکھے تھے۔ ایک طرف احمد نظام خود بیٹھے تھے اور ان کے سامنے تالیہ اور ایڈم کرسیوں پہ براجمان تھے۔ آج وہ سفید اور سیاہ اسکرٹ بلاؤز میں ملبوس تھی۔ ماتھے پہ بینڈ ایج تھا اور گال کے زخم پہ مرہم لگا تھا۔ آنکھ کا نیل میک اپ سے ہلکا کر رکھا تھا۔

''آپ کو یہ چوٹ کیسے آئی؟'' ایڈم نے اپنا کپ اٹھاتے ہوئے اس کے ماتھے کی طرف اشارہ کیا۔

اس سوال پہ تالیہ نے برا مان کے اسے دیکھا۔

''آپ بات بدل رہے ہیں۔ میں کہہ رہی ہوں کہ عصرہ نے یہ خود اپنے ساتھ کیا تھا۔''

''اور میں کہہ رہا ہوں کہ کوئی اس پہ یقین نہیں کرے گا۔ اگر آپ یہ بات لوگوں کے سامنے دہراتی رہیں گی تو آپ ولن لگیں گی۔ عوام بالخصوص عصرہ کے بچے آپ کو معاف نہیں کریں گے۔'' وہ تبصرہ کرنے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔

''عصرہ کے بچے۔'' وہ خاموش ہو گئی۔ ان کو وہ فراموش کر گئی تھی۔ وہ اس سارے معاملے کے معصوم ترین متاثرین تھے۔ ''اوکے۔ میں کسی کو نہیں کہوں گی۔ مگر میں آپ کے سامنے تو کہہ سکتی ہوں نا؟''

''ٹھیک ہے تالیہ۔'' احمد نظام نے مداخلت کی۔ ''مان لیا کہ عصرہ نے خودکشی کی تھی۔ لیکن ہمیں یہ بات ثابت کرنی پڑے گی۔''

''میرے پاس ایلی بائی ہے۔ جب کیک آنا شروع ہوئے تو میں مصر میں تھی۔''

''کیک آپ کے کریڈٹ کارڈ پہ آرڈر کیے گئے تھے۔ آپ یہ کام دنیا میں کہیں سے بھی بیٹھ کے کر سکتی ہیں۔'' ایڈم نے

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گھونٹ بھرتے ہوئے پھر سے تبصرہ کیا۔وہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا ساتھ ہی اپنے فون سے بھی کھیل رہا تھا۔

''اور میں مصر میں بیٹھ کے کیک میں زہر کیسے ملا سکتی ہوں؟''

''چھے سال پہلے اگر آپ فرار نہ ہوتیں تو یہ بات ثابت کرنا آسان تھا۔''احمد نظام نے مداخلت کی۔

''میں فرار تھوری ہوئی تھی۔میں اغوا ہوئی تھی۔''بالوں کو جھٹکا دیا اور کندھے اچکائے۔

ایڈم زور سے ہنسا۔پھر چہرہ سنجیدہ بنایا اور موبائل پہ بٹن دبانے لگا۔تالیہ نے برامان کے اسے دیکھا۔

''اس میں اتنا فنی کیا ہے؟''

''مس مراد..آپ کی اغوا والی کہانی بہت کمزور ہے۔آپ تھوڑا وقت صرف کر کے اس سے بہتر کہانی بنا سکتی تھیں۔''

''آپ تھوڑا وقت صرف کر کے میرے سوال کا جواب دیں۔میں مصر میں بیٹھ کے کیسے کیک میں زہر ملا سکتی ہوں؟''

''عصرہ کی موت والے دن آپ کے ایل میں تھیں۔اس سے پہلے جو کیکس آپ نے بھیجے...ان میں زہر....''ایڈم نے رک کے سوچا....''یقیناً آپ کا کوئی ساتھی ملاتا ہوگا۔استغاثہ یہی نقطہ لائے گا۔''

تالیہ نے کپ نیچے رکھا اور تیزی سے بولی۔''اور یہی میں کہہ رہی ہوں۔عصرہ کا کوئی ساتھی ضرور ہوگا۔''

''کوئی ایسا ساتھی جس نے آپ کا کارڈ نمبر حاصل کر لیا ہوگا۔''ایڈم بھی ایک دم موبائل رکھ کے سیدھا ہو کے بیٹھا۔''اس نے ہی بیکری پہ آرڈر دیا ہوگا۔اس نے ہی عصرہ کو آرسینک لا کر دیا ہوگا۔عصرہ اسے کیک پہ خود چھڑکتی ہوں گی۔''وہ قدرے جوش سے کہہ رہا تھا۔''کہانی اچھی جا رہی ہے۔بھلے سچ ہو یا نہ ہو۔''

''مسئلہ یہ ہے کہ...''احمد نظام کھنکھارے۔''وہ بیکری اب بند ہو چکی ہے۔مگر اس زمانے میں تفتیش کے دوران جو آئی پی لوکیشن ملی تھی جہاں سے تالیہ کا کارڈ استعمال کیا گیا تھا وہ پراکسی لوکیشن تھی۔یعنی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ لوکیشن ملائیشیا کی تھی یا باہر کے کسی ملک کی۔''

''اور کسی نے اس پراکسی کو بے نقاب کرنے کی کوشش نہیں کی ہوگی۔''ایڈم مسکرا کے بولا۔''مجھے اس آئی پی کی تفصیلات دیں۔میں ایک سائبر انویسٹی گیشن ایجنسی سے بات کرتا ہوں۔وہ شاید اصل لوکیشن کو ٹریس کر سکیں۔''

''یعنی جس شخص نے میرا کارڈ استعمال کیا ہے اس کی لوکیشن معلوم ہو سکے گی؟''پھر اس کا چہرہ بجھا۔''کیا معلوم اب وہ وہاں رہتا ہی نہ ہو۔چھے سال میں تو دنیا بدل جاتی ہے۔اور کیا پتہ اس نے یہ کام کسی انٹرنیٹ کیفے سے کیا ہوگا۔عصرہ نے اتنا کچا کام نہیں کیا ہوگا۔''وہ نفی میں سر ہلاتی کہہ رہی تھی۔ایڈم نے غور سے اسے دیکھا۔

''آپ کو کیوں لگتا ہے کہ عصرہ نے ایسا کیا تھا؟کیا ان کی کسی بات سے آپ کو لگا؟''

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ رکی اور گھور کے اسے دیکھا۔"کاش کہ آپ کو کچھ یاد ہوتا۔خیر۔عصرہ اور میرے تعلقات اس وقت تک بہت خراب ہو چکے تھے۔اس لیے بعد میں مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ کام عصرہ کا ہی ہے۔"

"کب؟آپ کے عصرہ سے تعلقات کب خراب ہوئے تھے؟"

"قتل سے دو ایک ماہ پہلے سے۔"

"ایک منٹ۔کیک کب سے آنے لگے تھے؟"ایڈم نے ایک فائل اٹھائی اور تاریخ پڑھی۔"کیک بھیجنے سے پہلے کسی دن کچھ ہوا ہو گا جو عصرہ نے اتنا بڑا فیصلہ کیا۔آپ کو اپنا اور ان کا کوئی شدید جھگڑا یاد ہے۔جس کے بعد انہیں زندگی اور آپ دونوں سے نفرت محسوس ہوئی ہو؟"

"پارٹی....ایک پارٹی میں...."تالیہ نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔"جب میں نے عصرہ کو بتایا تھا کہ وہ فاتح کی پہلی ...."اس نے اگلے الفاظ دبا لیے۔مگر اسے یاد آ چکا تھا۔وہ آتش بازی والی پارٹی جب عصرہ نے ان دونوں کو ساتھ دیکھا تھا۔

"تاریخ یاد ہے آپ کو؟چھ سال گزر چکے ہیں اس لیے....."

"اوہ۔میرے لیے وہ تین ماہ پہلے کی بات ہے ایڈم صاحب۔"اس نے موبائل اٹھایا اور تیزی سے بٹن دبانے لگی۔پھر اسکرین اس کے سامنے کی۔"یہ میرا اس وقت کا ٹوئٹر اکاؤنٹ ہے۔میں نے اس شادی کی تصویر ٹویٹ کی تھی۔"

ایڈم نے جھک کے تاریخ پڑھی۔"یہ کیک آنے سے ایک ہفتہ پہلے کی تاریخ ہے۔"

"اس سے کیا ثابت ہوتا ہے ایڈم صاحب؟"احمد نظام نے غور سے اسے دیکھا۔

"اس پارٹی سے لے کر....پہلے کیک کے آنے تک۔عصرہ محمود نے کیا کیا تھا۔ہمیں عصرہ کے ہر اسٹیپ کو ری ٹریس کرنا ہے۔ان کے کریڈٹ کارڈ کا بل۔بینک اکاؤنٹ ڈیٹیلو....فون ریکارڈ....آپ کو وہ سب نکلوانا ہو گا۔اگر عصرہ نے خودکشی کی تھی...اگر....(زور دیا)تو اس کا پلان انہوں نے انہی سات دنوں میں بنایا ہو گا۔"

"اور اگر عصرہ نے کیش ادا کیا ہو؟اگر انہوں نے کسی دوسرے نمبر سے بات کی ہو؟اگر...."تالیہ کے تاثرات دیکھ کے وہ خاموش ہوئے اور سر ہلایا۔"میں ریکارڈ نکلواتا ہوں۔"وہ فون اٹھا کے باہر نکل گئے۔

آفس میں خاموشی چھا گئی۔پھر ایڈم کھنکھارا اور قدرے بے نیازی سے بولا۔"مس مراد....یہ سب اس پہ منحصر ہے کہ عصرہ نے خودکشی کی تھی۔اگر ایسا نہ ہوا تو ہم آپ کی مدد نہیں کر سکیں گے۔"

تالیہ نے چہرہ موڑ کے اسے دیکھا۔"آپ کی رائٹنگ کیسی جا رہی ہے؟"

وہ اس سوال پہ حیران ہوا۔"بہت اچھی۔کیوں؟"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"آپ نے کافی عرصے سے کوئی کتاب نہیں لکھی۔ آپ نئی کتاب کے بارے میں معلومات بھی نہیں دے رہے۔ فینز سمجھ رہے ہیں کہ آپ سرپرائز دیں گے لیکن جس خوشی سے آپ نے تالیہ مراد کی کتاب لکھنے کی خبر کو عام کیا ہے.... مجھے لگتا ہے آپ رائٹرز بلاک کا شکار ہیں۔ آپ کوئی دوسری کتاب لکھ ہی نہیں رہے تھے۔"

"یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے۔" اس نے پہلو بدلا۔ ایک دم وہ بالکل سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"یعنی آپ مان رہے ہیں کہ آپ کو کوئی مسئلہ لاحق ہے؟" وہ کرسی کا رخ اس کی طرف موڑے' ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھی اس کی آنکھوں میں جھانک کے کہہ رہی تھی۔ ایڈم نے پتلیاں سکوڑ کے اسے دیکھا۔

"مس مراد.... کتنا اچھا ہو ہم ایک دوسرے کی ذاتی زندگیوں میں مداخلت نہ کریں۔ میں انسپریشن سے لکھتا ہوں اور..."

"آپ ناول کیوں نہیں لکھتے؟"

ایڈم بولتے بولتے رکا۔ "میں فکشن رائٹر نہیں ہوں۔"

"آپ کا ذہن ایک ہی طرح کی سیاسی چیزیں لکھ کے بور ہو چکا ہے۔ آپ کو چینج چاہیے۔"

وہ چپ ہو گیا۔ پھر قدرے بےچینی سے پہلو بدلا۔ "میرا نہیں خیال کہ میں اچھا فکشن لکھ سکتا ہوں۔"

"تو برا فکشن لکھ لیں۔ کم از کم قلم کی رکاوٹ تو ختم ہو گی۔"

"اچھا؟ اور کس موضوع پہ مجھے لکھنا چاہیے۔ یہ بھی بتا دیں۔" انداز میں ہلکا سا طنز تھا۔

"اپنے اردگرد سے انسپریشن ڈھونڈیں۔ آپ کی والدہ ایک زمانے میں چوزے رکھتی تھیں۔"

"اب بھی رکھتی ہیں۔"

"ہاں مگر وہ تمام عرصہ جس میں آپ کی زندگی کا حصہ تھی' چوزوں کا ایک گروہ ان کے پاس تھا۔ وہ میرے سامنے بڑا ہوا اور پھر میری ہی وجہ سے وہ کھو گیا۔ آپ کی والدہ کو اس بات کا شدید صدمہ ہوا تھا۔ آپ ان کی زندگی پہ بھی کتاب لکھ سکتے ہیں۔"

"ہمارے چوزے آپ کی وجہ سے کھوئے تھے؟ انٹرسٹنگ۔" وہ محظوظ انداز میں مسکرایا۔ "سوچوں گا۔"

"کسی کام کو کرنے کا بہترین وقت "ابھی" ہوتا ہے' ایڈم صاحب۔ یہ وقت کے تین سوالوں میں سے ایک کا جواب ہے۔ اگر آپ ابھی فیصلہ کر لیں تو کیا معلوم کوئی معجزہ ہو جائے۔"

"مثلاً؟"

"مثلاً آپ کو آپ کی کھوئی ہوئی یادداشت واپس مل جائے۔" وہ پراسرار انداز میں مسکرائی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"آپ کی جڑی بوٹیوں والی کہانی اغوا والی کہانی سے بہتر تھی۔" وہ جھرجھری لے کر پھر سے اپنے فون کو دیکھنے لگا۔ وہ پہلے والا ایڈم جیسا نہیں تھا۔ ہر وقت مصروف.. فون اور کام میں لگا.... بے نیاز سا سلیپر پہنے....

"یشا تاج کی نمائش کب ہے؟ یاد ہے آپ نے مجھے وہاں لے کر جانا تھا۔"

ایڈم کے ابرو تعجب سے اکٹھے ہوئے۔ "اب کیوں؟ آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ آپ کی پی ایم سے ملاقات طے ہو گئی ہے۔"

"تالیہ کے پلانز ہیں۔ تالیہ کی مرضی۔" اس نے کندھے اچکائے اور اپنا موبائل اٹھا لیا۔ ایڈم الجھ کے اسے دیکھنے لگا۔

"میں نے آپ کو اتنا عرصہ ماضی میں برداشت کیسے کیا تھا؟" وہ جل کے بولا تو وہ مبہم سا مسکرا دی۔ نظریں اسکرین پہ تھیں۔ اور انگلیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔

☆☆==========☆☆

سری پردھانہ کے سب سے بارسوخ دفتر کے بھوری لکڑی سے بنے دروازے کافی اونچے تھے۔ یشا ان کے سامنے کھڑی انہیں گردن اٹھائے مسحور سی ہو کے دیکھ رہی تھی جب پیچھے سے پرنسپل سیکرٹری کھنکھارا۔ وہ چونک کے مڑی۔

"اب آپ اندر جا سکتی ہیں۔ لیکن آپ کے پاس وقت کم ہو گا۔ انہوں نے بہت مشکل سے آپ کے لیے وقت نکالا ہے۔" وہ انٹرکام کان سے لگائے کہہ رہا تھا۔ ابرو سے آگے جانے کا اشارہ کیا۔ یشا نے کوٹ کی نادیدہ شکنیں درست کیں، بالوں پہ ہاتھ پھیرا اور ہینڈل دبا کے دروازہ دھکیلا۔

فاتح اپنی کرسی پہ براجمان تھا۔ چند فائلز اور لیپ ٹاپ سامنے کھلا رکھا تھا۔ آستین کہنیوں تک موڑے، ٹائی ڈھیلی کیے، وہ منتظر سا اس کو دیکھ رہا تھا۔

"آئیے مسز یشا۔" اس کو آتے دیکھ کے وہ احتراماً کرسی سے اٹھا۔ "آپ کے ٹیکسٹ نے مجھے پریشان کر دیا تھا۔ آپ اتنی ایمرجنسی میں ملنا چاہتی تھیں۔ خیریت؟ کیا جولیانہ ٹھیک ہے؟"

"جی وہ ٹھیک ہے۔" وہ بیٹھ گئی تو فاتح نے انگلیاں باہم پھنسائے آگے کو جھک کے اسے فکرمندی سے دیکھا۔

"پھر؟"

"میں نے جولیانہ سے آپ کا نمبر یہ کہہ کے مانگا تھا کہ میں ایک ذاتی کام کے سلسلے میں ملنا چاہتی ہوں۔ لیکن دراصل میں جولیانہ کے لیے ملنا چاہتی ہوں۔ آپ کے پاس میرے لیے کتنا وقت ہے؟"

فاتح نے کسی لحاظ اور مروت کے بغیر کلائی پہ بندھی گھڑی دیکھی۔ "چھ منٹ۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''پھر میں مدعے پہ آتی ہوں' ڈاکٹر سری۔'' وہ جی کڑا کرکے بولی۔ شہد رنگ بال کانوں کے پیچھے اڑسے تھے۔ اور سرخ یاقوت سے مزین ٹاپس دمک رہے تھے۔ ہلکے میک اپ سے مزین چہرہ فکرمند لگتا تھا۔

''جولیانہ نے مجھے بتایا ہے کہ جن کیکس سے مسز عصرہ کی موت واقع ہوئی تھی' ان پہ کسی قسم کی آئسنگ نہیں ہوتی تھی۔ آخری کیک جو پولیس کے ہاتھ لگا تھا اس پہ آرسینک کی آئسنگ تھی لیکن جو کیک تالیہ بھیجتی تھی وہ سادہ چاکلیٹ کیک ہوتے تھے۔ جولی نے خود ان کو دو تین دفعہ آتے دیکھا تھا۔ میں شرلاک ہومز نہیں بننا چاہ رہی' لیکن...'' وہ فکرمندی سے کہہ رہی تھی۔ ''اس کا مطلب ہے کہ تالیہ مراد کے بھیجے کیکس زہر سے پاک تھے۔''

فاتح پیچھے کو ہو کے بیٹھا اور پتلیاں سکوڑے غور سے اسے دیکھے گیا۔

''جولیانہ پہ اس بات کا بہت بوجھ ہے۔ میں صرف یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اگر جولی نے یہ بات آپ کو بتائی تھی تو آپ یہ بات پراسیکیوٹر کو بتا سکتے تھے۔ جولیانہ کا بیان تالیہ مراد کو بری کرنے کے لیے کافی تھا۔ پھر آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ وہ بے گناہ لڑکی اتنے سال پولیس سے چھپتی رہی۔ اس کی تو زندگی برباد ہو گئی۔''

فاتح نے انٹرکام اٹھایا اور بولا۔ ''مجھے دس منٹ مزید لگ جائیں گے۔ میٹنگ میں شامل افراد سے کہو کہ وہ میرا انتظار کریں۔'' پھر ریسیور رکھا اور اس کو اسی سنجیدگی سے دیکھ کے بولا۔ ''آپ نے vampire disease کا نام سنا ہے مسز میشا؟''

وہ اس غیر متوقع سوال پہ ٹکر ٹکر اس کا چہرہ تکنے لگی۔ ''نہیں سر۔''

''یہ بیماری جن لوگوں کو لاحق ہوتی ہے وہ شدید فوٹو سینسیٹیو ہوتے ہیں۔ روشنی ان کے لیے خطرناک ہوتی ہے۔ وہ دن میں باہر نہیں نکلتے۔ اندھیروں میں پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ اگر دھوپ یا روشنی ان پہ پڑ جائے تو ان کی جلد جلنے لگتی ہے۔ جیسے غیر مرئی کہانیوں میں ویمپائرز ہوا کرتے تھے۔ ایسے ہی کچھ انسان روشنی سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ جولیانہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ وہ اندھیروں میں رہنے کی عادی ہے۔ میں اس کو دھوپ میں کیسے کھڑا کر سکتا ہوں۔''

وہ دم سادھے سن رہی تھی۔ اور وہ کہے جا رہا تھا۔

''اس نے مجھے یہ بات تقریباً دو سال پہلے بتائی تھی۔ اگر میں اسے پراسیکیوشن کے سامنے لے جاؤں تو رپورٹرز میری بیٹی کا میڈیا ٹرائل کریں گے۔ وہ ایک چودہ سالہ بچی کو گواہی چھپانے کے لیے زدوکوب کریں گے۔ وہ ہر جگہ اس کا نام لیں گے۔ اس کو ملزم ٹھہرائیں گے۔ صرف میں جانتا ہوں کہ جولیانہ عصرہ کی موت کے بعد کتنی مشکل سے زندگی کی طرف لوٹی ہے۔ وہ اینٹی سوشل بلکہ سوسیوپیتھ بن چکی تھی۔ آپ بھی واقف ہی ہیں اس بات سے کہ وہ ابھی تک کتنی کم اعتماد اور ڈری سہمی

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لڑکی ہے۔ میں اس کا باپ ہوں۔ مجھے اس کی حفاظت کرنی ہے۔"

"آئی ایم سوری۔ میں نے اس زاویے سے نہیں سوچا تھا۔"

"میں اسے آپ سے زیادہ جانتا ہوں مسز ییشا۔ وہ اس معاملے کو نہیں ہینڈل کر سکے گی۔ اور اس کی گواہی تالیہ کو بری نہیں کروا سکتی کیونکہ جو کیک پولیس کے ہاتھ لگا تھا اس میں آرسینک تھا۔ اور وہ تالیہ کے نام سے ہی بھیجا گیا تھا۔"

"آپ کی ساری باتیں درست ہیں۔ لیکن تالیہ مراد کا کیا؟ وہ بے چاری تو بے قصور تھی۔" وہ دکھ سے کہہ رہی تھی۔

"آپ تالیہ کو نہیں جانتیں۔ میں جانتا ہوں۔ تالیہ اپنا خیال خود رکھ سکتی ہے۔ اس نے یہ جرم نہیں کیا تھا۔ میں نے تب بھی اس سے کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے وہ اس میس سے نکل آئے گی۔ وہ تالیہ ہے۔ وہ اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرلے گی۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا تو وہ بھی فوراً سے اٹھی۔

"آپ کا دوسرا کام کیا تھا؟"

"وہ..... کچھ نہیں۔ میرا ایکس ہز بینڈ....." اس نے سر جھٹکا۔

"میرے پی ایس کے پاس ایک تحریری درخواست چھوڑ جائیں۔ وہ آپ کا مسئلہ حل کروا دے گا۔" اس نے کوٹ پہنتے ہوئے تاکید کی تو ییشا نے سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں سر۔ مجھے شکایت نہیں کرنی۔ وہ میری بیٹی کا باپ ہے اور میں اپنی بیٹی کو ہرٹ نہیں کر سکتی۔ آپ یہ بات مجھ سے بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ میں نمائش پہ آپ کا انتظار کروں گی۔" پھر سر جھکا کے تعظیم پیش کی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے باہر نکلتے ہی تین چار افراد اندر آ گئے۔ ییشا نے مڑ کے دیکھا۔ اب وہ ان افراد سے بات کرتا ہوا باہر آ رہا تھا۔ اس آدمی کے پاس ضائع کرنے کے لیے ایک منٹ بھی نہیں تھا۔

☆☆=========☆☆

سرما کی دھوپ سارے بازار پہ پھیلی تھی۔ صاف ستھری سی سڑک کے دونوں اطراف دکانوں کی قطاریں تھیں اور ان کے آگے چھجے ڈال کے کرسیاں میزیں بچھائی گئی تھیں۔ فرانسیسی طرز کا یہ بازار مختلف رنگوں کے پھولوں سے مزین تھا۔

وہ ٹیکسی سے اتری اور سن گلاسز ماتھے کے اوپر چڑھائے۔ سیاہ شیشے آنکھوں کے سامنے سے ہٹے تو بازار کے خوشنما پھولوں کے قدرتی رنگ دکھائی دینے لگے۔ فضا اتنی معطر تھی کہ تالیہ کے اندر تک تازگی اترتی گئی۔

اس نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس اندر کھینچی۔ پھر احساس ہوا کہ کوئی اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا، وہ ایڈم تھا۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سفید شرٹ پہ سیاہ کوٹ پہنے وہ سن گلاسز لگائے ہوئے تھا۔ اسے دیکھ کے گلاسز اتاریں اور کلائی پہ بندھی گھڑی اسے دکھائی۔ "آپ مقررہ وقت سے پندرہ منٹ لیٹ ہیں' مس مراد۔"

"تو کیا ہوا؟ وقت مجھ پہ ویسے ہی مہربان ہے۔" وہ مسکرا کے کہتی آگے بڑھ گئی۔ اس نے سرخ و سفید پھولدار لمبی فراک پہن رکھی تھی۔ کندھے سے سنہری چین والا پرس لٹک رہا تھا اور سر پہ سفید ہیٹ ترچھا کر کے رکھا تھا۔ وہ پھولوں کے بازار میں کسی سرخ سفید پھول کی مانند دکھ رہی تھی۔

"تو میرا کریڈٹ کارڈ یہاں سے استعمال کیا گیا تھا؟" دونوں اسٹریٹ کے کنارے ساتھ ساتھ چلنے لگے تو تالیہ نے پوچھا۔

"میرے انویسٹی گیٹر نے اس پر اکسی سرور کو ان ماسک کر لیا ہے۔ آپ کا کارڈ چھ جگہوں سے استعمال کیا گیا تھا۔ میں پانچ جگہوں کا دورہ کر چکا ہوں۔ سوائے اس آخری جگہ کے۔" وہ چلتے ہوئے بتا رہا تھا۔

"وہ جو بھی تھا' کسی کافی شاپ میں بیٹھ کے آپ کے کارڈ کے ذریعے کیک آرڈر کرتا تھا۔ دو جگہوں پہ کافی شاپس آج بھی موجود تھیں۔ تین جگہوں پہ کسی زمانے میں کافی شاپس ہوا کرتی تھیں۔ اب وہاں کوئی اور دکان تھی یا کوئی ریستوران۔ مختصر یہ کہ کسی کے پاس چھ سال پرانے سی سی ٹی وی ریکارڈز نہیں تھے۔ نہ مجھے کوئی ایک ایسا شخص ملا جو چھ سال سے وہاں کام کر رہا ہو۔"

"یعنی ہمارے ہاتھ کوئی سرا نہیں آیا؟"

"نہیں۔ آخری جگہ ٹرائی کر لیتے ہیں۔ سامنے والی ان شاپس میں سے کوئی ایک شاپ ہے جہاں ہمیں جانا ہے۔"

وہاں ایک کافی شاپ وسط میں نظر آ رہی تھی۔ ان کے قدم اسی جانب اٹھنے لگے۔

"کیا کوئی ایسی چیز ہے جو ان شاپس میں مشترک ہو؟"

"نہیں۔ تمام شاپس مختلف ناموں اور برانڈز کی تھیں۔" وہ قدرے مایوس لگتا تھا۔ پھر چہرہ موڑ کے اسے دیکھا اور پوچھنے لگا۔ "عصرہ کے فون اور بینک ریکارڈز نکلوائے تھے احمد نظام صاحب نے۔ ان کا کیا بنا؟"

"ایک بھی پے منٹ مشکوک نہیں ہے۔ نہ عصرہ نے ان سات دنوں میں کوئی بھاری رقم نکلوائی' نہ رقم کسی کو بھیجی۔ بلکہ ان دنوں میں عصرہ نے کوئی خاص شاپنگ بھی نہیں کی۔"

ایڈم رکا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر سنجیدگی سے پوچھا۔ "اگر اس آخری شاپ سے بھی کوئی سراغ نہ ملا... تو؟"

"کچھ تو ملے گا۔ تالے عموماً آخری چابی سے ہی کھلتے ہیں۔" وہ زور دے کر بولی اور آگے بڑھ گئی۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''کیا یہ شاپ چھ سال پہلے یہاں موجود تھی؟''

کچھ دیر بعد وہ دونوں کافی شاپ کے کاؤنٹر پہ کھڑے پوچھ رہے تھے۔ ریسپشنسٹ جواب میں ان کو بتانے لگا کہ یہ شاپ گو کہ یہاں موجود تھی لیکن اس دوران دو دفعہ اس کی ملکیت بدلی ہے۔ ملکیت کے ساتھ عملہ بھی بدلہ ہے۔ وہ قریباً ڈیڑھ برس سے کام کر رہا ہے یہاں اور پچھلے عملے کے بارے میں اسے کوئی معلومات نہیں ہیں۔

تالیہ کنکھیوں سے دیکھ سکتی تھی کہ ارد گرد ویٹرز میں کھلبلی مچ گئی تھی۔ وہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے دھیمی سرگوشیاں کر رہے تھے۔ چھ سال گزر گئے اور دنیا نہیں بدلی۔ آج بھی سلیبریٹیز کو دیکھ کے لوگوں میں خوشی اور جوش کی لہر دوڑ جانا لازم تھا۔

''یہ میرا کارڈ رکھ لیں۔ کچھ بھی یاد آئے تو مجھے کال کر لیجیے گا۔'' ایڈم نے آخر میں اپنا کارڈ اسے تھمایا اور تالیہ کو دیکھ کے کندھے اچکائے۔ وہ قدرے خاموش اور اداس لگتی تھی۔

وہ دونوں باہر آئے اور سڑک کنارے بچھی کرسیوں پہ بیٹھ گئے۔ ایڈم نے ویٹر کو اشارہ کر کے ایک چائے لانے کو کہا اور پھر سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

''کم از کم آپ یہ تو ثابت کر سکتی ہیں کہ یہ آرڈر ملائیشیاء سے کیا گیا جبکہ آپ مصر میں تھیں۔''

''آپ کے خیال میں مجھے اپنی بے گناہی صرف کورٹ میں ثابت کرنی ہے؟'' وہ نظریں اس پہ مرکوز کیے ایک دم تلخی سے بولی۔ ''مجھے ٹھوس ثبوت چاہیے ہیں۔ یہاں سب مجھے مجرم سمجھتے ہیں۔ مجھے لوگوں کی نظروں میں بری ہونا ہے۔ قانون کی فائلوں میں نہیں۔''

اس نے بازو سینے پہ لپیٹ لیے اور روٹھے انداز میں سڑک کو دیکھنے لگی۔ ''مجھے پورا یقین تھا کہ آخری شاپ سے کچھ نہ کچھ ملے گا۔''

''کیا عصرہ کی کوئی بیسٹ فرینڈ تھی؟ یا کوئی ایسا دوست جس سے وہ سب شیئر کرتی ہو؟'' وہ سوچ سوچ کے کہہ رہا تھا۔

''معلوم کیا جا سکتا ہے۔ ویسے مجھے خوشی ہے کہ آپ میرے لیے بہت وقت نکال رہے ہیں۔'' وہ اسے دیکھ کے اداسی سے مسکرائی۔

''اس کی دو وجوہات ہیں۔ آپ کی وجہ سے میں ایک پوٹینشل بیسٹ سیلر لکھنے جا رہا ہوں۔ اور آپ میری زندگی کے کھوئے چھ ماہ کی کہانی جانتی ہیں۔ میں آپ کی مدد کروں گا تو آپ میری مدد کریں گی۔'' وہ اسی اجنبی انداز میں مسکرا کے بولا۔ پھر گھڑی دیکھی۔

''شام کو نمائش پہ جانا ہے۔ میں آپ کو پک کر لوں گا۔ ابھی مجھے کچھ کام ہے۔'' وہ اٹھتے ہوئے بولا۔ تالیہ نے نظریں اٹھا

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کے مسکرا کے اسے دیکھا۔

"آپ فکشن نہ لکھیں۔ بلکہ کوئی بھی فیصلہ وقت پہ نہ کریں۔"

"ایں؟ وہ کیوں؟" وہ تعجب سے اسے دیکھ کے بولا۔

"کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ آپ کی کھوئی ہوئی یادداشت واپس آئے۔ کچھ چیزوں کا بھول جانا ہی اچھا ہوتا ہے۔ میں خوش ہوں ایڈم کہ آپ وہ سب بھول گئے۔ اس لیے.... وقت کے سوالوں کو حل کرنے کی کوشش نہ کریں۔"

ایڈم نے سر کو اثبات میں خم دیا۔ "جزی بوتیاں واٹ ایور۔" اور کچھ بڑبڑا کے آگے بڑھ گیا۔ وہ پھولوں سے بھرے بازار میں تنہا بیٹھی چائے کا انتظار کرنے لگی۔

اسے آج وان فاتح سے ملنے وہیں جانا تھا جہاں برسوں پہلے "بطور تالیہ مراد" وہ اس سے پہلی دفعہ ملی تھی۔

☆☆=========☆☆

آرٹ گیلری کی سفید مرمریں دیواروں پہ دور دور تک فریمز آویزاں نظر آرہے تھے۔ چکنے فرش پہ مہمان ٹولیوں کی صورت بکھرے تھے۔ لوگ بہت زیادہ نہیں تھے۔ ییشا نے اسے محدود اور پرائیوٹ سا رکھا تھا۔ جولیانہ کی خواہش پہ اس نے اس نمائش کو بصرہ کی پرانی گیلری میں منعقد کیا تھا۔

خود وہ لمبی میکسی میں ملبوس تھی جو سامنے سے سنہری اور پشت سے گہری نیلی تھی گیلری کی سجاوٹ بھی انہی دو رنگوں کے امتزاج میں کی گئی تھی۔ ییشا کے شہد رنگ بالوں کے ساتھ نیلے نگینوں والے ٹاپس بھی گویا سجاوٹ کا حصہ لگتے تھے۔ وہ مسکرا مسکرا کے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہی تھی۔ ابھی پردھان منتری کی آمد نہیں ہوئی تھی۔ وہ کچھ دوستوں کو اپنی ایک فوٹوگراف کے بارے میں مسکرا کے کچھ بتا رہی تھی جب اس کی نظر پیچھے ایک نووارد پہ پڑی۔

ییشا کی آنکھوں میں خوشگوار حیرت در آئی۔ وہ معذرت کر کے فوراً اس طرف آئی۔

"ایڈم بن محمد؟ واٹ اے سرپرائز۔"

ایڈم جو تنہا کھڑا ایک فریم کو دیکھ رہا تھا' آواز پہ اس کی طرف پلٹا اور مسکرایا۔ وہ سفید شرٹ پہ سیاہ ڈنر جیکٹ پہنے ہمیشہ کی طرح تازہ دم اور خوش باش لگ رہا تھا۔

"ایک دوست نے آپ کی پارٹی کا دعوت نامہ دیا تھا۔ سوچا چکر لگا لوں۔ شاید کوئی انسپائریشن مل جائے۔" وہ سادگی سے کندھے اچکا کے بولا۔

"مجھے بہت خوشی ہوئی آپ کو دیکھ کے۔ میں نے آپ کی تمام کتابیں پڑھ رکھی ہیں اور کوشش کرتی ہوں کہ آپ کا شو بھی

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

باقاعدگی سے دیکھا کروں۔ مجھے معلوم ہوتا آپ آرہے ہیں تو میں آپ کی بک لے آتی آٹوگراف کے لیے۔" وہ اسے دیکھ کے جیسے بہت خوش ہوئی تھی۔

"ارے نہیں۔ یہ آپ کی پارٹی ہے۔ آج کی سلیبریٹی آپ ہیں۔" ایڈم نے مصنوعی عاجزی سے سرکوخم دیا۔

"اچھا آپ آگے آئیں نا۔ میں آپ کو اپنا کام دکھاتی ہوں۔"

"میں دراصل اپنی پلس ون کا انتظار کر رہا ہوں جو ابھی تک نہیں پہنچیں۔" اس نے کہنے کے ساتھ متلاشی نظروں سے داخلی گزرگاہ کو دیکھا۔ بیشا مسکرا کے آگے بڑھنے لگی تو وہ جلدی سے بولا۔

"مسز بیشا... کیا ہم پہلے مل چکے ہیں؟"

"میں اور آپ؟" وہ ٹھہر کے اسے دیکھنے لگی۔ "نہیں تو۔"

"آر یو شیور؟ کیونکہ میری ایک دفعہ کچھ مہینوں کے لیے یادداشت کھوگئی تھی۔ ۲۰۱۶ کی بات ہے۔ کیا ہم کبھی اس دوران ملے تھے؟"

"نہیں۔ ۲۰۱۶ میں تو میں امریکہ میں ہوتی تھی۔ اور اگر میں آپ سے ملی ہوتی تو مجھے ضرور یاد ہوتا۔ سلیبریٹی سے ملاقات کی تمام جزئیات انسان کو یاد ہوتی ہیں۔"

"اور تالیہ مراد..... آپ ان سے ملی ہیں کبھی؟"

"تالیہ مراد؟ نہیں۔" اس نے الجھن سے دائیں بائیں گردن ہلائی۔ پھر ایڈم کے پیچھے کسی کو دیکھ کے آنکھیں تعجب سے پھیلیں۔ "اوہ۔ تالیہ مراد آپ کی پلس ون ہیں۔"

ایڈم مڑا تو دیکھا وہ سامنے سے چلی آرہی تھی۔ اس نے سادہ سیاہ میکسی پہن رکھی تھی جو پاؤں کو چھوتی تھی۔ بال جوڑے میں بندھے تھے اور کانوں سے سرخ موتی لٹک رہے تھے۔ ہاتھ میں سرخ کلچ تھا۔ ایڈم کو دیکھ کے وہ مسکرائی اور اس طرف چلی آئی۔

"تالیہ مراد..." بیشا نے ابرو اچکا کے گہری سانس لی۔ "خوشی ہوئی آپ کو دیکھ کے۔"

تالیہ ایڈم کے قریب آئی۔ اسے سلام کیا۔ تاخیر کے لیے معذرت کی۔ پھر بیشا کو دیکھا تو لاعلمی سے ایڈم کو اشارہ کیا جیسے کہہ رہی ہو یہ کون ہے؟ ایڈم اس انداز پہ گڑبڑا گیا۔

"یہ وہ آرٹسٹ جن کی نمائش پہ ہم اس وقت کھڑے ہیں۔"

تالیہ نے لاعلمی سے معذرت کرتے ہوئے کندھے اچکائے۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"سوری میں آپ سے واقف نہیں تھی۔ اس شہر سے عرصہ دراز سے لاتعلق رہی ہوں سو نئے آرٹسٹس کے بارے میں کوئی خبر نہیں۔ میں آپ کا کام ضرور دیکھوں گی۔"

ییشا مسکرا کے اس کا شکریہ ادا کرتی آگے بڑھ گئی۔ تالیہ اسے دور جاتے دیکھتی رہی۔ پھر چہرہ موڑا تو دیکھا' ایڈم اسے پتلیاں سکوڑے گھور رہا تھا۔

"نہ وہ آپ کو جانتی ہے نہ آپ اسے۔ تو آپ نے مجھے کیوں کہا کہ آپ اسے جانتی ہیں؟"

"اور آپ نے میرا یقین کر لیا؟ یاد رہے... میں کون دومن ہوں۔" وہ مسکرا کے گردن موڑ موڑ کے اطراف میں دیکھنے لگی۔ ایڈم نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"میں آپ کو سمجھ نہیں پا رہا۔"

"گڈ۔ اب آپ کی کہانی مزید دلچسپ ہو جائے گی۔" وہ گردن موڑ کے ایک فوٹو فریم کو دیکھ رہی تھی۔ اس میں ایک خوبصورت سیاہ گھوڑا گھاس چرتا نظر آ رہا تھا۔

"یعنی آپ اس کو نہیں جانتی تھیں۔ آپ نے یہ صرف اس لیے کہا تاکہ میں آپ کو پارٹی میں ساتھ لے جاؤں۔ میں ویسے بھی لے جاتا۔ آپ کو یہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔"

تبھی محفل میں نامحسوس سی ہلچل مچی۔ کچھ لوگ سر جوڑے دروازے کی طرف اشارہ کر کے کچھ کہنے لگے۔ تبھی سوٹ والے افراد اندر آئے اور ارد گرد بکھر گئے۔ وہ مختلف آلوں کی مدد سے گیلری کو سویپ کر رہے تھے۔ چند لمحے گزرے جب انہوں نے وائرلیس پہ باہر والوں کو کلیئر کی خبر دی۔ ہلچل بڑھ گئی۔ لوگ دروازے سے راستہ چھوڑ کے کھڑے ہو گئے۔

"پتہ ہے میں یہاں کیوں آنا چاہتی تھی؟" وہ دونوں ہجوم سے ہٹ کے ایک دیوار کے ساتھ کھڑے دروازے کو دیکھ رہے تھے۔ "کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم پہلی بار ملے تھے۔"

"ہم؟"

"میں' تم' فاتح اور عصرہ۔" وہ دروازے سے داخل ہوتے فاتح کو دیکھ کے بولی۔ وہ حسب معمول لوگوں میں گھرا مسکرا کے اندر آ رہا تھا۔ اشعر اور جولیانہ اس کے ہمراہ تھے۔ ییشا ان کو خوش آمدید کہہ رہی تھی۔ اسے جولیانہ کے آنے کی بہت خوشی تھی۔

"اسی گیلری میں؟"

"ہاں۔ یہ عصرہ کی گیلری ہوا کرتی تھی۔ گو کہ اس سے دو تین دن پہلے بھی ہم ملے تھے۔ میں' تم' فاتح اور عصرہ۔ تنکو کا ل

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کے گھر لیکن تب تم لوگ ایک نوکرانی سے مل رہے تھے۔ اصل تالیہ مراد سے نہیں۔ یعنی کہ سوشلائیٹ تالیہ سے نہیں۔ ہماری اصل ملاقات اس گیلری میں ہوئی تھی۔"

"اسی لیے آپ یہاں آنا چاہتی تھیں۔ آپ وان فاتح سے اسی جگہ ملنا چاہتی تھیں جہاں آپ پہلی دفعہ ان سے ملی تھیں۔

"How poetic.

"اب تم تالیہ مراد کو سمجھنے لگے ہو۔"

"امید ہے کہ آپ کی کہانی اس سے زیادہ دلچسپ ثابت ہو گی اور میرا یہ سارا وقت ضائع نہیں جائے گا۔" وہ بور نظر آتا تھا۔

تالیہ نے پلٹ کے غور سے اسے دیکھا۔ "میں آپ کا وقت ضائع نہیں کر رہی ایڈم۔ یا شاید آپ نے ابھی تک میرے خلاف دل سے بغض نہیں نکالا۔"

وہ چونکا۔ "مجھے آپ سے کس چیز کا بغض ہو سکتا ہے؟"

"میری وجہ سے کچھ کھویا تھا آپ نے....."

"کیا؟"

اس نے ایڈم کی آنکھوں میں دیکھ کے وقفہ دیا۔ "آپ کے جوتے.....وہ میری وجہ سے کھوئے تھے نا۔"

ایڈم ہلکا سا ہنس دیا اور گردن موڑ کے اس طرف دیکھنے لگا جہاں فاتح ربن کاٹ رہا تھا۔ کیمروں کے فلیش کی چکاچوند میں وہ مسکراتے ہوئے اب ہیشا کی فوٹوگرافی پہ تبصرہ بھی کر رہا تھا۔ وہ دونوں خاموشی سے اس طرف دیکھتے رہے۔

"آپ کی جرأت پہ حیرت ہے۔" آواز پہ وہ دونوں اپنی ایڑیوں پہ گھومے تو دیکھا۔ سامنے اشعر کھڑا تھا۔ گلاس اٹھائے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ زہرخند ہوا۔ "میرا خیال تھا آپ شرمندگی سے اپنے اپارٹمنٹ سے باہر نہیں نکل پائیں گی۔"

"کیا آپ کو ابھی تک سمجھ نہیں آیا کہ تالیہ کی ہمت کوئی نہیں توڑ سکتا؟" سیاہ لباس والی لڑکی مسکرائی تو اس کی آنکھوں میں چمک در آئی۔ اشعر نے تحقیر سے اسے دیکھا اور سرگوشی میں بولا۔

"تم میری بہن کی قاتل ہو۔ میں اپنی بہن کا انتقام ضرور لوں گا۔"

"وہ بہن جس کو بدنام کرنے کے لیے جعلی گھائل غزال بھیجی تھی آپ نے اسے؟"

"اہم۔" ایڈم کھنکھارا۔ "آپ دونوں ایک ٹرائل میں گواہی دینے جا رہے ہیں۔ آپ کو آپس میں بات نہیں کرنی چاہیے۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"کیا اب میں اشعر صاحب کا حال تک نہیں پوچھ سکتی؟" وہ ابرو اچکا کے مسکرائی۔ "آپ کا بازو کیسا ہے۔"

"ویری فنی۔" اشعر نے تنفر سے سر جھٹکا اور آگے بڑھ گیا۔ مشروب کا آخری گھونٹ بھر کے اس نے گلاس پرے رکھا۔ ایک نظر دور مہمانوں میں گھرے فاتح اور ریشا کو دیکھا۔ پھر اپنے پی ایس کو اشارے سے بلایا۔

"احمد نظام.... تالیہ مراد کا وکیل.... اس سے میری بات کرواؤ۔ اس روز ہماری بات ادھوری رہ گئی تھی۔" وہ زیر لب مسکرا کے بولا۔ ماورائے عدالت ساز باز میں اپنا ہی لطف تھا۔

کچھ دیر بعد پی ایس اس کے پاس آیا۔ "سر.... میں نے ان سے بات کی ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں انہوں نے آپ کو فون نہیں کیا تھا۔"

اشعر محمود ایک لمحے کے لیے ساکت ہو گیا۔ نظریں آہستہ سے تالیہ کی طرف موڑیں۔ وہ دور ایڈم کے ساتھ کھڑی اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔ سیاہ لباس اور سرخ ائیر رنگز والی لڑکی بالکل مطمئن اور پرسکون نظر آتی تھی۔

(آپ کا بازو کیسا ہے؟) اشعر تیزی سے مڑا اور ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ایک باتھ روم کے اندر آ کے اس نے دروازہ بند کیا اور کوٹ اتار کے اسٹینڈ پہ لٹکایا۔ پھر تیزی سے بائیں آستین اوپر چڑھائی۔

بازو پہ سرخ سا نشان نظر آ رہا تھا جو دو تین دن سے اسے بار بار کھجانے پہ مجبور کر دیتا تھا۔ جیسے کسی نے بے احتیاطی سے سرنج اندر گھسائی ہو۔

اس نے چہرہ اٹھا کے آئینے میں خود کو دیکھا۔ اس کی رنگت سفید پڑ رہی تھی۔ پھر اس نے موبائل نکالا اور وہ ویڈیو کھولی جو اسے ایک پولیس آفیسر نے بھیجی تھی۔ انیویسٹیگیشن روم میں زخمی چہرے والی تالیہ بیٹھی خوف سے کہہ رہی تھی۔

"اغوا کار.... میں نے ان کی شکل نہیں دیکھی..... انہوں نے ماسک پہن رکھے تھے....."

یہ وہ تالیہ نہیں تھی جو ابھی باہر گیلری میں کھڑی تھی۔ وہ زخمی چہرہ، وہ اندھیرے سے روشنی میں آنے کا خوف.... وہ سب اداکاری تھا۔ وہ اغوا والی کہانی 'کہانی' نہیں تھی۔ وہ اسے حقیقت بنا چکی تھی۔

وہ اس روز فاتح سے ملنے نہیں آئی تھی۔ وہ اشعر سے ملنے آئی تھی۔ سگنلز اسی نے خراب کیے تھے۔ کال اسی نے کروائی تھی۔ وہ جانتی تھی وہ اس کے پیچھے آئے گا۔ اس نے جان بوجھ کے اسے بے ہوش کیا تھا۔ تا کہ وہ اس کے اندر کوئی سرنج داخل کر سکے۔ لیکن تالیہ اس کو کس چیز کا انجکشن لگائے گی؟

اس نے الجھ کے بازو کے نشان کو دیکھا۔ باقی ہر شے سمجھ آتی تھی۔ وہ گرفتار ہونے آئی تھی۔ اس نے جان بوجھ کے اشعر سے ہاتھا پائی کی تھی تا کہ وہ پولیس کو زخمی حالت میں ملے اور اس کی اغوا والی کہانی ٹھوس لگے۔ لیکن اغوا والی کہانی تو تب ثابت

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہو گی جب پولیس کو وہ کنٹینر ملتا اور....

اشعر نے چونک کے بازو کے نشان کو دیکھا۔تالیہ نے اسے انجکشن نہیں لگایا تھا۔اس نے اشعر کا خون نکالا تھا۔اس کے پاس ایک بیگ تھا۔گرفتاری کے وقت اس کے پاس سے کوئی بیگ نہیں ملا تھا۔اس نے راستے میں ایک ٹیکسی بدلی تھی۔وہ ٹیکسی یقیناً اس کے کسی سہولت کار کی تھی۔اس نے بیگ اس کی کار میں چھوڑ دیا ہو گا۔اور اس بیگ میں کیا ہو گا؟

اس نے کرب سے آنکھیں میچیں۔اشعر کے فنگر پرنٹس اور خون لگی چیزیں۔اور یقیناً بہت جلد پولیس کو ایسا کنٹینر مل جائے گا جس میں وہ چیزیں موجود ہوں گی۔

☆☆=========☆☆

پولیس کمشنر اپنے آفس میں بیٹھا فائلز دیکھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ چائے کے مگ سے گھونٹ بھر رہا تھا جب دروازہ کھٹکھٹا کے اس کا ماتحت اندر داخل ہوا۔کمشنر نے چہرہ اٹھا کے اسے دیکھا۔

"پھر؟"

ماتحت نے آستینیں چڑھا رکھی تھیں اور ٹشو سے پیشانی کا پسینہ صاف کر رہا تھا۔

"آپ یقین نہیں کریں گے۔"

"میں کر لوں گا۔تالیہ مراد سچ کہہ رہی تھی نا؟" وہ سانس روکے اس کو دیکھ رہا تھا۔وہ کرسی کھینچ کے بیٹھا اور آگے کو جھکے پر جوش آواز میں بتانے لگا۔

"وہ سب سچ کہہ رہی تھی۔اس کو واقعی اغوا کیا گیا تھا۔آپ نے دیکھا' وہ روشنی سے اسی لیے خوفزدہ تھی کیونکہ اسے ایک لمبا عرصہ اندھیرے میں رکھا گیا تھا۔میری ٹیم کو وہ کنٹینر مل گیا ہے اور اس کے وہیکل کا نمبر ۶۸۷۷ ہے۔وہ آدھا سرخ ہے اور آدھا نیلا۔"

کمشنر نے فائل بند کی اور مسکرا کے آگے ہوا۔"لیکن اگر یہ صرف ایک اتفاق ہوا؟"

"اونہوں۔آگے تو سنیں۔کنٹینر کے اندر خون کی دھاریں ہیں۔جیسے کوئی زخمی حالت میں وہاں سے نکلا ہے۔خون آلود ویبر بھی ہیں۔ٹوٹی ہوئی ہتھکڑی' خون آلود رسی' چند بال' اور بہت سے فنگر پرنٹس ہمیں ملے ہیں۔وہاں یقیناً کسی کو اغوا کر کے رکھا گیا تھا۔"

"او کے۔تمام سیمپلز لیب بھجوا دو اور جیسے ہی ٹیسٹ رپورٹس آئیں' مجھے اطلاع کرو۔فرانزک سے کہو کہ اس کنٹینر کا اچھی طرح جائزہ لے۔یہ کیس بہت دلچسپ ہو چکا ہے۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

"آئی نو سر۔" وہ جوش سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ کمشنر نے پیچھے کو ٹیک لگائی اور جھرجھری لی۔

(یعنی وہ لڑکی سچ کہہ رہی تھی؟ بہت دلچسپ۔)

☆☆==========☆☆

آرٹ گیلری میں مہمان اب ٹولیوں کی صورت آگے پیچھے فوٹو فریمز کا جائزہ لیتے نظر آرہے تھے۔ پس منظر میں دھیمے سروں میں موسیقی بج رہی تھی۔ ڈرنکس اور سویٹس سرو کی جا رہی تھیں۔ ایک ویٹر تالیہ اور ایڈم کے قریب ٹرے لے کر آیا تو ایڈم نے سویٹ کا ایک ٹکڑا اٹھا لیا۔ تالیہ نے مسکرا کے سر نفی میں ہلا دیا۔ وہ آگے بڑھ گیا۔

اشعر تیز قدموں سے ان کے قریب آیا تو تالیہ نے مصنوعی حیرت سے اس کا غصیلا چہرہ دیکھا۔

"آپ کو کیا ہوا؟"

"تم مجھے اپنے اغوا کے جرم میں فریم کر رہی ہو ہاں؟" وہ سرگوشی میں غرایا۔ "تم اس دن جان بوجھ کے گرفتار ہوئی تھیں۔ تم نے میرے فنگر پرنٹس لیے۔ میرا ڈی این اے لیا۔ میرا خون لیا۔ اب تم کسی کنٹینر پہ ڈال کے مجھے پھنسانا چاہ رہی ہو؟"

"اوہ واؤ۔" ایڈم نے لب گول کیے چونک کے تالیہ کو دیکھا۔ اس نے مسکرا کے کندھے اچکا دیے۔

"مجھے نہیں پتہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اشعر صاحب۔"

"جلد ہی پولیس کو کوئی ایسا مشکوک کنٹینر مل جائے گا میں جانتا ہوں۔" وہ چبا چبا کے بولا۔ "لیکن یاد رکھنا اس طرح کی فریم جابز کامیاب نہیں ہوتیں۔"

"میں نے کہا نا' مجھے نہیں معلوم آپ کیا کہہ رہے ہیں۔"

"تالیہ!"

شناسا آواز پہ اسے لگا وہ سانس لینا بھول گئی ہے۔ وہ چونک کے مڑی۔ وان فاتح سامنے سے چلا آرہا تھا۔ اس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔ تعجب تھا۔ خوشی تھی۔ پیچھے دو گارڈز بھی تھے۔ اشعر تن فن کرتا وہاں سے ہٹ گیا۔ وہ اب اشعر کی طرف متوجہ بھی نہیں تھی۔

فاتح اس کے عین سامنے آ کھڑا ہوا۔ وہ دم سادھے اسے دیکھے گئی۔

"تالیہ... کیسی ہو؟" وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ پوچھ رہا تھا۔ چھ سال.... یا چھ دن.... درمیان سے وقت کے سارے حساب کتاب غائب ہو گئے تھے۔

اس کے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اچھی ہوں۔ وقت میرے ساتھ بہت مہربان رہا ہے۔ اور آپ؟"

"میں ٹھیک ہوں تالیہ۔ میں بہت سوں سے بہتر ہوں۔" مسکرا کے ہلکے سے شانے اچکائے۔ وہ اس سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔ اور ان نظروں میں اپنائیت تھی محبت تھی مسکراہٹ تھی۔ وہاں کوئی گلہ کوئی سوال کچھ نہ تھا۔

ایڈم گلاس سے گھونٹ بھرتا وہاں سے ہٹ گیا۔ لوگ مڑ مڑ کے ان کو دیکھنے لگے۔ گارڈز فاتح کے پیچھے آ کھڑے ہوئے اور کسی کو بھی اس طرف آنے سے روکنے لگے۔

ایک دفعہ پھر بھری محفل میں وہ تنہا تھے۔

"لانگ ٹائم۔" وہ اس کو دیکھ کے مسکرا کے کہہ رہا تھا۔

"اچھا؟ میرے لیے جیسے کل کی ہی بات تھی۔" وہ زخمی سا ہنسی۔ سفید دیواروں پہ لگے سارے سیاہ گھوڑے اپنی گہری آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔ ارد گرد کی تمام آوازیں بند ہو چکی تھیں۔

"تمہیں یاد ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم پہلی دفعہ ملے تھے۔ ہم سب۔"

"آپ کو بھی یاد ہے؟" اسے حیرت ہوئی۔ کبھی اس کے بھولنے پہ حیرت ہوتی تھی۔ آج اس کے یاد رہ جانے پہ حیرت ہوئی تھی۔

"ہوں۔ مجھے نہیں معلوم تھا تم یہاں آئی ہو گی۔ اب میرے جانے کا وقت ہے۔" فاتح نے کلائی کی گھڑی دیکھی اور پھر اسی بشاشیت سے تالیہ کو دیکھا۔ "میں کل صبح تمہارا انتظار کروں گا۔ تم آ رہی ہو نا؟"

اس شخص کو کون انکار کر سکتا تھا۔ تالیہ نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی پلٹ گیا۔ اس کی خوشبو اور حضنا طیسیت کا ہالہ اس کے ساتھ ہی دور ہوتا گیا۔

فسوں ٹوٹا تو تالیہ نے چونک کے ادھر ادھر دیکھا۔ ایڈم قریب ہی کھڑا تھا۔ مسکرا کے قریب آیا اور سرگوشی میں بولا۔

"آپ کی پی ایم سے باتیں کرنے کی تصاویر جو ایک گھنٹے کے اندر اندر سوشل میڈیا پہ آنے والی ہیں یا تو آپ کا کیس خراب کریں گی یا....."

"اٹس او کے ایڈم۔" وہ مسکرا دی۔ "تالیہ اب کسی چیز سے نہیں ڈرتی۔" اور کندھے اچکا دیے۔ دور کھڑا اشعر ابھی تک ان دونوں کو گھور رہا تھا۔

☆☆=========☆☆

نمائش کے اختتام کے تین گھنٹے بعد..... کوالالمپور کے ایک پوش علاقے میں بنے بنگلے کے باہر پولیس کی تین گاڑیاں کھڑی

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھیں۔ بنگلے کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹے نظر آرہے تھے اور دیواروں پہ سرخ پینٹ سے نازیبا کلمات لکھے دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگتا تھا کسی نے بنگلے پہ بری طرح حملہ کیا تھا۔ کہیں کہیں گولیوں کے راؤنڈز اور شیل بھی بکھرے تھے۔ پولیس اہلکار ہر جگہ بکھرے ان چیزوں کو اکٹھا کر رہے تھے اور متاثرہ حصوں کی تصاویر لے رہے تھے۔

اندر لاؤنج میں توڑ پھوڑ کے آثار واضح نظر آتے تھے۔ فرنیچر ادھر ادھر بکھرا تھا۔ ڈیکوریشن پیس ٹوٹے پڑے تھے۔ پینٹنگز پھٹی ہوئی نیچے پھینکی گئی تھیں۔

بڑے صوفے پہ ایک تیرہ چودہ سالہ لڑکی میشا سے لگ کے بیٹھی تھی۔ میشا شال لپیٹے' سرخ ناک اور گیلی آنکھوں سے سامنے بیٹھے تفتیشی افسر کو بتا رہی تھی۔

"میں نمائش سے گھر آئی تو سب کچھ اسی طرح پڑا تھا۔ میری پینٹنگز بھی پھاڑ دیں اس نے۔ میرے کمرے کے لاکر سے کیش بھی غائب ہے۔" اس کی آواز میں کپکپاہٹ تھی اور وہ خود کو کمپوز رکھنے کی کوشش میں بری طرح ناکام نظر آتی تھی۔ سارا مسکارا بہہ گیا تھا۔ جیولری تک اتارنے کا وقت نہیں ملا تھا۔

"مسز میشا..... آپ کو کس پہ شک ہے؟"

اس نے گیلی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ "پتہ نہیں۔" اور نظریں جھکا دیں۔

"ماما۔" نو عمر لڑکی نے شکایتی انداز میں اسے جھنجھوڑا۔

"آپ بنا کسی ڈر اور خوف کے بتائیں۔ ہم اس کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دلوائیں گے مسز میشا۔"

"مجھے نہیں معلوم۔ میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔" وہ جھلا کے بے بسی سے بولی۔

تھوڑی دیر بعد تفتیشی افسر اٹھ کے گیا تو میشا نے فون نکالا۔ پھر آنسو پونچھتے ہوئے ایک چیٹ کھولی جس پہ لکھا تھا "پی ایم فاتح رامزل"۔ اس نے کپکپاتی انگلیوں سے میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔

"کیا آپ کی مدد کی آفر ابھی تک برقرار ہے' واتو سری؟"

پیغام بھیج کے اس نے سر گھٹنوں میں جھکا دیا۔ آنسو اب بھی گرتے جا رہے تھے۔

☆☆==========☆☆

پترا جایا پہ سرما کی چمکیلی سی صبح بہت سی تازگی لیے آئی تھی۔ آج منہ اندھیرے سے ہلکی ہلکی بارش شروع ہوئی تھی جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ اکثر لوگ آج گھروں میں دبکے تھے۔ کام پہ تاخیر سے جانے کا ارادہ تھا۔

سری پردھانہ کی اونچی کھڑکیوں سے محل کے وسیع و عریض سبزہ زار بارش میں بھیگتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ایک

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

راہداری میں کھڑی ایک کھڑکی کے شیشے پہ لڑھکتے قطرے دیکھ رہی تھی۔

فاتح کا پی ایس اپنے ڈیسک پہ بیٹھا اس خاص مہمان کو دیکھ رہا تھا۔ وہ جب سے آئی تھی' کھڑکی کنارے کھڑی تھی۔ یہاں سے باہر کا گھاس بھیگتا دکھائی دے رہا تھا۔ سفید کوٹ اور اسکرٹ پہنے' کندھوں تک آتے سیاہ بال کھلے چھوڑے' اس نے کانوں میں سفید موتی پہن رکھے تھے۔ وہ یہاں کھڑی کوئی سفید مورت لگتی تھی۔

"آپ اندر جا سکتی ہیں۔" پی ایس نے کھنکھار کے تالیہ کو اطلاع دی تو وہ دھیرے سے پلٹی اور لکڑی کے اونچے دروازوں کی جانب بڑھ گئی۔

وہ پہلی دفعہ سری پردھانہ آنے والوں سے مختلف تھی۔ پی ایس اس کو صرف خبروں اور ٹی وی کی حد تک جانتا تھا۔ پھر بھی اسے دیکھ کے عجیب سا احساس ہوا تھا۔ لوگ سری پردھانہ میں پہلی دفعہ آ کے رعب کا شکار' مسحور نظر آتے تھے۔ البتہ وہ جس اٹھی گردن کے ساتھ آئی تھی' اسی اٹھی گردن کے ساتھ اندر چلی گئی۔

ایسے جیسے وہ اس سے بڑے محل دیکھ چکی ہو۔ جیسے وہ ایسے ہی محلوں میں بڑی ہوئی ہو۔

دروازے سے پردھان منتری کی کرسی کا فاصلہ چند گز تھا۔ تالیہ نے اندر قدم رکھا تو فاتح بے اختیار اپنی کرسی سے اٹھا۔

"ویلکم بیک۔" وہ مسکرا کے بولا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ تالیہ نے قدم اس کی طرف بڑھائے۔ ہر قدم کے ساتھ زمین جیسے لپٹی جا رہی تھی۔ ماضی ایک فلم کی طرح نظروں کے سامنے گھومنے لگا۔

تنکو کامل کی نوکرانی بن کے اس نے فاتح کو پہلی دفعہ جوس پیش کیا تھا۔ ایک قدم.....

عصرہ کی گیلری میں وہ سنہرے بالوں والی لڑکی اس سے ملی تو اس نے اسے تاشہ کہہ کے پکارا.....

چار قدم......

وہ عصرہ اور راشعر کے ساتھ ان کی ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھی گھائل غزال کی اصلیت نہ بتا سکی تھی۔

وہ سن ہاؤ کے گھر کی زیرزمین سیڑھیوں کے نیچے کھڑی تھی جب اس نے ایڈم اور فاتح کو ایک ساتھ نیچے آتے دیکھا۔

پانچ قدم۔

وہ تینوں آگے پیچھے جنگل میں چل رہے تھے.....چھے قدم.....

وہ جیا میں کھڑا چائے پیالیوں میں ڈال رہا تھا.....وہ شہزادیوں کا تاج پہنے بگھی سے اتر رہی تھی.....

سات قدم.....

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ قید میں زخمی حالت میں پڑا تھا اور وہ اس کے گال کے زخم پہ مرہم رکھ رہی تھی۔

آٹھ قدم......

وہ اسے بھول چکا تھا اور وہ اس کی چیف آف اسٹاف بنی اس کے لیے کافی کے مگ بھاگتی ہوئی لا رہی تھی۔

نو قدم.....

وہ اس کے آفس میں کھڑی اسے بتا رہی تھی کہ وہ استعفیٰ دے رہی ہے کیونکہ وہ دوسرے سیاستدانوں جیسا نکلا ہے.....

وہ دونوں یان سوفو کے کنویں پہ بیٹھے تھے اور اس نے بالوں میں پھول اٹکا رکھا تھا.....

دس قدم......

وہ الاؤ کے پاس بیٹھے تھے.....اس قدیم قلعے میں.....اور وہ دیوار پہ وہ نظم لکھ رہی تھی.....

گیارہ قدم......

اور وہ اس کے سامنے تھا۔فاصلے ختم ہو چکے تھے۔

”بیٹھو۔“

وہ کرسی کھینچ کے بیٹھی۔سارے ماہ و سال کہیں گم ہو گئے۔فضا میں عجیب سا سحر بکھر گیا۔

”تم کیسی ہو؟“ وہ آگے کو جھکے اس کی آنکھوں میں جھانک کے پوچھ رہا تھا۔تالیہ نے ابرو اٹھائی۔

”میرا خیال تھا آپ پوچھیں گے کہ تم کہاں تھیں؟“ اس کی آنکھوں میں نمی در آئی۔

”کیا مجھے پوچھنا چاہیے؟“

”ہاں۔میرا خیال تھا کہ آپ مجھ سے جواب مانگیں گے کہ میں آپ کو چھوڑ کے کیوں چلی گئی؟ کیا میں اپنے بابا کے پاس رک گئی؟ کیا آپ کو اور ایڈم کو بھیج کے میں نے ایک اور کون گیم کھیلا؟ کیا میں نے آپ کو دھوکہ دیا؟ مگر آپ....“ اس کی آنکھوں میں تعجب تھا۔“ آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں؟ میں پچھلے سال تک دور رہی.....اور آپ نے جواب نہیں مانگا۔نہ کل۔نہ آج؟“

وہ مسکرا کے اٹھا اور پیچھے کھڑکی کے ساتھ رکھے اسٹینڈ تک گیا۔کھڑکی پوری دیوار جتنی اونچی تھی۔اس کے پردے کھلے تھے اور اس کے پار بارش میں بھیگتا سبزہ زار دکھائی دے رہا تھا۔

وہ تالیہ کی طرف پشت کیے بوتل سے پانی چائے کی برقی کیتلی میں انڈیلنے لگا۔

”مجھے نہیں معلوم اس روز تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا‘ تالیہ۔میں صرف یہ جانتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔میں نے سنا

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کہ ایڈم تمہیں پکار رہا ہے کہ نیچے آؤ۔لیکن جب میں نے پلٹ کے دیکھا تو ایڈم حیرت سے پیچھے دیکھ رہا تھا جہاں صرف اندھیرا تھا۔ہم دونوں پیچھے کو پلٹے لیکن دروازہ ایک سیاہ دیوار میں بدل چکا تھا۔پیچھے کا راستہ ختم ہو چکا تھا۔میں واپس مڑا تو دیکھا' سامنے ایک اور دروازہ تھا۔نہ اس دفعہ کوئی دریا تھا' نہ کوئی بارش۔وہ چابی جو یان سوفو نے بنائی تھی' وہ عجیب سی تھی۔میں نے آگے کا دروازہ کھولا تو ہم جونکر اسٹریٹ پہ نکل آئے تھے۔تم ہماری ساتھ نہیں تھیں اور میں زخمی تھا۔"

وہ گردن جھکائے اب کیتلی پہ ٹائمر سیٹ کر رہا تھا۔بٹن دبا کے وہ اس کی طرف مڑا اور اسٹینڈ سے ٹیک لگائے' ہتھیلیاں دونوں اطراف میں میز پہ جمائے' اس کو دیکھ کے کہنے لگا۔

"میں زیادہ دیر ہوش میں نہیں رہ سکا تھا۔ایڈم کہاں گیا' مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔لیکن جب میں ہسپتال میں جاگا تو اشعر میرے ساتھ تھا۔میں نے تمہارے بارے میں دریافت کیا لیکن کسی نے تمہیں نہیں دیکھا تھا۔ایڈم کے بارے میں سنا کہ وہ ٹراما سینٹر میں ہے۔اس کی یادداشت کھو گئی ہے۔میں ایک دو دفعہ اس سے ملنے گیا لیکن وہ مجھے نہیں پہچانتا تھا۔اس کا ذہن اس دن تک واپس چلا گیا تھا جب وہ میرا باڈی گارڈ بنا تھا۔میں نے اسے زیادہ تنگ نہیں کیا اور واپس اپنی زندگی میں چلا گیا۔"

"آپ نے استعفیٰ واپس لے لیا؟" اس نے آنسوؤں کا گولہ بدقت نگلا۔

"ہاں۔لیکن میں ہر چیز سے بدول ہو گیا تھا۔چند ماہ تک ہر روز سونے سے پہلے میں سوچا کرتا تھا کہ تالیہ نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کیوں واپس نہیں آئی؟ کیا اس نے یہ جان بوجھ کے کیا؟"

کیتلی کی گھنٹی بجی تو وہ مڑا اور کیبنٹ سے دو مگ نکال کے رکھے۔پھر کیتلی اٹھائی۔اس کے اندر پانی گرم پانی ابل رہا تھا اور کھڑکی کے باہر ٹھنڈا پانی برس رہا تھا۔

"میں نے ذوالکفلی کو ڈھونڈنا چاہا۔وہ نہیں ملا۔میں نے شکار بازوں کو تلاشا۔شاید کوئی تمہیں اس دنیا سے واپس لے آئے۔میرا خیال تھا تم وہاں پھنس گئی تھی۔چند ماہ تک میں خود فراموشی کی حالت میں رہا۔میرا کیریئر متاثر ہوا۔دوسرے لوگ میری کرسی پہ نظر رکھنے لگے۔تب مجھے تم سے گلے بھی تھے اور شکایات بھی۔تب تم واپس آ جاتیں تو شاید میں حساب مانگتا۔"

وہ اب گرم ابلتی دھار مگ میں انڈیل رہا تھا۔گردن جھکی تھی اور الفاظ ٹھہر ٹھہر کے لبوں سے نکل رہے تھے۔

"لیکن تالیہ..... انسان کو معلوم بھی نہیں ہوتا اور ایک روز وہ نیند سے جاگتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ اس نے اپنے دکھ کو ہرا دیا ہے۔وہ غم اس کے دل کو اب نہیں کاٹ رہا۔انسان نیند سے جاگتا ہے اور اسے ایک دم سے اس کا کلوژر closure مل جاتا ہے۔غم کو کنارہ مل جاتا ہے۔" اس نے ٹی بیگ کپ میں ڈالا۔پانی کا رنگ تیزی سے سنہرا ہونے لگا۔

"میں ایک صبح اٹھا اور مجھے احساس ہوا کہ تم نے وہ جان بوجھ کے نہیں کیا تھا۔میں تمہیں جانتا تھا۔تم کسی مسئلے میں گرفتار

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہوگئی ہوگی۔تمہارے بابا کی کوئی سازش۔کوئی وقت کا چکر۔یہ قسمت تھی اور مجھے اسے قبول کرنا تھا۔"

دوسرے مگ میں اس نے چائے ڈال کے کیتلی رکھی۔پھر چینی کے کیوبز دونوں مگوں میں ڈالے۔پھر انہیں اٹھائے اس کے سامنے آیا۔اس کا مگ رکھا اور اپنا لیے واپس اپنی کرسی پہ بیٹھا۔

"ان چھ سالوں میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا جب مجھے تمہارا خیال نہ آیا ہو۔اور میں ہمیشہ تمہاری خیریت کا سوچتا تھا۔تم اس دنیا میں ہو یا اس دنیا میں....میری دعا تھی کہ تم ٹھیک رہو۔کل تم سے ملنے سے پہلے تک میرے ذہن میں واقعی سوالات تھے لیکن اب نہیں ہیں۔"

"کیوں؟کل مجھے دیکھ کے کیا لگا آپ کو؟"

دونوں مگ میز پہ یوں رکھے تھے کہ ان کی اڑتی بھاپ ان دونوں کے درمیان بار بار حائل ہو جاتی تھی۔وہ اس سوال پہ مسکرا دیا۔

"میں نے پچھلے چھ سال تمہاری ہر بات پہ غور کیا ہے۔ہر کون' ہر حرکت جو تم نے میرے سامنے کی یہاں تک کہ مجھے تمہارے چہرے کا ایک ایک تاثر یاد ہوتا گیا۔تالیہ کب خوش ہوتی ہے۔تالیہ کب خوشی ظاہر نہیں کرتی۔کب وہ کامیاب ہوتی اور کب بے بس۔تالیہ کی cryptic باتوں کا کیا مطلب ہوتا ہے۔مجھے لگتا ہے میں نے تمہاری غیر موجودگی میں تمہیں زیادہ اچھے سے پڑھ لیا ہے۔"

"اور؟"اس نے سنجیدگی سے ابرو اٹھایا۔

"اور کل تمہیں دیکھ کے مجھے اندازہ ہو گیا کہ تم خوش ہو۔"اس نے مگ لبوں سے لگاتے ہوئے مسکرا کے کہا۔

"میرے اوپر ایک مرڈر ٹرائل چل رہا ہے۔میں تھانے میں ایک دن گزار کے آئی ہوں۔مجھے سارا ملک مجرم سمجھ رہا ہے۔میری زندگی کے چھ سال کھو گئے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں خوش ہوں؟"

"ہاں۔جب تم نے کہا وقت تم پہ مہربان رہا ہے تو میں سمجھ گیا تھا کہ تمہیں کچھ مل گیا ہے۔کوئی ایسی خوشی جو تم شیئر نہیں کر سکتیں۔لیکن وہ تمہارے انگ انگ سے پھوٹ رہی ہے۔"وہ ٹیک لگائے گھونٹ بھرتے ہوئے غور سے اسے دیکھ کے کہہ رہا تھا۔"اور میں نے تمہاری انٹیروگیشن کی ویڈیو بھی دیکھی تھی۔وہ سب ایک ایکٹ تھا۔مجھے پتہ ہے۔"

"واؤ"وہ مسکرا دی۔"آپ جانتے ہیں اس رات کیا ہوا تھا؟"

"میں سننا چاہوں گا۔"

"وقت نے میرے ساتھ چال چلی۔میں دروازے میں دیر سے داخل ہوئی۔شاید چھ سیکنڈ دیر سے۔اور جب میں باہر

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جونکر اسٹریٹ پہ نکلی تو چھے برس گزر چکے تھے۔"

"اوہ۔" اس کے لب تعجب سے سکڑے۔

"آپ لوگوں نے ایک زمانہ میرے بغیر گزار لیا۔ لیکن میں؟ میرے چھے سال کھو گئے۔ اور اب وقت کو واپس جگہ پہ لانے کا کوئی طریقہ میرے پاس نہیں بچا۔ میں آج بھی وہیں کھڑی ہوں۔ مجھے ابھی حصرہ کے قتل کا الزام ہٹانے کے لیے ایک لمبی لڑائی لڑنی ہے۔"

"میں نہیں جانتا مجھے کیا کہنا چاہیے۔ لیکن میں نے تمہیں مس کیا تالیہ۔ بہت زیادہ۔"

وہ زخمی سا مسکرا دی۔ "میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی کیونکہ کوئی چھے دنوں میں کسی کو کتنا مس کر سکتا ہے؟"

"مگر تم خوش ہو۔ کیوں؟" فاتح نے گھونٹ بھر کے مگ میز پہ رکھ دیا۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ کھڑکی کے باہر برستی بارش اب تھمنے کو تھی۔

"آپ واقعی مجھے جانتے ہیں۔" وہ دھیرے سے ہنس دی تھی۔ "میں واقعی خوش ہوں' فاتح۔ مجھے بالآخر وہ مل گیا ہے جس کی مجھے عرصے سے تلاش تھی۔"

"تمہاری بے گناہی کا ثبوت؟"

"اونہوں۔ ابھی تک میرے پاس کوئی خاص ثبوت نہیں ہے۔ لیکن میرے پاس کچھ اور ہے۔" وہ مبہم سا مسکرا کے کہتی اٹھی۔ "میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی۔ ہم ملتے رہیں گے۔ لیکن مجھے خوشی ہے کہ آپ اتنے عرصے بعد بھی نہیں بدلے۔ آپ آج بھی مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔"

"اور میں خوش ہوں کیونکہ تم خوش ہو۔ میں ریلیف محسوس کر رہا ہوں۔ تمہیں اس اطمینان اور بہادری کے ساتھ ان الزامات کا مقابلہ کرتے دیکھ کر۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تمہیں اس معاملے سے نکال لوں گا۔ لیکن اب مجھے نہیں لگتا کہ تالیہ مراد کو میری مدد کی ضرورت ہے۔"

"جو مجھے آتا ہے وہ میری جان ہمیشہ بچاتا رہے گا۔" اس نے سر کو تعظیماً جھکایا۔ پھر اطراف میں اس پرتعیش آفس کو دیکھا۔

"یہ عہدہ پا کے کیسا لگتا ہے' فاتح؟ سوری میں آپ کو داتو سری تو انکو یا تنک دی امان بر حرمت وغیرہ نہیں کہہ سکوں گی۔"

"میں مائنڈ نہیں کروں گا۔" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے ہنکارا بھرا۔ "اور یہ گفتگو کسی اور وقت کے لیے سہی۔ لیکن کیا تم مجھے نہیں بتاؤ گی کہ تم خوش کیوں ہو؟"

"آپ جان جائیں گے۔" وہ مبہم سا مسکرا کے کہتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ نہ کوئی گلہ' نہ قسمت کی ستم ظریفی کا

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تذکرہ۔ وہ چھے دن بعد ملے تھے۔ اور وہ ویسا ہی تھا۔

وہ چھے سال بعد ملے تھے۔ اور وہ ویسے ہی تھی۔

ایک دفعہ پھر دونوں نے ایک دوسرے کی زندگی میں اپنی موجودگی کے بارے میں سوال نہیں کیا تھا۔ ایک دفعہ پھر وہ مشکل گفتگو ان کے درمیان آڑے آ گئی تھی۔

وہ ان اونچے دروازوں سے نکلی تو ہال کے پار دروازے کے سامنے اشعر محمود کھڑا تھا۔ تھری پیس میں تک سک سے تیار وہ تندی سے اسے گھورے جا رہا تھا۔ اسے دیکھ کے تالیہ کھلے دل سے مسکرائی اور اس کی طرف آئی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ ماتھے پہ شکنیں ڈال کے بولا۔

"مجھے پردھان منتری نے بلایا تھا۔ آپ کو اعتراض ہے کیا 'ایش؟" ابرو اٹھا کے پوچھا۔

اشعر نے ایک کامن روم کی طرف اشارہ کیا اور خود اس طرف بڑھ گیا۔ وہ پیچھے آئی۔ اندر آ کے اس نے دروازہ بند کیا اور اس کی طرف گھوما۔

"میں نے سنا ہے پولیس کو ایک کنٹینر ملا ہے۔ اور فنگر پرنٹس وغیرہ بھی۔ ان کا میچ ڈھونڈا جا رہا ہے۔" وہ دبی آواز میں غرایا۔ تالیہ نے مسکرا کے شانے اچکائے۔

"میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ میں نے اپنے ماسک پہنے اغوا کار کو زخمی کیا تھا اور اس نے مجھے۔ معلوم نہیں ماسک کے پیچھے کون تھا لیکن پولیس یہ ضرور دیکھے گی کہ کس کی ناک پہ زخم کا نشان ہے۔" اس نے اشعر کی ناک کی طرف اشارہ کیا۔

"اوہ پلیز۔" وہ غصے سے بولا۔ "تم نے مجھے فریم کرنے کے لیے بہت ہی ظاہری ثبوت چھوڑے ہیں۔ اگر میں اغوا کار ہوتا تو اس کنٹینر کو صاف کیوں نہ کرتا؟ سارے ثبوت وہیں کیوں چھوڑ دیتا؟"

"جیسے میں عصرہ کی قاتل ہوتی تو اپنے ہی کارڈ سے کیک کیوں آرڈر کرتی؟"

اشعر ایک دم بالکل لاجواب ہو گیا۔

"یہی مسئلہ ہے حقیقی دنیا کی پولیس کا اشعر۔ وہ صرف ظاہری ثبوتوں کا پیچھا کرتی ہے۔ اگر آپ کے فنگر پرنٹس اس کنٹینر پہ مل گئے نا اشعر... تو آپ بڑی مشکل میں پھنسنے جا رہے ہیں۔"

"تم۔" مارے ضبط کے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "تم اچھی طرح جانتی ہو میں نے تمہیں اغوا نہیں کیا تھا۔ پھر تم ایسا کیوں کر رہی ہو؟"

"اور آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ عصرہ کا قتل میں نے نہیں کیا تھا۔ میں بے قصور تھی۔ میں اتنے بے وقوفانہ ثبوت

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کیسے چھوڑ سکتی تھی۔ لیکن مجھ سے تنفر کے باعث آپ نے سب سے پہلے مجھے الزام دیا۔ آپ کی گواہی نے مجھے مفرور ملزم بنایا۔ تو اگر میں ٹرائل کا سامنا کرنے جا رہی ہوں تو میں اکیلی کیوں جاؤں؟ آپ آرام سے کیوں بیٹھیں؟"

"میں اس کیس کو ایک چٹکی میں اپنے اوپر سے ختم کروا دوں گا۔ سمجھیں آپ۔" اس نے چٹکی بجا کے کہا اور مڑ گیا۔

"یعنی ایک دفعہ پھر اشعر محمود خود کو تالیہ کے خلاف اتنا مصروف کر لے گا کہ اسے کچھ اور نظر ہی نہیں آئے گا۔" وہ بڑبڑائی تھی۔

اشعر محمود جاتے جاتے رکا۔ پھر آہستہ سے پلٹا۔

"مصروف؟؟" اسے اتنا معلوم تھا کہ تالیہ بے مصرف کوئی بات نہیں کہا کرتی تھی۔

"ہاں نا۔ مصروف۔ آپ تالیہ مراد کو گرفتار کرنے میں اتنے مصروف تھے کہ لوٹری پبلک یا میوزیم کی طرف سے آنے والی کالز پہ آپ نے توجہ نہیں دی۔"

"کیسی کالز؟"

"یہی تو مسئلہ ہے۔ آپ جیسے لوگ جب حکومت میں آتے ہیں تو ہر دو ماہ بعد اپنا نمبر بدل لیتے ہیں تاکہ عام عوام کی رسائی سے دور ہو جائیں۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کے دھیرے دھیرے کہہ رہی تھی۔ "اس لیے لوٹری والوں کا آپ سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ وہ عصرہ کی وصیت پہ عمل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن چونکہ آپ وصیت کے ایگزیکیوٹر نہیں تھے۔ اس لیے انہوں نے آپ کو زیادہ تنگ نہیں کیا اور وصیت پہ عمل درآمد کروا دیا۔"

"اوہ۔ وہ اینٹیک نوادرات؟" اشعر نے گہری سانس لی۔ "مجھے معلوم ہوا تھا کہ میوزیم وہ آپ کے حوالے کرنے جا رہا ہے۔ پہلی بات' ان کی کوئی خاص ویلیو نہیں ہے۔ دوسری بات' اس وصیت کے خلاف میرا ایک کلیم چٹکی میں (چٹکی بجائی) اس کو منسوخ کروا سکتا ہے۔ وہ اینٹیک میرے خاندان کی ملکیت تھے۔ اور میرے ہی رہیں گے۔"

"وہ اینٹیک جس میوزیم کے پاس امانت تھے' انہوں نے کل وہ مجھے دے دیے تھے کیونکہ وصیت کے مطابق ان پہ میرا حق تھا۔"

"سو؟ میں ابھی عدالت میں کلیم جمع کروا دوں گا اور وہ مجھے واپس مل جائیں گے۔ اگر آپ نے وہ بیچ دیے تو آپ کو ان کی قیمت ادا کرنی ہو گی۔"

تالیہ لمحے بھر کو چپ ہوئی۔ پھر سر ہلایا۔ "آپ درست کہہ رہے ہیں۔ آپ سول کلیم داخل کرا کے انہیں واپس لے سکتے ہیں۔ جب میں واپس آئی تھی تو سب سے بڑا عذاب مجھے یہ اینٹیک لگے تھے جو عصرہ نے میرے گلے ڈال دیے تھے۔ لیکن

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پھر مجھے احمد نظام نے ایسی بات بتائی جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ وقت مجھ پہ بہت مہربان رہا ہے۔"

"کیا؟" وہ پتلیاں سکوڑے اسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ کہ ملائیشیا میں سول مقدمے کا ایک statue of limitation ہوتا ہے۔ آپ وکیل ہیں۔ آپ کو یاد ہے کتنی میعاد تک آپ کسی کے خلاف سول مقدمہ دائر کر سکتے ہیں؟"

اشعر محمود کی رنگت ایک دم سفید پڑی۔ اس نے تیزی سے سیل فون نکالا۔ مگر وہ مسکرا کے کہہ جا رہی تھی۔

"میں نے احمد نظام سے پوچھا کہ چھے سال میں کیا بدل جاتا ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ آپ ملائیشیا میں پورے چھے سال تک سول مقدمہ دائر کر سکتے ہیں۔ اگر کسی معاملے کو چھے سال گزر چکے ہوں تو آپ مقدمہ نہیں دائر کر سکتے۔ اب آپ کے سول کلیم کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ عدالت آج وہ نوادرات مجھے دے دے گی اور آپ کچھ نہیں کر سکتے۔" پھر وہ رکی اور محظوظ انداز میں اضافہ کیا۔

"جب عصرہ نے ان کو میرے نام لگایا تھا تو ان کو نہیں معلوم تھا کہ یہ نوادرات جن اصل شہ پاروں کا حصہ ہیں' وہ صدیوں سے زمین میں دفن ہیں۔ اس وقت ان کی کوئی ویلیو نہیں تھی۔ لیکن چند ماہ پہلے ہانگ کانگ میں کھدائی کے دوران ملاکہ کی تہذیب کے چند ایسے نوادرات ملے تھے جنہوں نے عصرہ کے ان بے کار نامکمل ٹکڑوں کی اہمیت آسمان پہ پہنچا دی ہے۔ لیکن آپ کو علم کیوں نہ ہو سکا؟"

اشعر بس ششدر سا اسے سنے جا رہا تھا۔

"تین باتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو میوزیم کے کیوریٹرز نے یہ بات آپ سے چھپائی کیونکہ وہ انہیں اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے۔ یا آپ اپنی سیاست میں اتنے مصروف رہے کہ آپ کو معلوم نہیں ہو سکا کہ غیر ملکی کلیکٹر ان نوادرات کی قیمت کئی ملین ڈالرز تک پہنچا چکے ہیں۔ یا آپ کو ان کی اصل قیمت معلوم تھی لیکن آپ انہیں فاتح کی فیملی کو نہیں دینا چاہتے تھے ورنہ کب کا کلیم داخل کروا چکے ہوتے۔ لیکن مجھے....." دھیرے سے اپنے سینے پہ انگلی سے دستک دی۔

"مجھے آرٹ کی پہچان بھی ہے.....اور میرے آرٹ کی دنیا سے روابط بھی ہیں۔ وہ نوادرات اب صرف میرے ہیں۔ "وقت" کو معلوم تھا کہ ان کی تب اہمیت نہیں ہے۔ "وقت" نے ان کو قیمتی بنایا' اور مجھے اتنی مہلت دی کہ آپ ان کو مجھ سے چھین نہ پائیں۔"

اشعر محمود تیزی سے موبائل پہ نمبر ملا رہا تھا۔ "میں تمہیں دیکھ لوں گا۔ میں سول کلیم داخل کر کے دکھاؤں گا۔"

"یہ کام آپ کو بہت پہلے کرنا چاہیے تھا۔ لیکن آپ نے جان بوجھ کے نہیں کیا۔ میرا خیال ہے آپ کو ان کی اہمیت معلوم

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھی۔ آپ صرف انہیں فاتح کے بچوں کو نہیں دینا چاہتے تھے۔"

وہ بکتا جھکتا' فون کان سے لگاتا تیزی سے باہر نکل گیا۔ اس کی رنگت سرخ پڑ رہی تھی اور حواس اڑتے جا رہے تھے۔

تالیہ مسکرائی اور باہر کی جانب قدم بڑھا دیے۔

اس کو بالآخر وہ خزانہ مل چکا تھا جس کی اسے برسوں سے تلاش تھی۔

وقت اس پہ بہت مہربان رہا تھا۔

☆☆=========☆☆

جھیل کا پانی سرما کی دھوپ میں چمک رہا تھا۔ وہ بطخیں سست روی سے تیرتی دکھائی دے رہی تھیں۔ گاہے بگاہے وہ اپنے گردنیں پانی میں ڈالتیں' اور پھر سر دائیں بائیں ہلاتے ہوئے اسے باہر نکالتیں۔ اردگرد چھینٹے اڑتے جاتے۔ البتہ جھیل کنارے رکھا واحد بنچ ان کے چھینٹوں کی پہنچ سے دور تھا۔

بنچ پہ ایڈم بن محمد بیٹھا تھا۔ سفید ہائی نیک جرسی پہنے' وہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے موبائل پہ کچھ دیکھ رہا تھا۔ ایڈم کی پشت پہ تالیہ بنا آواز کے قدم اٹھاتی آئی۔ دھیرے سے سفید ہیٹ اتارا اور اس کے ساتھ بنچ پہ رکھا تو وہ چونکا اور پلٹ کے دیکھا۔ پھر ذرا سا مسکرایا۔

"آپ کا ٹیکسٹ کافی دلچسپ تھا۔ آپ نے لکھا کہ آپ کے ہاتھ خزانہ لگ گیا ہے۔"

"ہوں۔" وہ مبہم سا مسکراتی ہوئی آگے آئی اور اس کے ساتھ بیٹھی۔ دونوں کا چہرہ اب جھیل کی طرف تھا اور ان درمیان سفید ہیٹ رکھا تھا۔

"مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آج عصرہ محمود کے وصیت کردہ نوادرات آپ کو تفویض کر دیے گئے ہیں۔"

تالیہ نے گردن موڑ کے اسے دیکھا۔ اس کی مسکراتی آنکھوں میں ڈوبتے سورج کا عکس تھا۔

"اپنی معلومات اپ ڈیٹ کر لیں۔ میں نوٹری پبلک سے آ رہی ہوں۔ نہ صرف نوادرات مجھے مل گئے ہیں بلکہ میں نے انہیں موقع پہ فروخت بھی کر دیا ہے۔"

"اتنی جلدی گاہک کیسے مل گئے آپ کو؟"

"میں اتنے دن سے گاہک ہی تو تلاش کر رہی تھی۔ تاکہ وصیت پہ عمل درآمد ہوتے ساتھ ہی سیل مکمل کر دوں۔ مجھے میری رقم مل چکی ہے اور نوادرات اپنے نئے مالکوں کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ اب مجھے ان کے چوری ہونے کا ڈر بھی نہیں ہے۔"

"دلچسپ۔ چھ سال کی قانونی میعاد نے آپ کو بچا لیا۔ کیا آپ اسی لیے چھ سال بعد آئی ہیں تاکہ آپ ان نوادرات کو

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

حاصل کر لیں؟'' ایڈم نے نوٹ بک نکالی اور گھٹنے پہ اس کو رکھ کے کچھ لکھنے لگا۔

''میں جانتی تھی آپ یہ سوچیں گے۔ بلکہ عدالت بھی یہ سوچے گی۔ احمد نظام نے بھی یہی کہا تھا لیکن مجھے پرواہ نہیں۔ میں بس یہ چاہتی تھی کہ اشعر محمود کو اس بارے میں کم سے کم معلوم ہو۔ اور ایسا ہی ہوا۔ معلوم ہونے کے باوجود بھی وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا لیکن ایسے مزا نہ آتا۔'' اب وہ مسکرا کے جھیل کے پانی کو دیکھ رہی تھی۔

''کیا میں اس وقت کوالالمپور کی امیر ترین خواتین میں سے ایک کے ساتھ بیٹھا ہوں؟'' وہ مسکرا کے پوچھنے لگا۔

''میں آج فاتح سے ملی۔'' وہ اس کا سوال نظر انداز کر کے دور تیرتی ہوئی بطخوں کو دیکھ کے بولی۔

''ہوں۔ گڈ۔ اور کیا نتیجہ نکلا اس ملاقات کا؟'' وہ لکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

''ان کی زندگی میں میری جگہ نہیں ہے۔'' وہ اداسی سے بولی۔'' حالانکہ وہ میرے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آئے۔ وہ مجھے دیکھ کے خوش بھی ہوئے۔ لیکن ایڈم..... انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا اور اس کی جگہ کسی کی زندگی سے وقت کے ساتھ کتنی آسانی سے ختم ہو جاتی ہے نا۔''

''کیا میں یہ بھی لکھ دوں؟'' اس نے رسمی انداز میں پوچھا۔ وہ چہرہ موڑ کے بس اس کو دیکھنے لگی۔

''آپ ہماری زندگی کا اتنا اہم حصہ تھے اور اب آپ پوچھ رہے ہیں کہ کیا آپ یہ لکھ دیں؟'' اس کے انداز میں گلہ تھا۔ ایڈم نے گہری سانس لی۔

''مس مراد..... میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میری یادداشت میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔'' اس کا چہرہ سپاٹ سا تھا جیسے کسی ایسے اجنبی کا ہوتا ہے جسے کام کے باعث کچھ وقت ایک اجنبی کے ساتھ گزارنا پڑے۔ شائستہ' مہذب' پیشہ ورانہ لیکن اجنبی رویہ۔

''اچھا ہوا آپ کو یاد نہیں ہے۔ ورنہ میرے اور آپ کے درمیان ایک تکلیف دہ یاد تھی جس کے بارے میں ہم کبھی بات نہیں کرنا چاہتے تھے۔''

''اچھا؟ کیسی یاد؟'' اس کے انداز میں معمولی سی دلچسپی در آئی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور جھیل ان کے سامنے پرسکون سی بہتی ان کو تک رہی تھی۔ بطخیں اب تیرتی ہوئی دور جا رہی تھیں۔

تالیہ چند لمحے اس کو دیکھتی رہی' پھر مسکرا کے سر جھٹک دیا۔'' کچھ نہیں۔''

''ظاہر ہے اب میں اصرار کروں گا کہ آپ مجھے بتائیں۔''

''میری وجہ سے آپ کے چوزے کھوئے تھے نا۔ آپ مجھے ان کے لیے مورد الزام ٹھہراتے تھے۔'' وہ نم آنکھوں سے مسکرا

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

کے بولی۔ تو ایڈم نے پتلیاں سکوڑ کے اس کا چہرہ دیکھا۔

"آپ نے یہ بات گھڑی ہے۔ ورنہ میں اپنے چوزوں کی موت پہ یوں کسی کو موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتا۔" وہ ہلکا سا ہنس کے واپس ڈائری پہ کچھ لکھنے لگا۔

"بس.... یہی چیز.... اسی کا میں انتظار کر رہی تھی۔" وہ تیزی سے اس کی طرف گھومی تو ایڈم نے سوالیہ نظریں اٹھا کے اسے دیکھا۔ شہزادی کی مسکراتی آنکھوں میں چمک تھی۔

"کیا؟"

"میں نے کب کہا کہ چوزے مر گئے تھے؟ میں نے کہا کہ وہ کھو گئے تھے۔"

ایڈم کا قلم چلاتا ہاتھ رک گیا۔ وہ ٹھہر کے اسے دیکھنے لگا۔

جھیل کا پانی بھی ساکت ہو گیا اور بطخیں مڑ کے انہیں دیکھنے لگیں۔

"آپ نے خود ہی مجھے اس دن بتایا تھا کہ...." وہ الجھ کے کہنے لگا لیکن تالیہ نے تیزی سے اس کی بات کاٹی۔

"بس کر دو ایڈم.... کتنی اداکاری کرو گے؟ مجھے معلوم ہے تمہیں کچھ نہیں بھولا۔"

وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کے بولی۔ وقت ان کے آس پاس ہی ٹھہر گیا۔

"مجھے پہلے دن، پہلے لمحے سے معلوم ہے کہ تمہیں سب یاد ہے۔ میں نے تمہیں تمہارا وقت دیا۔ اب بس کر دو۔"

ایڈم نے قلم کا ڈھکن چڑھایا، اسے جیب میں رکھا اور نوٹ بک کو پینٹ کی جیب میں ڈالا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ تالیہ نے گردن اٹھا کے اسے دیکھا۔

"تم اچھی اداکاری کر لیتے ہو لیکن میں تمہیں جانتی ہوں۔ تم نے بابا سے کہا تھا کہ اب ایڈم بن محمد اپنے لیے جیے گا۔ جب میں نے تمہاری یادداشت کا سنا تو جان گئی کہ تم نے وہ ناٹک اسی لیے رچایا ہے۔ تمہیں دیکھ کے یقین بھی ہو گیا۔" وہ گردن اٹھا کے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ وہ جھیل کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں یہ لگتا ہے کہ تم مجھ سے ناراض ہو؟ اسی لیے صرف پروفیشنل وجہ سے میرے ساتھ کام کر رہے ہو؟ تم ناراض ہو کہ میں نے اتنے برس رابطہ کیوں نہیں کیا؟ غلط۔ تم خود سے جھوٹ بول رہے ہو۔ اگر تم مجھ سے ناراض ہوتے تو میری اتنی مدد نہ کرتے۔"

ایڈم نے چہرہ موڑ کے اسے دیکھا۔ اس کی رنگت دہکتی گلابی ہو چکی تھی اور آنکھوں میں سرخی تھی۔

"آپ کیا سمجھتی ہیں؟ آپ اتنے سال بعد کسی کی زندگی میں ایک دفعہ پھر سے وارد ہو جائیں گی اور وہاں آپ کے لیے

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جگہ ہو گی؟ سب کچھ پہلے جیسے ہو جائے گا؟ نہیں، چی تالیہ۔ آپ نے پیچھے رہنے کو خود چنا تھا۔ آپ نے مجھے چھوڑ دینے کو خود چنا تھا۔ میری زندگی میں اب آپ کی جگہ نہیں بچی۔" یہ کہہ کے اس نے قدم آگے بڑھا دیے۔

وہ چپ چاپ اسے دور جھیل کی طرف جاتے دیکھے گئی۔ وہ پانی کے قریب جا کے کھڑا ہو گیا تھا۔ پہلوؤں پہ ہاتھ رکھے وہ اب پانی کے اوپر ڈوبتے سورج کو دیکھ رہا تھا۔

تالیہ نے کلائی کی گھڑی دیکھی۔ اسے ایڈم کو پورے دس منٹ کے لیے اکیلا چھوڑنا تھا۔ اس کا غصہ اور شرمندگی دس منٹ میں جھاگ کی طرح بیٹھ جائے گی۔ وہ جانتی تھی۔

اس نے ہیٹ سر پہ رکھا اور گھڑی کو دیکھتے ہوئے ایک ایک سیکنڈ گننے لگی۔

چھے سال ہوں یا چھے دن، تالیہ مراد ایڈم بن محمد کے ہر انداز سے واقف تھی۔

یہ سارے کون گیمز اسی نے ایڈم کو سکھائے تھے۔ استاد کو کون مات دے سکا ہے بھلا؟

☆☆=========☆☆

وان فاتح کی رہائشگاہ کے مرکزی لاؤنج میں اس وقت ملازموں کی ایسی چہل پہل پھیلی تھی جیسی کسی مہمان کی آمد کے وقت ہوتی ہے۔ کوئی گیسٹ روم سیٹ کرنے جا رہا تھا تو کوئی ییشا کے ٹرالی بیگز لیے ایک طرف جا رہا تھا۔

"یہاں آپ بالکل محفوظ ہوں گی۔ کوئی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا مسز ییشا۔"

وسط لاؤنج میں کھڑی جولیانہ بہت اپنائیت سے ییشا کا ہاتھ تھامے کہہ رہی تھی۔ ییشا اور اس کی بیٹی کے چہرے بجھے بجھے تھے۔ زرد، خوف اور بے یقینی کا شکار چہرے۔

"مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا یوں، جولی۔" ییشا نے لاؤنج کی میز پہ ہینڈ بیگ رکھتے ہوئے یاسیت سے کہا۔ "ایسے خود کو کسی کے اوپر بوجھ بنانا غیر مناسب ہے۔" وہ شدید غیر آرام دہ لگتی تھی۔

"کم آن مسز ییشا.... آپ اتنے برسوں سے ہماری فیملی کا حصہ ہیں۔ جب تک وہ گرفتار نہیں ہوتا، آپ یہاں محفوظ رہیں گی۔"

"ہاں لیکن میں نے وان تو سری کو بتا دیا تھا کہ یہ ارینجمنٹ صرف اس کے گرفتار ہونے تک ہے۔ جیسے ہی وہ پکڑا گیا، ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔"

"جی مسز ییشا۔ اور آپ اتنی شرمندہ نہ ہوں۔ یہ ویسے بھی ڈیڈ کا آئیڈیا تھا کہ آپ یہاں رہیں۔ ورنہ آپ تو غیر ملکی پناہ کے لیے اپلائی کرنے کا کہہ رہی تھیں۔ بھاگنا اس مسئلے کا حل تو نہیں ہے۔"

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

یشا نرمی سے مسکرادی۔ ''تم کتنی سمجھدار ہوگئی ہو جولی۔'' اور پھر گردن اٹھا کے اس محل نما گھر کی اونچی چھت کو دیکھا۔

''مجھے برا اس لیے لگ رہا ہے کیونکہ میں نے پہلی دفعہ تمہاری فیملی سے تعلق کا فائدہ اٹھایا ہے۔اور میرے ضمیر پہ یہ چیز بہت بوجھ دے رہی ہے۔ان شاءاللہ میں اس فیور کو ضرور لوٹاؤں گی۔'' وہ مسکرا کے بولی تو جولیانہ نے بھی مسکرادی۔

''میں آپ کو آپ کا روم دکھاتی ہوں۔آجائیں۔'' وہ خوشی خوشی ان دونوں کو لیے راہداری کی طرف بڑھ گئی۔

☆☆=========☆☆

تالیہ نے گھڑی دیکھتے ہوئے گنتی مکمل کی اور بنچ سے اٹھی۔وہ ابھی تک پانی کے قریب کھڑا تھا۔تالیہ کی جانب پشت تھی۔ وہ اس سے چند قدم پیچھے رکی اور کھنکھاری۔

''اگر تم اتنے خفا ہو تو ابھی تک یہاں کیوں ہو؟''

جواب میں اس نے خفگی سے تالیہ کو دیکھا اور جانے کے لیے تیزی سے مڑا۔وہ سرعت سے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ایڈم کا راستہ رک گیا۔

''تم مجھ سے خفا نہیں ہو،مان لو۔'' وہ زور دے کر بولی۔

''مجھے آپ سے خفا ہونے کا حق بھی نہیں ہے۔'' وہ اتنی ہی تندی سے بولا۔اس کا چہرہ اب کسی اجنبی کا چہرہ نہیں تھا۔یہ ایڈم تھا۔پرانا ایڈم۔

''تم سمجھتے ہو میں جان بوجھ کے پیچھے رہ گئی؟ یہی سوال میں تم سے پوچھوں اگر؟ تم میرے بغیر کیوں گئے؟ میرا انتظار کیوں نہیں کیا؟ دروازہ کیوں بند کر دیا؟ جانتے ہو میں چھ سال کے لیے وقت کے دروازے میں مقید ہوگئی تھی۔''

وہ اتنی درشتی سے بولی کہ ایڈم کے تاثرات بدلے۔ماتھے کی سلوٹیں غائب ہوئیں۔

''واٹ؟ آپ چھ سال کے لیے قید ہوگئی تھیں؟''

''آف کورس نہیں۔یہ تو میں نے تمہارا موڈ درست کرنے کے لیے کہا تھا۔'' وہ ہلکی سی ہنسی۔ایڈم نے بھنویں بھینچ کے اسے دیکھا۔وہ سنجیدہ ہوئی۔

''پچھلے چھ سال میرے لیے نہیں گزرے ایڈم۔میرے لیے صرف ایک لمحہ گزرا تھا۔دروازہ بند ہوا' میں نے کھولا اور دیکھا تو آگے ۲۰۲۳ کا ملاکہ تھا۔وقت آگے بڑھ گیا تھا اور میں پیچھے رہ گئی تھی۔''

ایڈم کے شانے ڈھلک گئے۔وہ بس اچنبھے سے اسے دیکھے گیا۔

''سوچ رہے ہو کہ اب کس بات پہ خفگی ظاہر کرو؟ جبکہ تمہارے پاس وجہ ہی نہیں بچی۔''

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''مجھے کیا معلوم کہ آپ سچ کہہ رہی ہیں یا نہیں۔'' اس نے آواز کو خفا بنانے کی کوشش کی۔ ماتھے کو پھر سے شکن آلود کرنا چاہا۔

''آؤ.....کافی پیتے ہیں۔'' اس نے ہیٹ ترچھا کیا' اور اسے چلنے کا اشارہ کیا۔ وہ اسی خفا شکل کے ساتھ اس کے ساتھ چل دیا۔

پیچھے گھاس پہ ایک واکنگ ٹریک بنا تھا۔ دونوں اس پہ چلتے چلتے آگے آئے۔ درختوں کے بیچ خاموشی سے چند موڑ کاٹے یہاں تک کے سوپ اور کافی کے کارٹ دکھائی دینے لگے۔

وہ دونوں ایک کارٹ کے پاس رکے۔ تالیہ نے ہیٹ اتار کے کارٹ کے ایک ہک سے لٹکایا اور سیلز مین کو دو نوٹ پکڑائے۔ کافی کا آرڈر دینے کے بعد وہ اس کی طرف گھومی۔

''کیسے گزرے تمہارے پچھلے سال؟''

''وقت آپ کے لیے واقعی نہیں گزرا؟'' وہ ابھی تک مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ تالیہ نے کندھے اچکائے۔

''میں ایک دفعہ تمہیں بتا چکی ہوں اور تمہیں یقین بھی آچکا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ یادداشت والا ناٹک؟''

ایڈم نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے کندھے جھٹکے اور دور نظر آتی جھیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ''یہ آسان تھا۔''

''جھوٹ بولنا؟''

''ماضی سے بھاگنا۔ چاہے آپ ہمارے ساتھ آتیں' چاہے نہ آتیں' میں نے مراد راجہ کی قید میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ میں یادداشت کھونے کی اداکاری کروں گا۔ مجھے آپ کی کہانی سے نکلنا تھا۔ اپنی کہانی از سر نو لکھنی تھی۔ اپنے آپ کو اس سب سے نکالنا تھا۔''

''کیا اس طرح تکلیف کم ہو جاتی ہے؟''

''پتہ نہیں۔'' اس نے سیلز مین سے کافی کے کپ پکڑے۔ پھر ایک کپ تالیہ کو تھمایا۔ دونوں ایک دفعہ پھر پتھریلی روش پہ چلنے لگے۔ سورج اب ڈوب رہا تھا اور جامنی اندھیرا چھا رہا تھا۔

''لیکن یوں حالات آسان ہو گئے۔ پولیس نے آپ کی وجہ سے تنگ کرنا چھوڑ دیا۔ وہ لوگ جو میری جان کے دشمن بنے ہوئے تھے' انہوں نے بھی میرا پیچھا چھوڑ دیا۔ میری یادداشت کھونے کی کہانی نے مجھے مزید پاپولر کر دیا۔ مجھے ایک شو مل گیا جہاں میں اس بارے میں بات کیا کرتا تھا۔ کہ کیسے میں نیند سے جاگا تو میں ایک سیلیبریٹی اور دو کتابوں کا مصنف تھا۔ چند

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لوگوں نے اس بات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔میں نے انہیں فائدہ اٹھانے دیا پھر ان کی دھوکہ دہی کو ثبوتوں کے ساتھ بے نقاب کر دیا۔یوں میرا شو مزید ترقی کر گیا۔پولیس' میڈیا' عوام سب نے میری بات مان لی۔"

"اور فاتح؟"

"انہوں نے مجھ سے تعلق ختم کر لیا اور میں نے ان سے۔گو کہ مجھے یقین ہے ان کو کبھی یقین نہیں آیا۔لیکن وہ اس بات کا اعتراف نہیں کریں گے۔"

"اور کیسا لگا یہ سارا کون گیم کھیل کے؟"

"کلین سلیٹ کسے بری لگتی ہے؟ خود کو ایسے ظاہر کرنا جیسے نیا نیا دنیا میں آیا ہو۔یعنی کہ شہرت کی دنیا میں۔میں نے از سر نو اپنی کہانی لکھی۔نئے دوست بنائے۔سب کچھ نئے سرے سے کیا۔لیکن سکون....وہ نہیں ملا۔شاید وہ انسان کے لیے اس دنیا میں لکھا ہی نہیں گیا۔" وہ کافی پیتے ہوئے قدم اٹھا رہا تھا۔

"مجھے پہلے ہی دن بتا کیوں نہیں دیا؟ اوہ اور میں جانتی ہوں جب میں تمہارے گھر آئی تھی تو تم نے کیا کیا تھا۔"

"کیا کیا تھا؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"تم نے راہداری میں لگے کیمرے سے مجھے دیکھ لیا تھا۔تم نے اپنی سیکرٹری کو کال کی۔اسے کہا کہ وہ لفٹ سے اوپر آئے اور ہاتھ میں موجود چیزیں گرا دے۔پھر تم باہر نکلو گے اور اس سے اونچی آواز میں باتیں کرو گے۔تم چاہتے تھے کہ میں وہ سب سن کے تمہاری یادداشت والی کہانی پہ یقین کر لوں۔"

"ظاہر ہے میں جانتا تھا کہ آپ چھپ کے گفتگو ضرور سنیں گی۔کچھ عادتیں کبھی نہیں بدلتیں۔" ایڈم نے گہری سانس لی۔پھر گھونٹ بھرتے ہوئے اس کو دیکھا۔وہ اب پہلے سے بہتر لگ رہا تھا۔

"کیا ایک لمحے کے لیے بھی آپ کو یقین نہیں آیا تھا میری کہانی پہ؟"

"اونہوں۔جب میں نے سنا تھا تو میں چونکی تھی۔میرا دل زور سے ڈوبا تھا۔پھر میں نے تمہارا ایک انٹرویو نکالا اور دیکھا کہ تم کہاں بیٹھے تھے۔تم اپنی لائبریری میں بیٹھے تھے۔اور تم نے اپنی لائبریری کے ریکس کو بالکل اسی طرح سیٹ کیا تھا جیسے بابا کے کتب خانے کو تم نے اپنی نگرانی میں سیٹ کروایا تھا۔وہی سیٹنگ' وہی اونچے نیچے ریک اور ان کے اتنے خانے۔حالانکہ تمہاری لائبریری ماڈرن طرز پہ بنی تھی۔بظاہر قدیم ملاکہ سے بالکل مختلف لیکن جیسے ہی میں نے وہ ریک دیکھے مجھے معلوم ہو گیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔"

"اوہ نو۔مجھے کتابوں نے پکڑوا دیا۔" اس نے افسوس سے سر جھٹکا۔

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

"لیکن ہوسکتا ہے مجھے وہ کتب خانہ خواب میں نظر آتا ہو۔"

"تب تم لائبریری کو قدیم لک دیتے۔ تم نے اسے جدید لک دی تھی۔" اس نے یاد دلایا۔ "اور تم نے اداکاری بھی اچھی کی۔ جنگل کے خوابوں کا تذکرہ.....وغیرہ وغیرہ.....لیکن مجھے کبھی یقین ہی نہیں آیا کہ تم سچ بول رہے ہو۔"

"پھر بھی آپ نے ظاہر کیا کہ آپ نے میرا یقین کرلیا ہے۔ وقت کے سوال حل کرلو ایڈم وغیرہ وغیرہ....." ایڈم نے مسکرا کے سر جھٹکا۔ اس کی شرمندگی کم ہوتی جارہی تھی۔ "یا شاید آپ مجھے جانتی تھیں۔"

چند لمحے تک وہ دونوں خاموشی سے واک کرتے رہے۔ پھر ایڈم نے پوچھا۔

"واتن سے ملاقات ہوئی آپ کی؟"

"نہیں۔ وہ کہاں ہے؟"

"معلوم نہیں۔ انہوں نے پہلے سال مجھ سے رابطہ کیا تھا۔ میں نے پہچاننے سے انکار کیا تو دوبارہ رابطہ نہیں کیا۔" وہ مغمومیت سے بولا۔ پھر چونکا۔ اور رک گیا۔ تالیہ بھی ساتھ ہی رکی۔

"ایک منٹ۔ آپ نے کہا کہ میں بیشا کو جانتا ہوں۔ ہم مل چکے ہیں اور مجھے یاد نہیں ہے۔ اب چونکہ آپ جانتی ہیں کہ مجھے سب یاد ہے تو بتائیں۔ میں اس عورت سے کبھی نہیں ملا۔"

تالیہ نے افسوس سے اس کو دیکھ کے نفی میں سر ہلایا۔ "تم نے واقعی اس کو نہیں پہچانا؟"

"نہیں۔ میں اسے کیسے پہچان سکتا ہوں؟" وہ واقعتاً الجھ کے بولا۔

"اوہ ایڈم۔" وہ گہری سانس لے کر بولی۔ "تم اس سے ملے تھے۔ ساڑھے چھ سال پہلے۔ عصرہ کی گیلری میں۔ وہ ایک پینٹنگ خریدنے آئی تھی اور تم نے اسے راہداری میں روک کے کچھ کہا تھا۔"

"میں نے اسے کیا کہا تھا؟"

"یہی کہ وہ تنکو کامل کی ملازمہ ہے۔"

ایڈم بن محمد بالکل ساکت ہوگیا۔ "میں نے وہ آپ سے کہا تھا۔"

"نہیں۔ تم نے وہ ایک آرٹسٹ 'سوشلائیٹ' امیر عورت سے کہا تھا جو کے ایل میں جانی پہچانی تھی۔ جس کے بال سنہرے تھے اور وہ وان فاتح کی فیملی سے تعلقات بنانے کی کوشش کررہی تھی۔"

ایڈم کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ جھیل کنارے سارے پارک میں موت کا سناٹا چھا گیا۔

"بیشا تاج کون آرٹسٹ ہے....."

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"بالکل۔وہ کاپی کیٹ ہے۔اس کی شکل دیکھو۔چھٹے سال پہلے میں ایسی لگا کرتی تھی۔اس کے بال،اس کے منی کوٹ...ہیٹ....نگینوں والے زیورات....آرٹ میں دلچسپی....ایک خالم اسٹاکر ایکس ہزبینڈ....اور فاتح کے ایک فیملی ممبر کے ذریعےاس کے گھر میں داخل ہونے کی کوشش....."

"وہ تالیہ مراد ہے۔وہ چھٹے سال پہلے کی تالیہ مراد ہے۔" وہ دم سادھے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اور حیرت ہے تم نے اسے نہیں پہچانا۔فاتح نے بھی نہیں۔اتنے برس جو گزر چکے ہیں۔تم دونوں نے تالیہ کو بھلا دیا۔لیکن کوئی ہے جس نے تالیہ مراد کو نہیں بھلایا۔کوئی ہے ایڈم جو ہم تینوں کو جانتا ہے۔تم نے دیکھا وہ لڑکی کیا فوٹوگراف کرتی ہے؟ سیاہ گھوڑے۔قدیم قلعوں کے سامنے کھڑے سیاہ گھوڑے۔وہ فاتح کا گھوڑا تھا قدیم ملاکہ میں۔کوئی ہے جس نے عین تالیہ مراد کی پروفائل پہ ایک عورت کو تیار کیا ہے اور وان فاتح کی زندگی میں داخل کیا۔"

"وہ کون دو من ہے۔یشا تاج ایک کون دو من ہے۔"ایڈم نے ماتھے کو چھوا۔وہ ششدر رہ گیا تھا۔

"بالکل۔اور وہ کون دو من مجھے دیکھ کے پریشان ہو گئی ہے۔وہ فاتح کے قریب رہ کے جو بھی کرنا چاہ رہی ہے وہ اس میں تیزی لے آئے گی۔میری موجودگی سے اس کو خطرہ ہے۔"

"آپ جانتی ہیں اسے کس نے بھیجا ہے؟"

"نہیں۔میں اس عورت کو بھی نہیں جانتی۔لیکن وہ یا اس کے پیچھے جو بھی ہے،اس نے تالیہ مراد کا اچھی طرح مطالعہ کیا ہے اور اسے ہمارے قدیم ملاکہ کے بارے میں بھی علم ہے۔اس نے تالیہ کے عکس پہ یشا کو بنایا ہے۔وان فاتح نے اس کو اپنے قریب جگہ اس لیے دی ہے کیونکہ وہ اس میں مجھے دیکھتے ہیں اور وہ خود بھی اس بات سے واقف نہیں ہیں۔مجھے اور تمہیں ایڈم بن محمد،صرف میری بے گناہی نہیں ثابت کرنی بلکہ ہمیں فاتح کو اس عورت سے بھی محفوظ کرنا ہے۔جو ہمیں کرنا آتا ہے،اس سے ہم نے پھر سے اپنی جان بچانی ہے۔"

اس نے کافی کا گھونٹ بھرا اور روش پہ چلنے لگی۔ایڈم سائیں سائیں کرتے دماغ کے ساتھ اس کے ساتھ چل دیا۔وہ جانتا تھا تالیہ کے پاس پلان ہوگا۔تالیہ کے پاس ہمیشہ پلان ہوتا تھا۔

☆☆=========☆☆

(باقی آئندہ ماہ ان شاءاللہ)

Downloaded from Paksociety.com
Nemrah Ahmed: Official #TeamNA
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY